

آرٹ اینڈ ماڈل ڈرائنگ

9-10



جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں

تیار کردہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

منظور کردہ وفاقی وزارت تعلیم، حکومت پاکستان، اسلام آباد

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی
اسے ٹیٹ پیپرز گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی
کتاب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مصنف: محمد صدیق وقار

مدیران: شاہنواز (مرحوم)

محمد ظہیر الحق

محمد شریف ضیاء (مرحوم)

انجم ممتاز واصف

ناشر: آزاد بک ڈپو، اردو بازار لاہور

مطبع: قدرت اللہ پرنٹرز لاہور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

آرٹ اینڈ ماڈل ڈرائینگ خطوط، لکیروں، خاکوں اور رنگوں کی ایسی زبان ہے جس میں اگرچہ حروف تہجی نہیں لیکن اس کے باوجود یہ دنیا کے ہر حصے میں لکھی، پڑھی اور سمجھی جاتی ہے۔ فنی تعلیم میں آرٹ اور بالخصوص ڈرائینگ کو وہ مقام حاصل ہے جو جسم میں ریڑھ کی ہڈی کو حاصل ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک تخلیق کار چاہے وہ معمار ہو یا آرکیٹیکٹ، ڈیزائنر ہو یا مصور، انجینئر ہو یا سائنسدان، جب بھی اپنا تخیل پیش کرنا چاہے گا ہمیشہ ماڈل یا خاکوں کا سہارا لے گا۔ اس لئے ڈرائینگ کو فنی دنیا کی زبان بھی کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے کی خوبصورتی اور چونکا دینے والی ترقی آرٹ اینڈ ڈرائینگ کی مرہون منت ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان اس کی تعلیم کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔

زیر نظر کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصہ وفاقی وزارت تعلیم حکومت پاکستان کے تجویز کردہ نصاب کے عین مطابق تیار کیا گیا ہے۔ پہلے حصہ میں آپ ماڈل ڈرائینگ، کمپوزیشن اور ڈیزائن کے متعلق پڑھیں گے۔ جبکہ دوسرے حصہ میں فن مصوری کی تاریخ اور فن تعمیر کے ان عظیم شاہکاروں کا حال پڑھیں گے جو آج بھی مسلمان بادشاہوں کی عظمت رفتہ کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔

کتاب میں معلوم سے نامعلوم اور آسان سے مشکل کی طرف کے بنیادی اصول کو اپنایا گیا ہے۔ ہر سوال کو مناسب شکل سے واضح کیا گیا ہے تاکہ ایک اوسط درجے کا طالب علم بھی آسانی سے اسے سمجھ سکے۔ علاوہ ازیں آرٹ کے فن سے تعلق رکھنے والا ہر سطح کا طالب علم بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ ہم نے طالب علموں کو رنگوں، لکیروں اور خاکوں کی زبان سمجھانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس کے باوجود اہل فن حضرات اگر اس میں کہیں سقم محسوس کریں تو اپنی مفید آراء سے ضرور مطلع فرمائیں۔

پنجاب پبلک بورڈ لاہور

فہرست

باب نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
	حصہ اول	
(1)	FINE ARTS فائن آرٹس	
1.1	آرٹ کی اقسام	9
1.2	فن مصوری	9
1.3	ڈرائنگ	10
1.4	مصوری اور ڈرائنگ میں فرق	10
1.5	ماڈل ڈرائنگ	11
1.6	آرٹ اور ڈرائنگ میں استعمال ہونے والی اشیاء	11
1.7	پینسل	11
1.8	برش	13
1.9	کاغذ	13
1.10	رہڑ	14
1.11	رنگ مل کرنے والی تختی	14
1.12	رنگ کھولنے کی پیڈل	14
1.13	رنگ	15
1.14	ڈرائنگ بکس	15
1.15	ڈرائنگ بورڈ	16

آرٹ کے بنیادی عناصر اور اصول (2)

Basic Elements and Principles of Art

17	ترکیبی عناصر	2.1
17	جالیاتی عناصر	2.2
18	ترکیبی عناصر کی تفصیل	2.3
25	جالیاتی عناصر کی تفصیل	2.4

سٹل لائف یا ماڈل ڈرائنگ (3)

Still Life Or Model Drawing

33	ماڈل کو ڈرائنگ بنانے کے لئے تیار کرنا	3.1
35	صراحی اور پیالے کی ماڈل ڈرائنگ بنانا	3.2
41	ماڈل کے خاکے میں شید کرنا	3.3
43	پریکٹیکل ورک	3.4
43	ماڈل ڈرائنگ	3.5
76	مشقی سوالات	3.7

کمپوزیشن - Composition (4)

77	کمپوزیشن کی تعریف	4.1
78	قدرتی مناظر	4.2
78	اجزائے منظر کو ترتیب دینا	4.3
81	رنگ کرنا	4.4
82	رنگ کرنے کے مراحل	4.5
83	مختلف مناظر	4.6
97	مشقی سوالات	4.7

ڈیزائن - Design (5)

99	ڈیزائن کی تشریح	5.1
99	ڈیزائن کے ترکیبی عناصر	5.2
99	ڈیزائن کے اصول	5.3
100	تکرار اور تبادول	5.4
100	تبدل اور شعاع	5.5
101	ٹیکسٹائل ڈیزائن	5.6
102	بارڈر ڈیزائن	5.7
103	ٹائل ڈیزائن	5.8
103	ڈیزائن چھاپنے کے طریقے	5.9
104	سٹینسل سے چھپائی کرنا	5.10
108	ڈیزائن	5.11
110	سپرے پرنٹنگ	5.12
114	بلاک یا لمپے چھپائی کرنا	5.13
121	مختلف ڈیزائن	5.14
129	مشقی سوالات	5.15

حصہ دوم

فنون لطیفہ کی تاریخ - History of Art (6)

131	مغل بادشاہ اور فنون لطیفہ	6.1
135	پاکستانی فنون لطیفہ	6.2
137	فن خطاطی	6.3
142	مشقی سوالات	6.4

(7) **Indus Valley Civilization - وادی سندھ کی تہذیب**

143	موجھو داڑو	7.1
144	ہڑپہ	7.2
144	شہری منصوبہ بندی	7.3
145	مہرین اور سکے	7.4
146	کوزہ گری اور کھلونے	7.5
146	مجسمہ سازی	7.6
146	زیورات	7.7
148	مشقی سوالات	7.8

(8) **Gandhara Art - گندھارا آرٹ**

150	مجسمہ سازی	8.1
153	گندھارا کافن تعمیر	8.2
156	اینٹ کا استعمال - چونے کا استعمال - لکڑی کا استعمال	8.3
157	منصوبہ بندی	8.4
158	اسٹوپا	8.5
	مشقی سوالات	

(9) **Architecture of Pakistan - پاکستان کافن تعمیر**

160	پس منظر	
	مغلوں سے پہلے کافن تعمیر	9.1
	(i) - لٹان کا طرز تعمیر	
	(ii) - سندھ کا طرز تعمیر	

166

مغلیہ دور کا طرز تعمیر

9.2

(i) - شاہی قلعہ لاہور

(ii) - بادشاہی مسجد

(iii) - شالامار باغ

(iv) - مقبرہ جہانگیر

(v) - مسجد وزیر خان

(vi) - جامع مسجد لمٹھہ

(vii) - مسجد مہابت خان

اسلامی سوالات

9.3

180

181

چھوٹے ساتوں کی تصویر سازی - Miniature Painting



فائن آرٹس - (FINE ARTS)

فائن آرٹس کو اردو میں فنون لطیفہ کہتے ہیں۔ جس کے لفظی معنی فن، ہنر یا حکمت عملی کے ہیں۔ فنون لطیفہ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ مصوری، شعر و شاعری، اداکاری، معماری، رقص اور موسیقی سبھی اس میں شامل ہیں۔ لیکن ان کا مقصد ایک ہی ہے۔ یعنی اپنے جذبات اور جمالیاتی احساسات کو دوسروں تک پہنچانا۔ اس لحاظ سے آرٹ وہ فن یا حکمت عملی ہے جس کے ذریعے ہم اپنے تاثرات، جذبات، نظریات اور خیالات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

1.1 - آرٹ کی اقسام (Kinds of Art)

- i - متحرک آرٹ (Dynamic Art)
- ii - غیر متحرک یا ساکت آرٹ (Static Art)

i - متحرک آرٹ (Dynamic Art)
وہ فن ہے جس میں اعضاء کی نقل و حرکت اور اشارات کی مدد سے احساسات اور جذبات کو دوسروں تک پہنچایا جاتا ہے مثلاً، ڈرامہ، موسیقی اور رقص وغیرہ۔

ii - غیر متحرک آرٹ (Static Art)
وہ فن ہے جس میں بظاہر حرکت کا احساس تو نہیں ہوتا مگر تاثرات متحرک ضرور ہوتے ہیں۔ مثلاً مصوری، سنگ تراشی اور تعمیر وغیرہ۔
آرٹ کی ان دونوں اقسام میں سے ہم صرف مصوری اور تعمیر کے بارے میں پڑھیں گے۔

1.2 - فن مصوری (Art of Painting)

غیر متحرک فنون لطیفہ میں سب سے نمایاں فن فن مصوری ہے۔ اس کی ابتدائی تاریخ خاصی پرانی ہے۔ شروع شروع میں انسان حروف، الفاظ اور زبان سے واقف نہیں تھا۔ اس لئے وہ اپنے احساسات اور

پینلمات اشاروں کے ذریعے دوسروں تک پہنچاتا۔ کئی دفعہ جب اسے دو متشابہ چیزوں یا جانوروں کے متعلق بتانا ہوتا تو اشاروں سے سمجھاتا۔ جب اس طریقے سے وضاحت کرنا بھی مشکل ہوتی تو پھر ان چیزوں کو اشکال سے واضح کرنا شروع کر دیا۔ یہ طریقہ قدرے زیادہ قابل فہم تھا۔ اس لئے جلد ہی لوگوں نے اسے اپنا لیا۔ چیزوں اور جانوروں کی انفرادی اشکال تحریری پینلمات دینے کے لئے بطور زبان استعمال ہونے لگیں اور یہی اشکال رفتہ رفتہ فن مصوری کی شکل اختیار کر گئیں۔ شروع شروع میں اشکال ٹیڑھی میڑھی لکیریوں سے بنائی گئیں۔ لیکن بعد میں جب لوگ علم ہندسہ سے واقف ہوئے تو ان اشکال کو باقاعدہ کرنے اور خم دیے جانے لگے۔ واقعات کی اشکال بناتے وقت درختوں، جانوروں، پہاڑوں، پھولوں اور نیل بوٹوں کا اضافہ ہونے لگا۔ پھولوں کے رنگوں سے متاثر ہو کر اشکال میں رنگوں کا اضافہ ہوا۔ غاروں سے باہر نکل کر انسان نے جب اپنی رہائش گاہ بنائی تو اس نے ان اشکال سے دیواروں کو سجانا شروع کیا۔ آبادی میں اضافے کے ساتھ ساتھ جب لوگوں نے مختلف پیشے اپنائے تو چند لوگوں نے مصوری کو بھی بطور پیشہ اپنا لیا۔ مذہب کے عمل دخل کے ساتھ ہی جب دیوی دیوتاؤں کی تصاویر بننے لگیں اور ان سے عبادت گاہوں، رہائش گاہوں کو سجایا جانے لگا تو اس سے فن مصوری ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہو گیا۔

1.3 - ڈرائنگ (Drawing)

تعریف: ڈرائنگ انگریزی کے لفظ (Draw) سے لیا گیا ہے جس کے معنی کھینچنا کے ہیں۔ جب بہت سے خطوط (لائنیں یا لکیریں) اس ترتیب سے کھینچی جاتیں کہ ان سے کوئی با معنی شکل یا خاکہ بن جائے تو اس عمل کو ڈرائنگ کہتے ہیں۔

1.4 - مصوری اور ڈرائنگ میں فرق:

(Difference between Painting and Drawing)

مصوری میں تصویر، خاکہ، نقشہ یا نمونہ برش اور رنگوں کی مدد سے بنایا جاتا ہے۔ جبکہ ڈرائنگ یا پین سے بنے ہوئے خاکے، نقشے یا نمونے کو ڈرائنگ کہتے ہیں۔

1.5 - ماڈل ڈرائنگ (Model Drawing)

کسی شے کو سامنے رکھ کر اس کی متشابہ شکل کاغذ پر بنا دینے کو ماڈل ڈرائنگ کہتے ہیں۔ اس کی مکمل تشریح آپ باب نمبر 3 میں پڑھیں گے۔

1.6 - آرٹ اینڈ ڈرائنگ میں استعمال ہونے والی اشیاء

پینسل، برش، کاغذ، ربڑ، پیپٹ، رنگ، روال، ڈرائنگ ٹیکس اور ڈرائنگ بورڈ وغیرہ۔

1.7 - پینسل (Pencil)

آرٹ اور ڈرائنگ کا کام بنیادی طور پر پینسل سے ہی کیا جاتا ہے۔ شکل نمبر 1.1 اس لئے طلبہ کو پینسل کی خوبی اور اس کے مختلف درجوں کے بارے میں ضرور علم ہونا چاہیے۔ درجوں (Grades) میں صرف H اور B استعمال ہوتے ہیں۔ H سے مراد سخت (Hard) اور B سے مراد سیاہ (Black) اور نرم کے ہیں۔ جوں جوں H اور B کے حروف کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔ سختی اور نرمی میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ H سے HH زیادہ سخت اور HHH اس سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے۔ اسی طرح 9H تک پینسل بہت ہی سخت ہو جاتی ہے۔ B سے BB سیاہ اور نرم اور BBB اس سے بھی زیادہ سیاہ اور نرم ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ 7B تک پینسل بہت ہی سیاہ اور نرم ہو جاتی ہے۔ HB پینسل عام استعمال کے لئے ہوتی ہے۔ H مقدار کی پینسلیں ٹیکنیکل ڈرائنگ میں اور B مقدار کی پینسلیں آرٹ اینڈ ماڈل ڈرائنگ میں استعمال ہوتی ہیں۔



شکل نمبر 1.1

پینسل کو ہمیشہ پینسل تراش (Sharpner) کی مدد سے بنائیں۔ چاقو، چھری یا بلیڈ کی مدد سے بناتی جانے والی پینسل اچھی طرح نہیں بنتی۔



پینسل کا سکہ نوکدار بنانے کے لئے ریک مال پر رگڑیں۔ چاقو اور پینسل تراش سے بنی ہوئی پینسل کا فرق تصویر سے واضح ہے۔

شکل نمبر 1.2



شکل نمبر 1.2



شکل نمبر 1.3 میں A پینسل ناقص



تیز ہے کیونکہ اس کا سکہ زیادہ موٹا ہے۔ اسی



طرح B اور C بھی غلط ہیں۔ کیونکہ ان کا سکہ



زیادہ باریک ہے۔ D پینسل بالکل صحیح اور

درست تیز کی گئی ہے۔

شکل نمبر 1.3



شکل نمبر 1.4

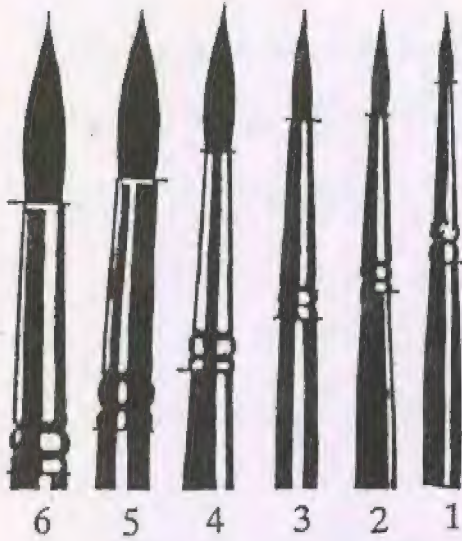
ڈرائنگ بنانے کے دوران پینسل کو

گھماتے رہنا چاہیے۔ جیسا کہ شکل نمبر 1.4

سے ظاہر ہے۔ تاکہ ایک ہی طرف سے سکہ گھس

کر پینسل کی نوک خراب نہ ہو جائے۔

1.8 - برش (Brushes)



شکل نمبر 1.5



شکل نمبر 1.6

ڈرائنگ کو آبی رنگ کرنے کے لئے مختلف نمبروں کے برش استعمال ہوتے ہیں۔ یہ برش بازار سے مل جاتے ہیں اور نمبر کے لحاظ سے باریک سے موٹے کی طرف شمار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ایک نمبر کا برش بہت ہی باریک۔ دو نمبر اس سے زیادہ موٹا، تین نمبر اس سے زیادہ موٹا ہو گا۔ اسی طرح چوں چوں نمبر کی مقدار بڑھتی جائے گی برش بھی چوڑائی یا موٹائی میں بڑھتا جائے گا۔ جیسا کہ شکل نمبر 1.5 سے ظاہر ہے۔ دوران استعمال برش کو زیادہ دیر پانی میں نہیں رہنا چاہیے۔ استعمال کے فوراً بعد برش کو اچھی طرح صاف کریں اور اسے کسی برتن میں سیدھا رکھیں۔ جیسا کہ شکل نمبر 1.6 میں دکھایا گیا ہے۔

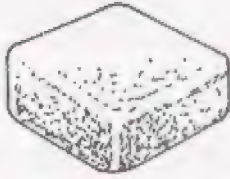
1.9 - کاغذ (Paper)

کاغذ کی بے شمار قسمیں ہیں۔ ڈرائنگ میں استعمال کئے جانے والے کاغذوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔
 1 - سادہ ڈرائنگ پیپر۔ 2 - سکول آرٹ پیپر۔ 3 - سکالر پیپر۔ 4 - کارٹریج پیپر وغیرہ۔
 مذکورہ ناموں سے یہ کاغذ بازار میں دستیاب ہیں۔ ڈرائنگ کے لئے سادہ ڈرائنگ پیپر ہی موزوں ہوتا ہے۔ کارٹریج پیپر پر بھی پینسل، سیاہی اور آبی رنگوں سے آسانی سے مصوری ہو سکتی ہے۔ ماڈلنگ اور

منفر کشی کے لئے سکول آرٹ اور سکالر پیپر نہایت موزوں ہیں۔ ڈرائنگ کاغذ مختلف سائز میں دستیاب ہیں۔ لیکن سکول میں استعمال کے لئے 250x375 ملی میٹر پیمائش کا کاغذ مناسب ہوتا ہے۔

1.10 - ربڑ (Rubber)

ربڑ ڈرائنگ کے لوازمات کا اہم جزو ہے۔ یہ پینسل کی غیر ضروری لکیریوں کو مٹانے کے کام آتا ہے۔ ہر طالب علم کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے۔ ربڑ کا استعمال جہاں تک ہو سکے کم کرنا چاہئے کیونکہ زیادہ استعمال سے کاغذ پھل کر خراب ہو جاتا ہے۔ خریدتے وقت عمدہ قسم کا ربڑ خریدنا چاہئے۔ شکل نمبر 1.7



شکل نمبر 1.7

1.11 - رنگ حل کرنے والی تختی (Palette)

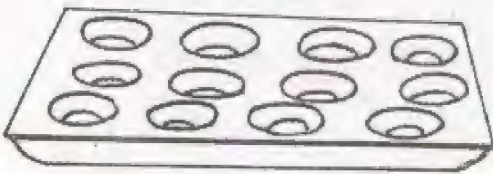
اسے سوڈیو پیلٹ بھی کہتے ہیں۔ یہ لکڑی یا ہارڈ بورڈ سے بنی ہوتی ہے۔ اس پر ضرورت کے مطابق رنگ نکال کر علیحدہ رکھے جاتے ہیں اور بوقت ضرورت آپس میں ملا کر استعمال کئے جاتے ہیں۔ شکل نمبر 1.8



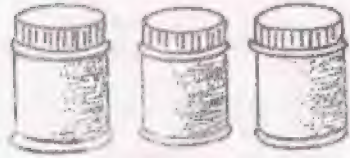
شکل نمبر 1.8

1.12 - رنگ گھولنے کی پیلٹ (Palette)

آبی رنگوں کو حل کرنے کے لئے کلر پیلٹس بازار سے بنی بنائی مل سکتی ہیں۔ ان کی بجائے کوئی بھی پیلٹ یا مشرعی استعمال کر سکتے ہیں۔ رنگوں کو ہمیشہ علیحدہ علیحدہ حل کرنا چاہئے



شکل نمبر 1.9

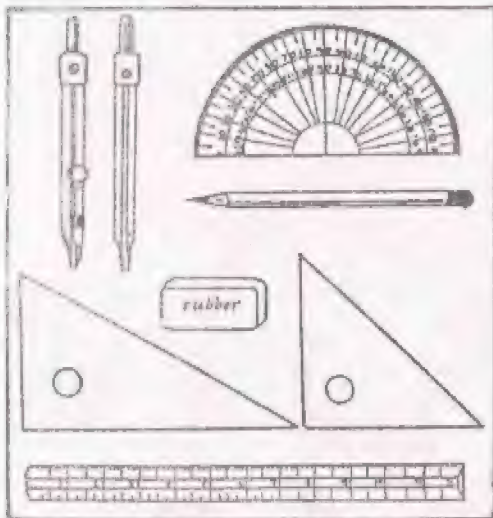


شکل نمبر 1.10

اور کوئی رنگ بغیر ضرورت کے دوسرے رنگ میں نہیں ملانا چاہیے ورنہ مطلوبہ رنگ حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔ (شکل نمبر 1.9)

1.13 - رنگ (Colours)

یہ عام طور پر رنگین پینسلوں کی شکل میں چھوٹے بڑے ساز کی ٹیوبوں میں ڈبے کے اندر چھوٹی بڑی ٹکیوں کی شکل میں یا شیشے کی بوتلوں میں بنے بنائے بازار سے مل جاتے ہیں۔ (شکل نمبر 1.10)

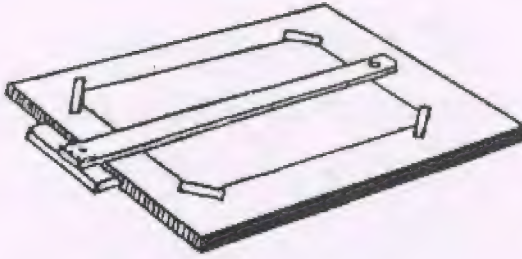


شکل نمبر 1.11

1.14 - ڈرائنگ بکس (Drawing Box)

اس میں پرکار، ڈیوائڈر، سیٹ سکوتر، پروٹریکٹر، رولنگ پین اور پیمانہ وغیرہ ہوتے ہیں۔ بازار میں مختلف ممالک کے تیار کردہ ڈرائنگ بکس دستیاب ہیں۔ ان میں سے مناسب دام کا بکس خریدنا چاہیے۔ (شکل نمبر 1.11)

1.15 - ڈرائنگ بورڈ (Drawing Board)



شکل نمبر 1.12

آرٹ اینڈ ڈرائنگ کا کام کرنے کے لئے کاغذ کو کسی ہموار جگہ پر رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ڈرائنگ بورڈ استعمال کیا جاتا ہے۔ شکل نمبر 1.12 - کاغذ کو ڈرائنگ بورڈ پر چسپاں کرنے کے لئے عرصہ سے ڈرائنگ پن کا استعمال کیا جا رہا ہے - چونکہ ڈرائنگ پن کے مسلسل استعمال سے ڈرائنگ بورڈ کی سطح خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے اب شفاف ٹیپ کا استعمال عام ہو رہا ہے۔ اس سے ڈرائنگ بورڈ کی سطح خراب نہیں ہوتی۔



آرٹ کے بنیادی عناصر اور اصول (Basic Elements and Principles of ART)

کسی خاکے، نقشے، نمونے یا تصویر میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے دو عناصر کارفرما ہوتے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

1 - ترکیبی عناصر (Forming Elements)

2 - جمالیاتی عناصر (Aesthetic Elements)

2.1 - ترکیبی عناصر :

یہ وہ عناصر ہوتے ہیں جن سے مل کر کوئی تصویر، خاکہ، نقشہ یا نمونہ بنتا ہے۔ انہیں بنیادی عناصر یا اجزائے تصویر بھی کہتے ہیں۔ مثلاً

(Lines)

(i) - خطوط

(Shape)

(ii) - شکل

(Light and Shade)

(iii) - روشنی اور سایہ

(Colour)

(iv) - رنگ

(Texture)

(v) - سطحی بناوٹ یا بافت

2.2 - جمالیاتی عناصر :

یہ وہ عناصر اور اصول ہیں جو کسی تصویر کو موثر اور دلکش بناتے ہیں۔ جن سے کسی تصویر کے فنی کمال اور جمالیاتی خوبیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کسی تصویر کو فنی شاہکار بنانے کے لئے ترکیبی عناصر کے ساتھ ساتھ جمالیاتی عناصر کا ہونا بھی لازمی ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

(Composition)

(i) - ترتیب دینا

(Ratio and Proportion)

(ii) - نسبت و تناسب

(Harmony)

(iii) - ہم آہنگی

(Balance)

(iv) - توازن

(Perspective)

(v) - مناظر

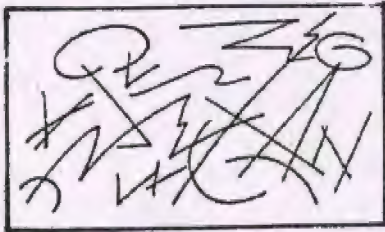
(Rhythm)

(vi) - روانی

2.3 - ترکیبی عناصر کی تفصیل:

1 - خطوط: (Lines)

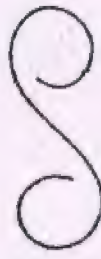
دنیا میں جتنی بھی زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہر ایک کے حروف تہجی ہوتے ہیں جیسا کہ اردو میں ا، ب، پ، ت انگریزی میں ABCD وغیرہ۔ ڈرائنگ بھی ایک فنی زبان ہے اور اس کے حروف تہجی وہ خطوط ہیں جن کی مدد سے خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ اگر الفاظ کے سچے (Spellings) غلط ہو جائیں تو عبارت ناقابل فہم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح خطوط کی ناقص بناوٹ اور غلط استعمال سے ایسے خاکے بن جاتے ہیں جن سے صحیح مطلب اخذ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا ڈرائنگ کے خطوط کا علم حاصل کئے بغیر ڈرائنگ بنانا سمجھنا اور استعمال کرنا مشکل ہے۔ خطوط کے ہلکے، گہرے، ترچھے، ٹیڑھے



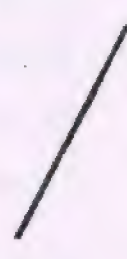
پریشانی کی کیفیت



حرکت



حسن نزاکت



زور

استقلال
بلند ہمتی

شکل نمبر 2.1

تکرار

سکون موت

حرکت

ہموار اور ناہموار ہونے سے مختلف کیفیات اور جذبات کا احساس ہوتا ہے۔ بلکہ مختلف موٹائی کے خطوط کو دور و نزدیک کر کے مختلف تاثرات پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ گہرے ٹھوس خطوط مستقل مزاجی، قوت

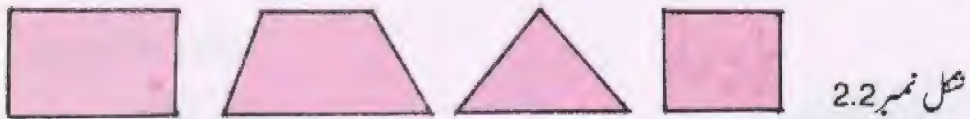
اور طاقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ جبکہ باریک اور ہلکے خطوط نفاست، نزاکت اور کمزوری کے مظہر ہوتے ہیں۔ کمزور خطوط، نامواری، داغی پریشانی اور فکر مندی کی علامت ہیں۔ گاڑھے اور واضح خطوط قریب کو اور ہلکے دھندلے خطوط دوری کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو خطوط مختلف کیفیات کا اظہار کرتے ہیں ان کو آرٹ کے اشارات کہتے ہیں۔ جیسا کہ شکل نمبر 2.1 سے ظاہر ہے۔ (ٹیکنیکل ڈرائنگ کے اشارات ان سے مختلف ہوتے ہیں)۔

2۔ شکل (Shape)

خط یا خطوط جب کسی جگہ کو گھیر لیتے ہیں تو شکل بن جاتی ہے۔ شکل کے بیرونی خط کو بارڈر لائن یا باؤنڈری لائن کہتے ہیں۔ شکلیں دو قسم کی ہوتی ہیں۔
(i) سادہ اشکال (ii) ٹھوس اشکال

i۔ سادہ اشکال: (Plain Shapes)

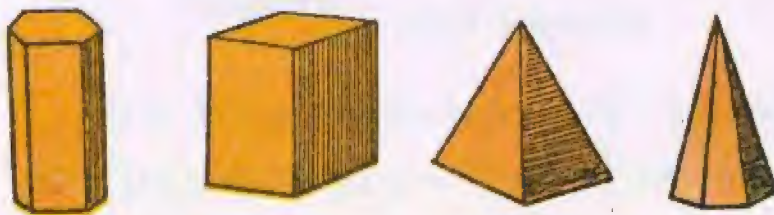
ان میں صرف لمبائی اور چوڑائی ہوتی ہے جس سے ان کے رقبے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔
شکل نمبر 2.2



شکل نمبر 2.2

ii۔ ٹھوس اشکال: (Solid Shapes)

ان میں لمبائی، چوڑائی اور اونچائی ہوتی ہے۔ جس سے ان میں حجم پیدا ہو جاتا ہے۔ دنیا کی تمام اشیا ٹھوس اور سادہ اشکال سے مل کر بنی ہیں۔ (شکل نمبر 2.2a) مختلف شکلوں کا مطلب بھی مختلف



شکل نمبر 2.2a

ہوتا ہے دو یا تین اشکال کو مربوط کر دیا جاتے تو ان کے اثر میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ بڑی شکل میں پھیلاؤ اور آزادی کا احساس ہوتا ہے۔ جبکہ چھوٹی شکل میں گھٹن اور تنگی محسوس ہوتی ہے۔ کسی شکل کے مؤثر ہونے کا انحصار اس کی بناوٹ اور ظاہری سطح پر بھی ہوتا ہے۔ چکنی اشیا، چمکدار اور گہروری اور دھندلی اشیا نسبتاً کم چمکدار ہوں گی۔ جس شکل پر نگاہ چلتی پھرتی رہے وہ زیادہ مؤثر ہوگی اور جس پر نگاہ رک جاتے اس کا اثر کم ہوتا ہے۔ اس لئے اشکال آسان اور سادہ بنائی جائیں۔ تصویر میں اشکال ایک جیسی نہ بنائی جائیں بلکہ چھوٹی، بڑی، متوازی اور متناسب بھی ہوں۔ اس طرح سے ان میں روانی اور ہم آہنگی پیدا ہوگی اور ان کا اثر خوشگوار ہو گا۔

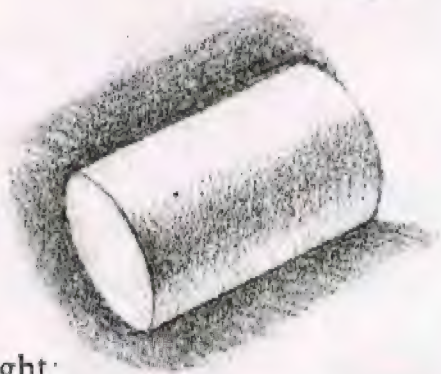
3۔ روشنی اور سایہ: (Light and Shade)

آپ کسی چیز کو دیکھیں اس کے ایک طرف روشنی اور دوسری طرف سایہ نظر آتے گا۔ جس رخ پر شعاعیں پڑ رہی ہوں گی وہ روشن ہو گا اور دوسرے رخ پر سایہ ہو گا (شکل نمبر 2.3)

Direct Light



شکل نمبر 2.3



Reflected Light

کسی چیز کا سایہ اور مدارج ٹون (ساتے کا بتدریج کم یا زیادہ ہونا) کو صحیح طور پر ظاہر کرنے سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے اور خوبصورتی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

کسی تصویر میں سادگی اور صفائی اسی وقت آ سکتی ہے جب خطوط اشکال اور مقدارِ روشنی میں سادگی ہو۔ مقدارِ روشنی خطوط کو ہلکا گہرا دور نزدیک اور ایک دوسرے پر آڑھا ترچھا کر کے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ مقدارِ روشنی رنگوں سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔ بعض رنگ ٹھنڈے اور بعض گرم تاثر پیدا کرتے ہیں۔ ان کے استعمال سے بھی مقدارِ روشنی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس کام میں مہارت حاصل کرنے کے لئے کافی مشق کی ضرورت ہے۔

4۔ رنگ (Colour)

رنگ نہ صرف انسانی زندگی میں حسن بکھیرتے ہیں بلکہ کائنات کو بھی حسین بناتے ہیں۔ دنیا بھر کی خوبصورتی اور چوکا دینے والی دل کشی سب انہی کی بدولت ہے۔ مشاہدہ کی بات ہے کہ ہر مرد و زن ، چھوٹے بڑے ، جواں بوڑھے خواہ کسی نسل سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ سبھی رنگین چیزوں کے دلدادہ ہوتے ہیں اور انہیں پسند کرتے ہیں۔ زندگی کا کوئی شعبہ ان کے اثر سے خالی نہیں۔ رنگ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہیں۔ اس ذات نے اس دنیا کو حسین و جمیل بنانے کیلئے سورج کی شعاعوں میں سات رنگ عنایت فرماتے ہیں۔ بارش کے بعد قوس و قزح (سات رنگی دھنک) آسمان پر ظاہر ہوتی ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے۔ انسان نے اپنی ضروریات کیلئے یہ رنگ مختلف اشیا سے حاصل کر لیے ہیں۔

(i) آرٹ کے ابتدائی رنگ (Primary Colours of Art)

شکل نمبر 2.4

سرخ، نیلا، پیلا ابتدائی رنگ ہیں۔



پیلا (Yellow)



سرخ (Red)



نیلا (Blue)

شکل نمبر 2.4

یہ بالکل خالص حالت میں ہوتے ہیں۔ ان میں کسی دوسرے رنگ کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ اس لئے انہیں مفرد رنگ (Basic Colours) بھی کہتے ہیں۔

اگر تینوں ابتدائی رنگوں کو برابر میں ملا دیا جائے تو سیاہی مائل بھورا یعنی گرے (Grey) رنگ بنے گا۔

(ii) ثانوی رنگ (Secondary Colours)

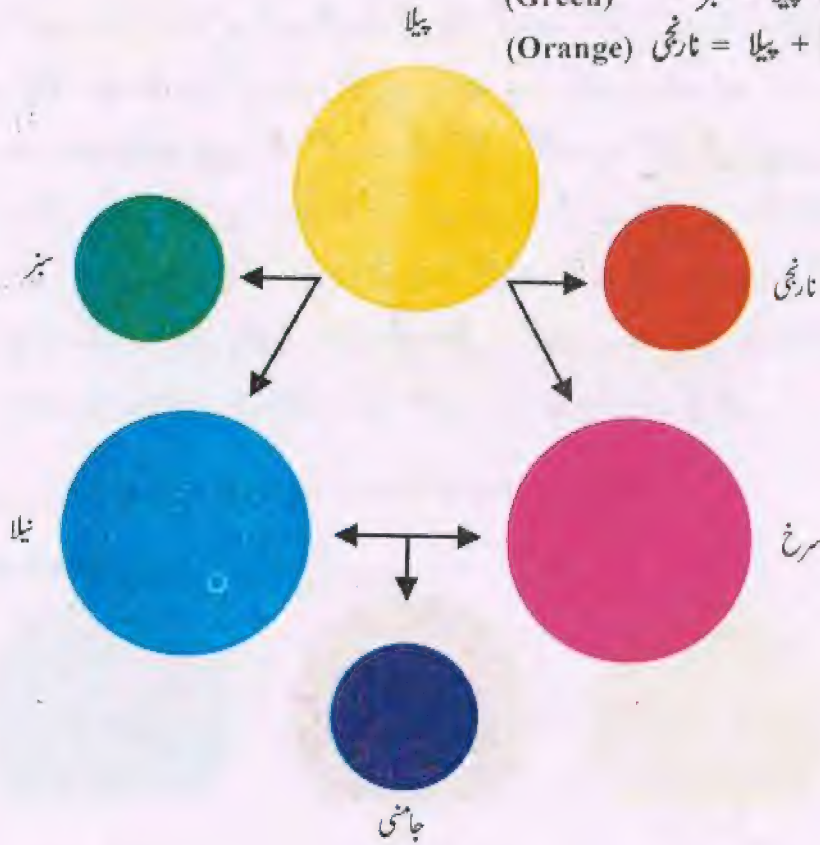
ان تینوں بنیادی رنگوں کو آپس میں ملانے سے مزید تین رنگ حاصل ہوتے ہیں۔ جنہیں ثانوی رنگ کہتے ہیں۔

(شکل نمبر 2.5) مثلاً

(Violet) سرخ + نیلا = جامنی

(Green) نیلا + پیلا = سبز

(Orange) سرخ + پیلا = نارنجی



شکل نمبر 2.5

(iii) - درمیانی رنگ (Intermediate Colours)



ابتدائی اور ثانوی رنگوں کو آپس میں برابر برابر مقدار میں ملانے سے مزید چھ رنگ بنتے ہیں۔ جنہیں درمیانی رنگ کہتے ہیں (شکل نمبر 2.6)۔ مثلاً

(Red Orange)	یا	سرخ + نارنجی	=	سرخ مال نارنجی	(i)
(Yellow Orange)	یا	پیلا + نارنجی	=	پیلا ہٹ مال نارنجی	(ii)
(Yellow Green)	یا	پیلا + سبز	=	پیلا ہٹ مال سبز	(iii)
(Blue Green)	یا	نیلا + سبز	=	نیلا ہٹ مال سبز	(iv)
(Blue Violet)	یا	نیلا + جامنی	=	نیلا ہٹ مال جامنی	(v)
(Red Violet)	یا	سرخ + جامنی	=	سرخ مال جامنی	(vi)

اثرات کے لحاظ سے رنگوں کی تقسیم۔

مذکورہ بالا رنگوں میں مختلف تاثرات پاتے جاتے ہیں۔ مثلاً گرم۔ سرد۔ متضاد۔ معاون وغیرہ مثلاً

(i)۔ سرد رنگ: (Cool Colour)

نیلا۔ سبز۔ فیروزی۔ ان رنگوں کو دیکھنے سے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔

(ii)۔ گرم رنگ: (Warm Colour)

سرخ۔ نارنجی۔ جامنی۔ پیلا۔ ان رنگوں کو دیکھنے سے گرمی محسوس ہوتی ہے۔

(iii)۔ غیر جانبدار رنگ: (Neutral Colour)

سفید اور سیاہ رنگوں کو غیر جانبدار رنگ کہتے ہیں۔ سفید اور سیاہ کو ملانے سے جو رنگ حاصل ہو گا اسے ٹنٹ کہتے ہیں۔ رنگ کی مختلف طاقتیں سفید اور سیاہ رنگ ملا کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(iv)۔ متضاد رنگ یا مخالف رنگ: (Contrast Colour)

وہ رنگ جو ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں۔ ان کو متضاد یا مخالف رنگ کہتے ہیں۔ جیسے سفید کا متضاد سیاہ، سرخ کا متضاد سبز، نیلے کا متضاد پیلا اور فیروزی کا نارنجی۔ متضاد رنگ ایک دوسرے سے تعاون نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کو نمایاں کر کے پیش کرتے ہیں۔

(v)۔ معاون رنگ یا دوست رنگ: (Friendly Colour)

معاون رنگوں کو ساتھی یا دوست رنگ بھی کہتے ہیں۔ دوست رنگوں کے استعمال سے جی ڈیزائن میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ ان کا اثر سکون بخش ہوتا ہے۔ معاون رنگوں کی ترتیب درج ذیل ہے۔

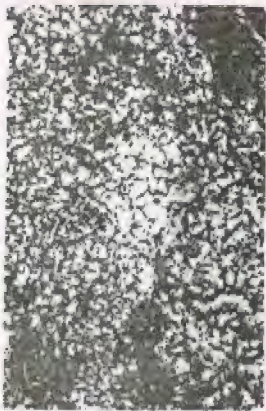
(i)۔ پیلا، نارنجی، سرخ

(ii)۔ فیروزئی، نیلا، جامنی۔

(iii)۔ سبز، انگری، پیلا

5۔ بافت یا سطحی بناوٹ (Texture)

کسی شے کی اندرونی یا بیرونی سطح کی بناوٹ میں تغیر و تبدل سے حاصل کردہ تاثر کو سطح کی بافت کہا جاتا ہے۔ مثلاً سطح صاف، گھردری، ملائم، اُبھری ہوئی ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، گرمی یا ٹھنڈک کا احساس دے سکتی ہے۔ گیلی یا خشک ہونے کا تاثر دے سکتی ہے۔ رنگوں کے اختلاف سے بھی دلچسپ بافت حاصل کی جا سکتی ہے۔ مختلف سطحی تاثرات اور مختلف سطحی بناوٹ سے خوبصورت اور دلچسپ ڈیزائن بنائے جا سکتے ہیں۔ جیسا کہ شکل نمبر 2.7 سے ظاہر ہے۔



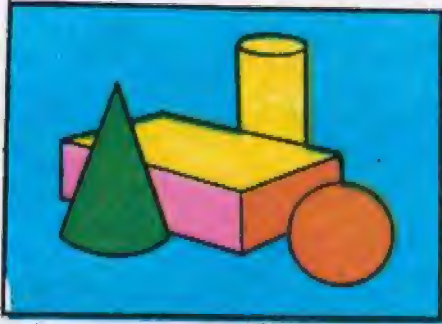
شکل نمبر 2.7

2.4۔ جمالیاتی عناصر کی تفصیل (Details of Aesthetic Elements)

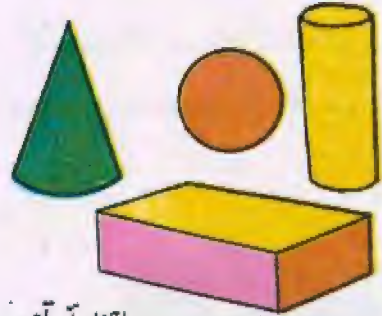
اس سے پہلے ہم وہ عناصر پڑھ چکے ہیں جو تصویر بنانے میں اپنا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اب اُن عناصر کا ذکر کیا جائے گا جن سے تصویر میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ یہ عناصر تصویر کو مؤثر بنانے میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ ان کی تفصیل اگلے صفحات پر دی گئی ہے۔

1. ترتیب دینا (Composition)

تصویر بناتے وقت اجزائے تصویر کو کاغذ پر اس طرح ترتیب دیا جائے کہ تصویر دلکش اور خوبصورت نظر آئے اور اس میں کشش اور مرکزیت پیدا ہو جائے۔ تو اسے کمپوزیشن کہتے ہیں۔ جس طرح تصویر نمبر 2.8 سے ظاہر ہے۔



کمپوزیشن



اجزائے تصویر



کمپوزیشن



اجزائے تصویر

شکل نمبر 2.8

2. نسبت (Ratio)

ڈرائنگ کی اصطلاح میں دو یا دو سے زیادہ اشیا کا پیمائش اور حجم کے لحاظ سے باہمی تعلق



صحیح

شکل نمبر 2.9



غلط

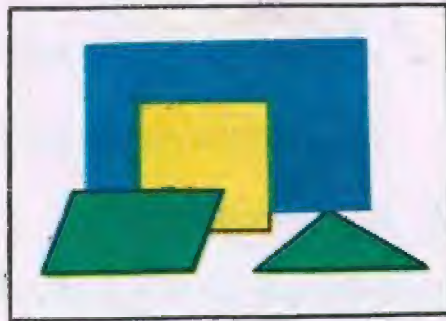
شکل نمبر 2.10

نسبت کہلاتا ہے۔ تصویر میں بوتل اور سنگترہ کا تعلق ظاہر کیا گیا ہے (شکل نمبر 2.9)۔ آپ جانتے ہیں کہ بوتل کی اونچائی سنگترہ سے زیادہ ہوتی ہے لہذا تصویر میں بھی بوتل اونچائی میں زیادہ بنائی گئی ہے۔ موٹائی میں قریباً دونوں اشیا برابر ہوتی ہیں۔ لہذا موٹائی میں دونوں کو برابر رکھا گیا ہے۔ پس بڑی شے کو بڑا اور چھوٹی شے کو چھوٹا بنانے سے جو باہمی تعلق پیدا ہوا ہے اسے نسبت کہتے ہیں۔ لہذا تصویر یا ماڈل ڈرائنگ میں اشیاء کی باہمی نسبت کو قائم رکھ کر ہی خوبصورتی اور دلکشی پیدا کی جا سکتی ہے۔ جب کہ بغیر نسبت کے بنی ہوئی ڈرائنگ غلط ہوگی۔ جیسا کہ شکل نمبر 2.10 سے ظاہر ہے۔

3۔ ہم آہنگی (Harmony)

ترتیب اور مطابقت کو حسن کہا جاتا ہے۔ مختلف چیزوں یا ان کے تمام تر اجزاء کے باہم مربوط و

شکل نمبر 2.11



متحد ہونے سے جو خوش ترتیبی پیدا ہوتی ہے اسے ہم آہنگی کہتے ہیں۔ گویا مختلف چیزوں کو ایک دوسرے سے مناسب فاصلے پر سجانا ہی ہم آہنگی ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 2.11 سے ظاہر ہے۔

4 - توازن (Balance)

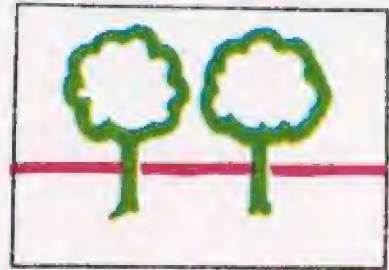
سیدھا کھڑا ہونے اور چلنے کے عمل میں ایک توازن کارگر ہوتا ہے۔ اگر یہ توازن برقرار نہ رہے تو انسان گر جاتا ہے۔ ایک شعبہ بازی پر چلتے ہوئے بانس کی مدد سے اپنے توازن کو قائم رکھتا ہے۔ آرٹ میں بھی توازن اسی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ توازن دو طرح سے حاصل کیا جاتا ہے۔

(i) - مشابہ اور رسمی توازن (ii) - خلاف معمول اور غیر رسمی توازن۔

(i) - مشابہ اور رسمی توازن: (Formal Balance)

مشابہ اور رسمی توازن قائم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ دونوں طرف کی اشکال اپنی جسامت، رنگ اور وضع میں یکساں ہوں۔ اشیا کی ترتیب ترازو کے دو پلڑوں کے قاعدہ پر کی گئی ہو۔ دیکھنے میں یہ توازن پر تکلف اور مستحکم ہو گا۔ مگر اس طرح کے توازن سے جلد آکٹاہٹ کا احساس ہونے لگتا ہے۔

صل نمبر 2.12



(ii) - خلاف معمول اور غیر رسمی توازن: (Informal Balance)

غیر رسمی توازن میں رنگ، اشکال کی وضع اور قامت میں تو فرق ہو گا لیکن پھر بھی کچھ کچھ یگانگت قائم رہے گی۔ مثلاً ایک طرف ایک بڑی شے رکھی ہے تو دوسری جانب دو چھوٹی اشیا رکھ کر ایک توازن قائم کیا جائے گا۔ گو چیزوں کی قامت، وضع اور رنگ میں فرق ہو گا لیکن حجم متوازن

رہے گا۔ اس طرح کے غیر رسمی توازن میں جدت اور تخلیقی قوت کارفرما ہوگی۔ (شکل نمبر 2.13)



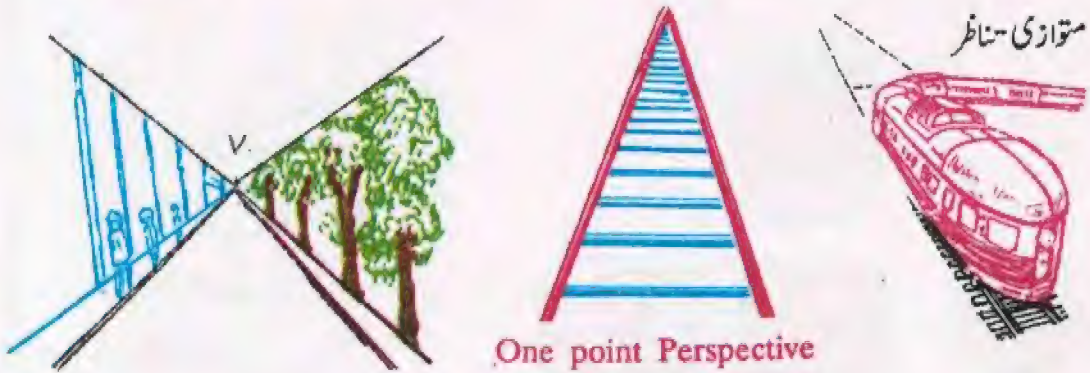
غیر رسمی توازن



شکل نمبر 2.13

5۔ تناظر (Perspective)

اگر ریلوے لائن کی پٹری کے درمیان کھڑے ہو کر دیکھا جائے تو بہت دور جا کر ریلوے لائن کی پٹریاں آپس میں ملتی ہوئی نظر آئیں گی۔ حالانکہ یہ دونوں آپس میں متوازی ہوتی ہیں۔ اسی طرح کسی سڑک کے درمیان کھڑے ہو کر دیکھیں تو دور جا کر سڑک تنگ ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اشیاء کے دور و نزدیک یا آگے پیچھے ہو جانے سے ان کی ظاہری شکل و صورت اور قد و قامت میں فرق



سڑک

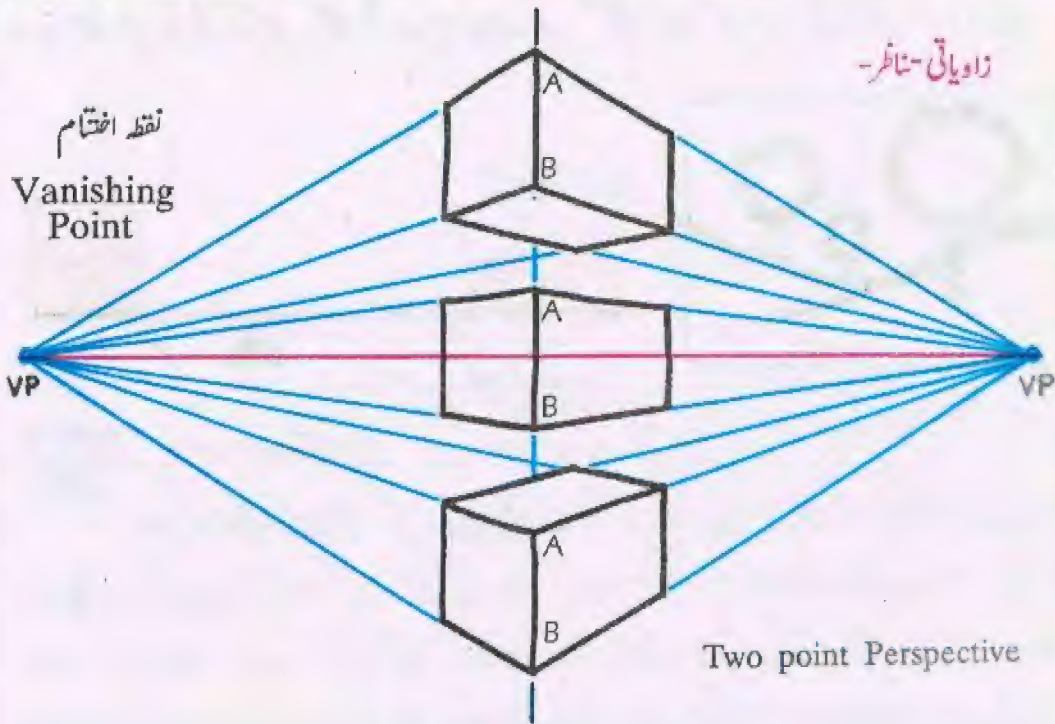
شکل نمبر 2.14

ریلوے لائن

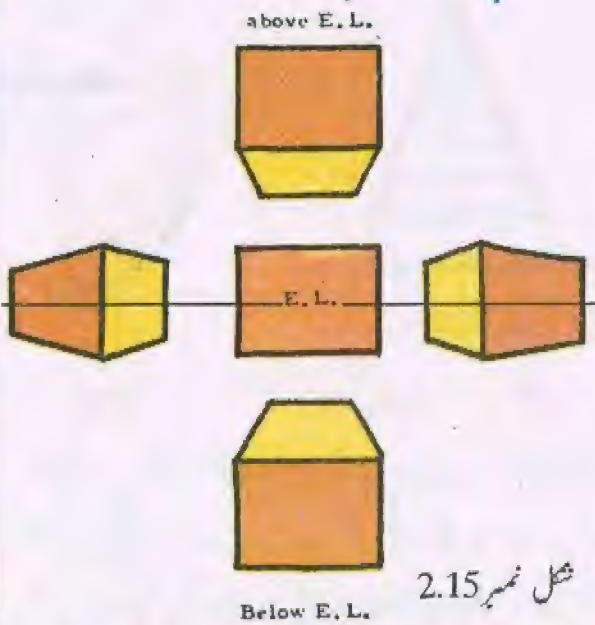
گاڑی

آ جاتا ہے لیکن حقیقت میں اصل بناوٹ یا ساخت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ آرٹ میں تناظر کی تعریف کچھ اس طرح سے ہے کہ کسی شے یا موزون مشاہدہ کو کاغذ کی ہموار سطح پر اس طرح بنانا کہ وہ اصل کی مانند نظر آئے اور دیکھنے والے کو دوری اور نزدیکی کا احساس ہو تو اسے تناظر کہتے ہیں۔ (شکل نمبر 2.14)

زاویاتی - تناظر -

نقطہ اختتام
Vanishing Point

Two point Perspective



شکل نمبر 2.15

خطوط ایک ہی نقطے کی
طرف مائل ہیں

6 - روانی (Rhythm)

روانی فنونِ لطیفہ (Fine Art) کی جان ہے۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ بغیر اس کے کوئی فن پارہ مؤثر ہو ہی نہیں سکتا تو غلط نہ ہو گا۔ فنِ مصوری کے لئے روانی بہت ضروری ہے۔ موسیقی میں بھی آواز کا اتار چڑھاؤ اور مختلف ثنروں کے مخصوص انداز میں دہرانے سے روانی اور موزونیت کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ناچ (Dance) میں بھی اعضائے جسم کی مناسب و موزوں حرکات کے تسلسل سے روانی پیدا کی جاتی ہے۔

کسی دریا یا سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر لہروں کے مسلسل اٹھنے اور گرتے رہنے کا مشاہدہ کیا جائے تو روانی کا اندازہ ہو جائے گا۔ چونکہ یہ لہریں ایک خاص انداز سے اٹھتی اور گرتی رہتی ہیں۔ اس لئے ان میں روانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر آپ ساکن پانی میں پتھر یا کتک پھینک دیں تو دیکھیں گے کہ ایک مرکز سے مسلسل دائرے بہتے جاتے ہیں۔ ان دائروں میں ایک خاص روانی ہوتی ہے۔ جو ان کے اندر دلکشی پیدا کرتی ہے۔ ڈیزائن کے دہرانے سے بھی روانی پیدا کی جا سکتی ہے۔ (مثل نمبر 2.16)



مثل نمبر 2.16

سٹیل لائف یا ماڈل ڈرائنگ

(Still Life or Model Drawing)

سٹیل لائف کا مطلب ہے غیر ذی روح اشیا یعنی ساکت یا غیر متحرک اجسام، سٹیل لائف میں روز مرہ استعمال کی اشیاء مثلاً پھول، پھل، سبزیاں، برتن اور کھلونے وغیرہ شامل کئے جا سکتے ہیں۔



سٹیل نمبر 3.1

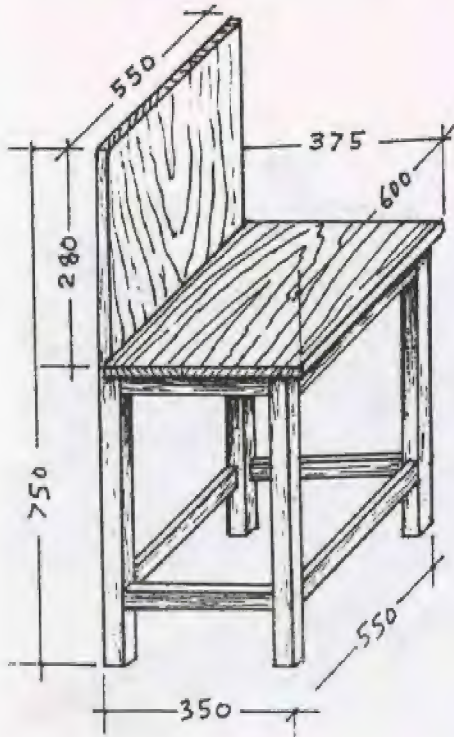
ان میں سے جب کوئی شے سامنے رکھ کر بناتے ہیں تو اس وقت وہ شے مثال یا نمونہ بن جاتی ہے۔ اسے ماڈل کہیں گے۔ لہذا حیاتِ جلد میں شامل اشیا کو سامنے رکھ کر یا دیکھ کر ہموار سطح پر ان کی اشکال بنانے کو ماڈل ڈرائنگ کہتے ہیں۔ کسی ماڈل میں ایک یا ایک سے زیادہ اشیا ہو سکتی ہیں۔ ماڈل ڈرائنگ میں کسی بھی شے کی ماہیت کا اندازہ کرنے اور پھر ہاتھ سے کافز پر اس کی تصویر بنانے سے قوتِ اختراع بڑھتی ہے۔ روزانہ عیسویں اشیا ہماری نظروں سے گزرتی ہیں۔ لیکن اگر محض ایک نظر دیکھنے کے بعد ہم ان کی تصویر بنانے کی کوشش کریں تو ہمیں یقیناً ناکامی ہو گی کیونکہ جب تک اس شے کو غور سے دیکھ کر اس کی نسبت و تناسب کا صحیح اندازہ نہ کر لیا جائے، ہم اس کا خاکہ نہیں تیار کر سکتے۔

لہذا اس شے کا نہ صرف غور سے مشاہدہ کرنا چاہیے بلکہ ضروری ہو تو اس کے قریب جا کر اور مچھو کر بھی دیکھ لینا چاہیے۔ تاکہ اس کی سطح اور ساخت کا اچھی طرح علم ہو جائے۔ اس مشاہدہ میں مہارت ہو جانے کے بعد جب بھی کوئی تصویر بنائی جائے گی۔ تو اس میں خود بخود صفائی اور نفاست پیدا ہو جائے گی۔ تجربات اور مشاہدات ہمیں فوراً بتا دیتے ہیں۔ کہ کسی شے کا خاکہ ہم کیونکر اور کس طرح تیار کر سکتے ہیں۔ جس کافز پر ڈرائنگ بنانا مطلوب ہو۔ اس کے چاروں طرف مناسب حاشیہ چھوڑ دینا چاہیے۔ کام کے دوران معمولی غلطیوں کی فکر نہ کریں۔ مہارت حاصل ہونے سے خود بخود اصلاح ہو جاتی ہے۔

3.1 - ماڈل کو ڈرائنگ بنانے کے لئے تیار کرنا:

(To Arrange the Model for Drawing)

جماعت نہم دہم میں کم از کم دو یا تین اشیا کو ایک جگہ رکھ کر ان کی ڈرائنگ بنائی جاتی ہے۔ ان میں گول، چوکور اشیا مثلاً صراحی، مرتبان، پھولدان، کتاب، چوکور ڈبہ، پھل اور سبزیاں وغیرہ یعنی روزمرہ استعمال کی اشیا۔ جن اشیا کی ماڈل ڈرائنگ بنانا مقصود ہو انہیں ماڈل شیڈ پر رکھا جاتا ہے۔ (شکل نمبر 3.2)۔ ماڈل کو ایسی جگہ ترتیب دیا جاتا ہے جہاں روشنی بائیں طرف سے 45 درجے کے زاویے سے پڑ رہی ہو۔ (شکل نمبر 3.2)۔ ماڈل شیڈ کے علاوہ اگر کسی اور جگہ ماڈل کو ترتیب دینے کی



ماڈل شیڈ

شکل نمبر 3.2



ماڈل

ضرورت پیش آتے تو اس کے نیچے ڈرائنگ بورڈ رکھنا چاہیے اور اگر ماڈل شیڈ میسر نہ ہو تو اس کی جگہ 45 سینٹی میٹر یعنی ڈیڑھ فٹ اونچائی کا سیٹل رکھا جاسکتا ہے۔ ماڈل کو ترتیب سے رکھ لینے کے بعد اس کے گرد گرد سیٹوں کو نصف دائرہ کی شکل بناتے ہوئے دو قطاروں میں لگایا جاتا ہے (شکل نمبر 3.3)

پہلی قطار ماڈل سے 2 میٹر کے فاصلے پر لگائی جاتی ہے اور اس میں 6 یا 7 سیٹیں ہوتی ہیں۔ دوسری قطار میں 5 یا 6 سیٹیں ہوتی ہیں اور ماڈل سے تقریباً تین میٹر دور لگائی جاتی ہیں۔ جن کی تفصیل شکل نمبر 3.3 میں بیان کی گئی ہے۔ اس طرح ایک گروپ میں 11 یا 13 سیٹیں ہو سکتی ہیں۔ طالب علم اپنی نشست گاہ پر سٹول اور ڈیسک استعمال کرے گا۔ ماڈل سٹینڈ کے علاوہ اگر ماڈل کو زمین پر رکھنے کی ضرورت پیش آئے تو ایسی صورت میں ماڈل کے نیچے ڈرائسنگ بورڈ رکھ لیا جاتا ہے اور طالب علم بھی طے شدہ اصول کے مطابق زمین پر ہی بیٹھ کر کام کر سکتے ہیں۔



شکل نمبر 3.3

3.2 - صراحی اور پیالے کی ماڈل ڈرائنگ بنانا:

مقاصد:

- ماڈل ڈرائنگ بنانے کے دوران آپ درج ذیل عمل سیکھیں گے۔
- ماڈل کی نسبت لینا۔
- مطلوبہ پیمائش میں خاکہ تیار کرنا۔
- تیار شدہ خاکے میں پینسل شیڈ کرنا یا رنگ بھرنا۔

مطلوبہ سامان:

صریحی۔ پیالہ۔ ڈرائنگ بورڈ

لوازمات ڈرائنگ:

کاغذ۔ پینسل (HB-B-2B-3B-4B)۔ رنگ دار پینسلز یا وائر کلر شفاف ٹیپ یا ڈرائنگ پن، روال، ربڑ، پینسل تراش، برش، کلر پیلٹ، گلاس وغیرہ۔

پیشگی ہدایات:

- سامان کو سلیقے سے اپنے پاس رکھیں۔
- رنگوں سے اپنے کپڑوں کو بچائیں۔
- ناقص پینسل تراش استعمال نہ کریں۔

نمبر شمار	ترتیب عمل	اشکال
-----------	-----------	-------

1۔ ماڈل کے سامنے مقررہ جگہ پر بیٹھیں۔

2۔ ماڈل کی ماہیت کو غور سے دیکھیں۔

3۔ دیئے گئے کاغذ کو ڈرائنگ بورڈ پر

چسپاں کریں۔

کلیدی نکات :-

- ماڈل کی لمبائی زیادہ ہو تو کاغذ کو مفتی رخ رکھیں۔
- اگر ماڈل کی اونچائی زیادہ ہو تو کاغذ کو عمودی رخ رکھیں۔ شکل نمبر 3.4
- 3 - پیمنٹل کو دائیں ہاتھ میں عموداً پکڑیں۔ بازو کو ماڈل کی طرف سیدھا پھیلائیں (شکل نمبر 3.5)
- باتیں آنکھ بند کریں۔
- پیمنٹل کا سکے والا سرا اونچائی کی آخری حد کی سیدھ میں رکھیں۔



شکل نمبر 3.4



شکل نمبر 3.5

- اٹکھٹے کو اوپر نیچے کر کے ماڈل کے پینڈے کی آخری حد پر قائم کریں۔
- اس کی حاصل کی ہوئی اونچائی کو کاغذ کے ایک کونے میں درج کریں۔

شکل نمبر 3.6

کلیدی نکات :-

- ماڈل کی پیمائش لیتے وقت بازو میں خم نہ ہو بلکہ بالکل سیدھا ہو۔
- پیمائش لیتے وقت پینسل کا تراشیدہ سرا شامل کریں۔

اونچائی

شکل نمبر 3.6

- 4 - اب پینسل کو افقی رخ پکڑیں اور اپنے سینے کے متوازی رکھیں۔ (شکل نمبر 3.7)

3.7 ، پینسل کا سکے والا سرا ماڈل کی چوڑائی کے بائیں طرف کی آخری حد پر قائم کریں۔



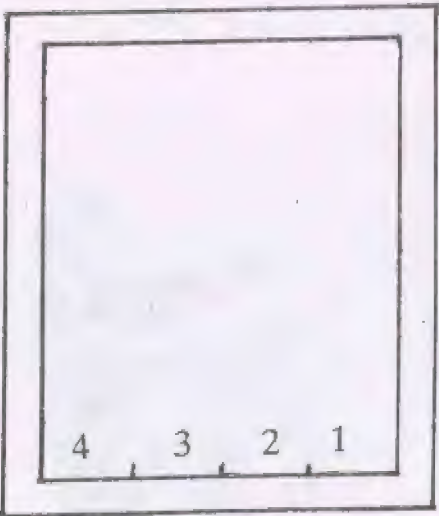
عمل نمبر 3.7



نمبر 3.8

چوڑائی

اونچائی



شکل نمبر 3.9

انگوٹھے کو پینسل پر آگے پیچھے اس حد تک چلاتیں کہ انگوٹھے کا ناخن ماڈل کی چوڑائی کی دائیں حد پر پہنچ جائے۔
اس چوڑائی کو بھی کاغذ کے کونے پر درج کریں۔ (شکل نمبر 3.8)

5 - چوڑائی اور اونچائی میں سے بڑی پیمائش کا اندازہ لگائیں کہ اسے کتنے غٹنا بڑا کیا جائے کہ کاغذ کے حاشیے کے اندر بڑی سے بڑی ڈرائنگ بن سکے۔ مثال کے طور پر حاصل کردہ پیمائشوں کے مطابق اس کاغذ پر ڈرائنگ چار غٹنا بڑی بن سکتی ہے۔ (شکل نمبر 3.9)

کلیدی نکات:

- اونچائی اور چوڑائی کی پیمائشوں کو چار گنا بڑا کرنے کے بعد اوپر نیچے اور دائیں بائیں کاغذ کا فاصلہ برابر تقسیم کریں۔

- عملی لکیریں لگائیں۔ (شکل نمبر 3.10)

6 - پینسل کو افقی رخ پکڑیں اور سینے کے متوازی رکھیں۔

- صراحی کے پیٹ کی چوڑائی حاصل کریں۔ حاصل کردہ چوڑائی کو چار گنا بڑا کریں۔

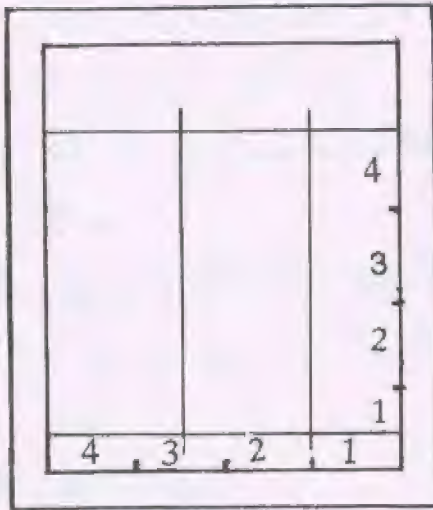
- مستطیل کے بائیں جانب سے دائیں طرف کو نشان لگائیں۔ لگے ہوئے نشان سے عمودی خط لگائیں۔ صراحی کے حصے میں مرکزی خط لگائیں۔

7 - صراحی کے منہ کی پیمائش حاصل کریں اور خاکہ بنائیں۔

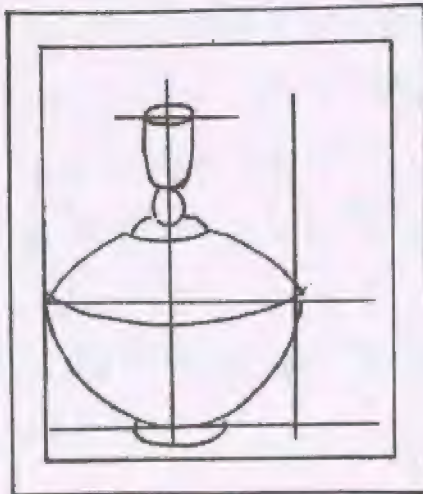
- منہ کے نیچے کا حصہ ناپ کر چار گنا تک نشان لگائیں۔ (شکل نمبر 3.11)

8 - گردن کی بھی پیمائش لے کر چار گنا نشان لگائیں۔ (شکل نمبر 3.11)

گردن کو سابقہ عمل کی طرح مکمل کریں اور دائیں بائیں دو قوسی خط لگائیں۔



شکل نمبر 3.10



شکل نمبر 3.11

9 - صراحی کے پیٹ کے درمیان افقی خط

لگائیں اور صراحی کے درمیان میں قوسی

خط لگائیں۔ (شکل نمبر 3.11)

قوسی شکل کے پینڈے تک دو خطوط

لگائیں۔

10 - پینڈے کی پیمائش لیں۔ اسے چار ٹکنا

بڑا کریں اور پینڈے کی شکل مکمل

کریں۔

11 - پینڈا تیار کریں۔

12 - صراحی کے پیٹ سے ملتا ہوا ایک ترچھا

خط لگائیں جو مستطیل کے کنارے کو

ملے۔ (شکل نمبر 3.12)۔ اس خط کی

تتصیف کرتا ہوا مرکزی خط لگائیں۔

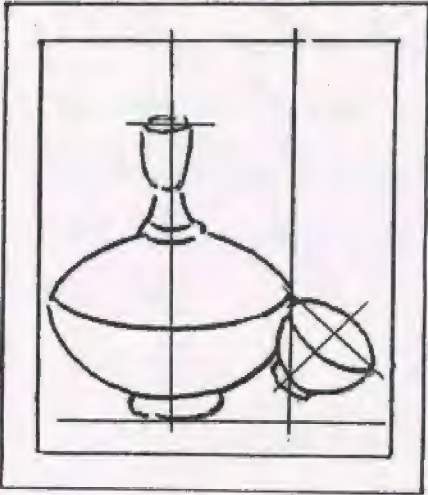
پیالے کی لمبائی اور چوڑائی حاصل کریں۔

چار ٹکنا بڑا کر کے پیالے کی شکل تیار

کریں۔

13 - ماڈل کا خاکہ تیار ہے۔ (شکل نمبر

3.13)



شکل نمبر 3.12



شکل نمبر 3.13

3.3 - ماڈل کے خاکے میں شیڈ

کرنا:

- شیڈ کرنے کے لئے روشنی کا رخ دیکھیں۔

- روشنی بائیں طرف سے 45 درجے کے زاویے سے پڑنی چاہیے۔

- اگر سورج کی روشنی نہ ہو تو روشنی بائیں طرف سے آتی ہوئی لھور کر کے شیڈ کریں۔

14 - ابتدائی شیڈ کرنے کے لئے HB کی

پینسل استعمال کریں۔ (شکل نمبر 3.14)

- پینسل سے تمام سطح پر ہکا شیڈ کریں۔

15 - اب B پینسل سے شیڈ دائیں سے بائیں کریں۔

- پینسل کو خاکے کی لکیر پر رکھیں۔

- ہاتھ کو دباتے ہوئے دائیں سے بائیں

اس طرح شیڈ کریں کہ جوں جوں بائیں

طرف جاتیں پینسل کا دباؤ کم کرتے

جاتیں۔ شیڈ کی ایک لائن کے ساتھ دوسری

ملا کر لگائیں۔ (شکل نمبر 3.15)



شکل نمبر 3.14



شکل نمبر 3.15

کلیدی نکات :

- شیڈ کی لائٹیں صراحی کے بیفے کے متوازی لگائیں۔

16 - دبے ہوئے حصوں پر شیڈ مہرا کریں۔

- ابھرے ہوئے حصوں پر شیڈ کم کریں اور روشنی ظاہر کریں۔ (شکل نمبر 3.16)



شکل نمبر 3.16

17 - صراحی کے پینڈے کی طرف شیڈ مہرا کرتے جائیں۔ شیڈ کو مزید گاڑھا کرنے کے لئے 2B یا 3B یا 4B پینسل استعمال کریں۔

18 - ماڈل کی آؤٹ لائن کو 2B پینسل کے تیز نوک والے سکے سے پکا کریں۔

19 - ماڈل کا سایہ 3B پینسل سے لگائیں۔

احتیاطیں

- جہاں تک ممکن ہو ریڈ کم استعمال کریں۔

- پینسل کے فالتو ذرات صاف کرنے کے لئے رومال استعمال کریں۔

20 - ماڈل کا آخری جاتزہ لیں۔

- جانچ کے لئے استاد صاحب کو دکھائیں۔ ماڈل ڈرائنگ تیار ہے (شکل نمبر 3.17)



شکل نمبر 3.17

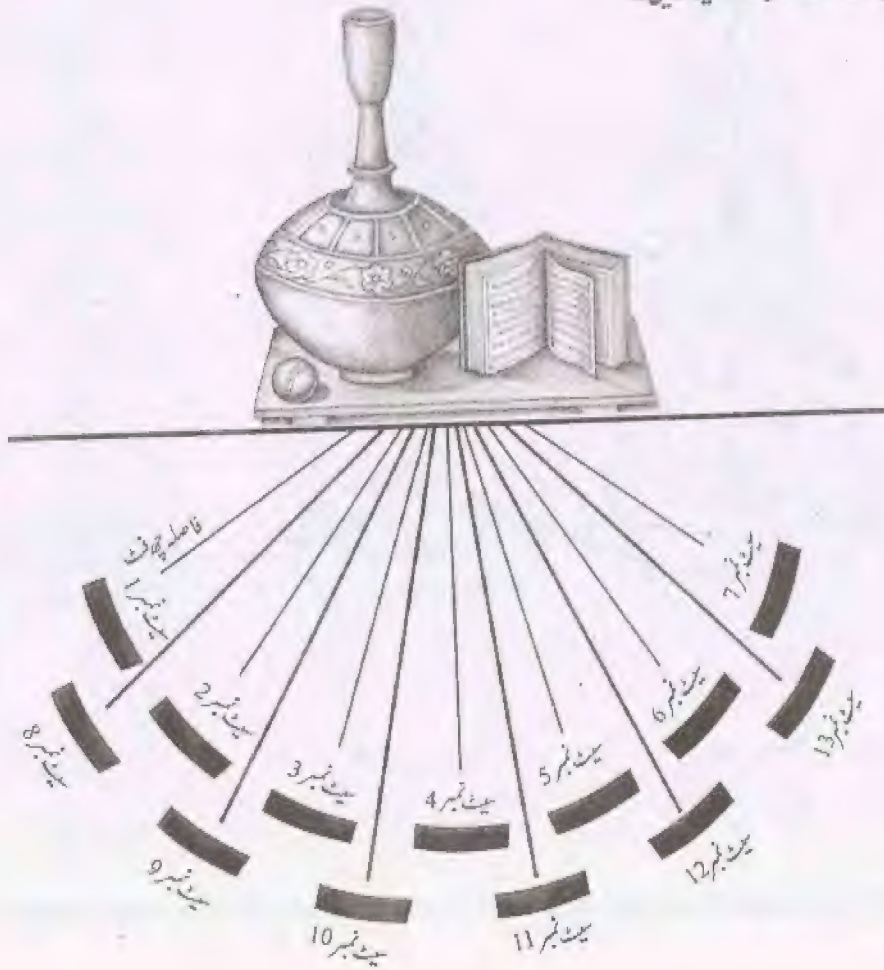
3.4 عملی کام (Practical Work)

طالب علم روزمرہ کے استعمال کی کوئی سی دو، تین یا چار اشیاء کو اپنے سامنے ترتیب سے رکھ کر ان کی ڈرائنگ بنانے کی مشق کریں گے۔ روزمرہ استعمال کی اشیاء میں صراحی، مہتاب، پھولدان، کتاب، چوکور ڈبہ، گول ٹین، لوٹا، پالٹی، جگ، گلاس، پلیٹ، چائے دانی، کپ، پیالہ، بوتل، گملا، سیب، کیلا، ناشپاتی، خربوزہ، آم اور شبنی کے ساتھ پھول پتے وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ مذکورہ اشیاء کے علاوہ جو بھی اشیاء ماحول کے مطابق آسانی سے دستیاب ہو سکیں انہیں ڈرائنگ بنانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

3.5 - ماڈل ڈرائنگ (Model Drawing)

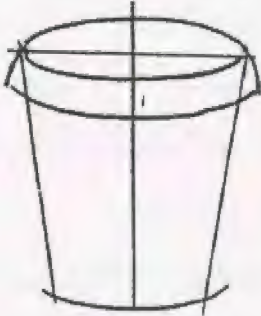
ڈرائنگ بناتے وقت ماڈل میں موجود اشیاء پر نشست گاہ (Seat) سے مختلف نظر آئیں گی اور ان کے بنانے کا طریقہ بھی مختلف ہوگا۔ لہذا ایک طالب علم کو ایک ہی ماڈل مختلف سیٹوں (Seats) پر بیٹھ کر بنانے کی مشق کرنی چاہیے۔

ماڈل نمبر 1 تا ماڈل نمبر 11 میں جو اشیاء دکھائی گئی ہیں ان کی 375X250 ملی میٹر کے کاغذ پر ڈرائنگ بنائیں اور سیاہ پینسل یا رنگ دار پینسل سے شید کریں۔

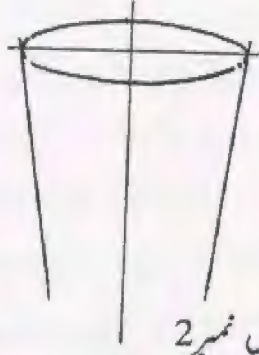


گملے میں پودا

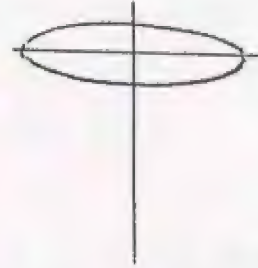
ماڈل نمبر 1



عمل نمبر 3



عمل نمبر 2



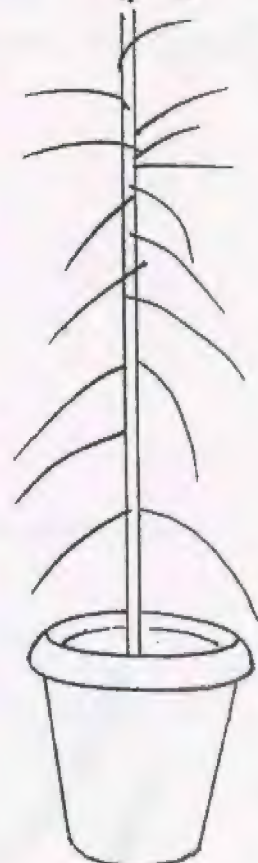
عمل نمبر 1



عمل نمبر 6



عمل نمبر 5



عمل نمبر 4

(Plant in a Flower Pot

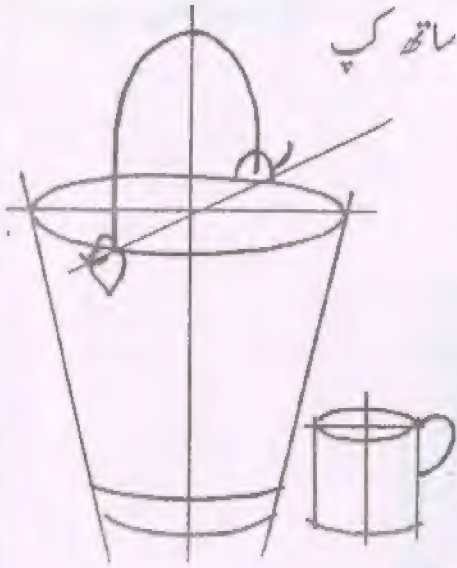
Model No.1)



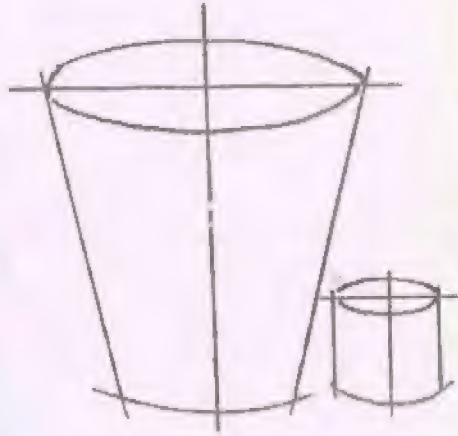
عمل نمبر 7

ماڈل نمبر 2

ہائی کے ساتھ کپ



عمل نمبر 2



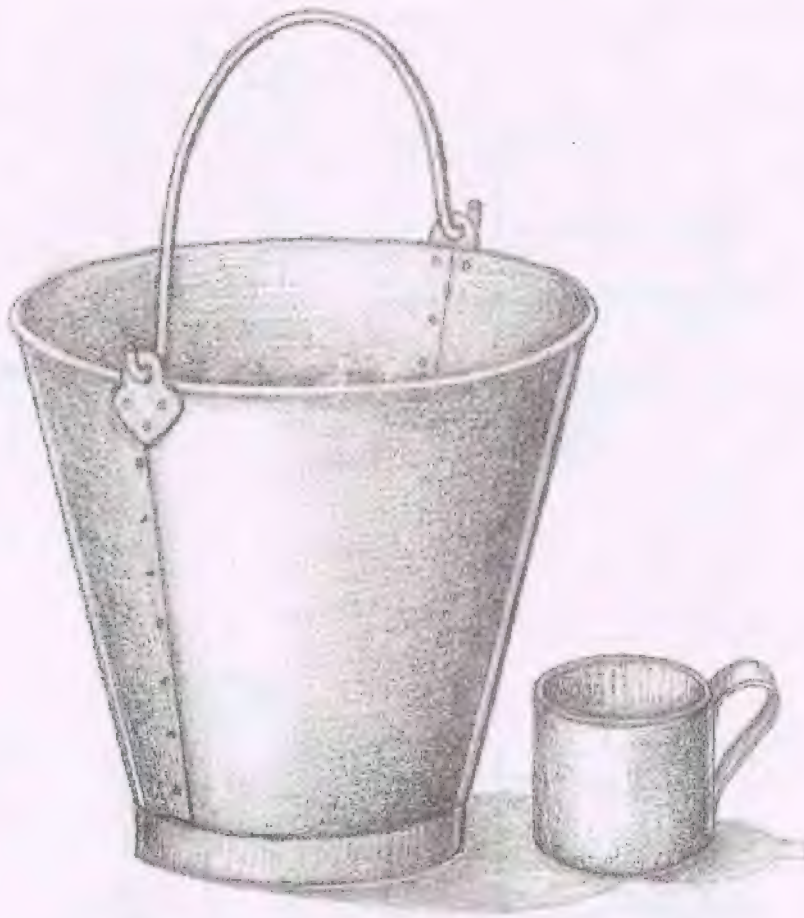
عمل نمبر 1



عمل نمبر 3

(Bucket with Cup

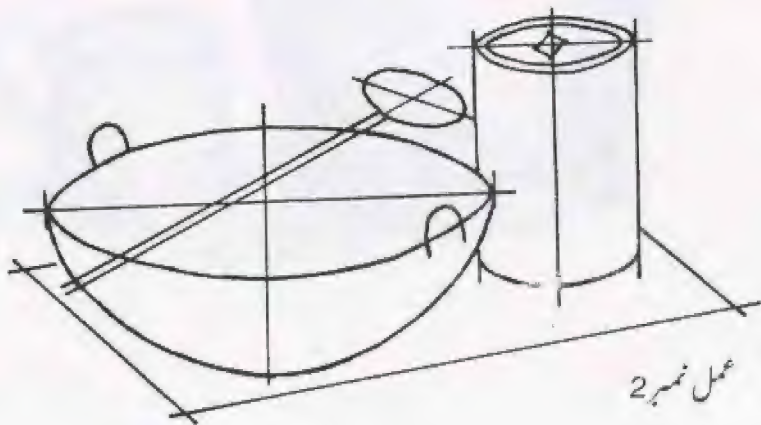
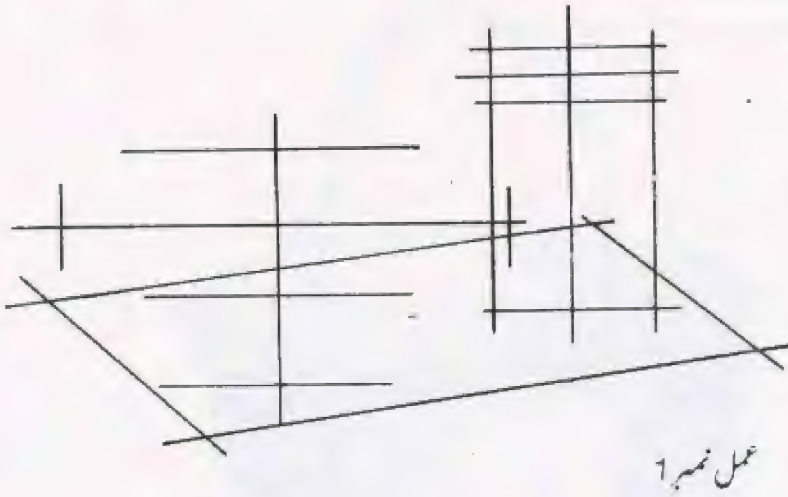
Model No.2)



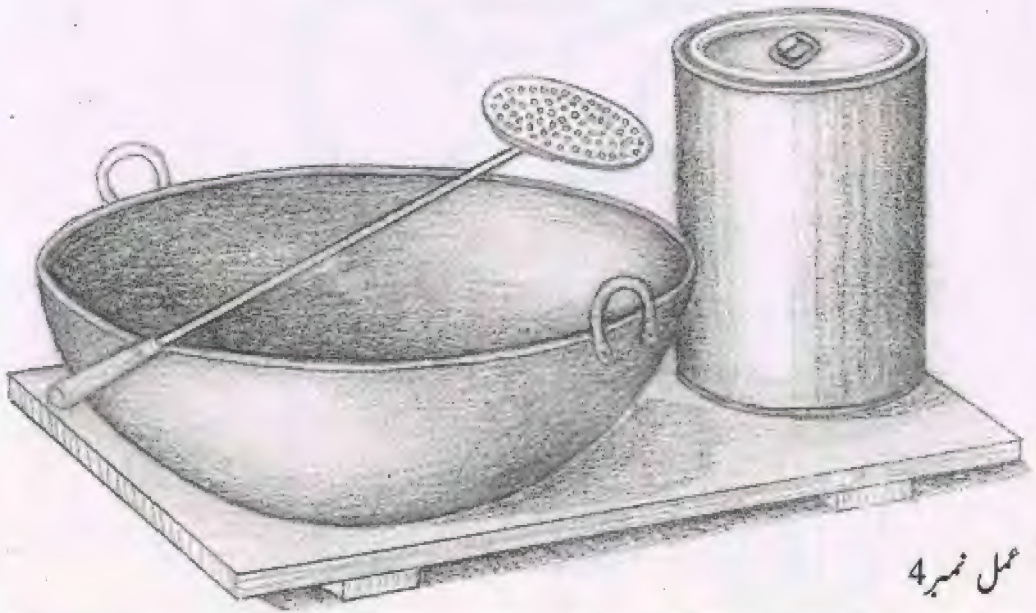
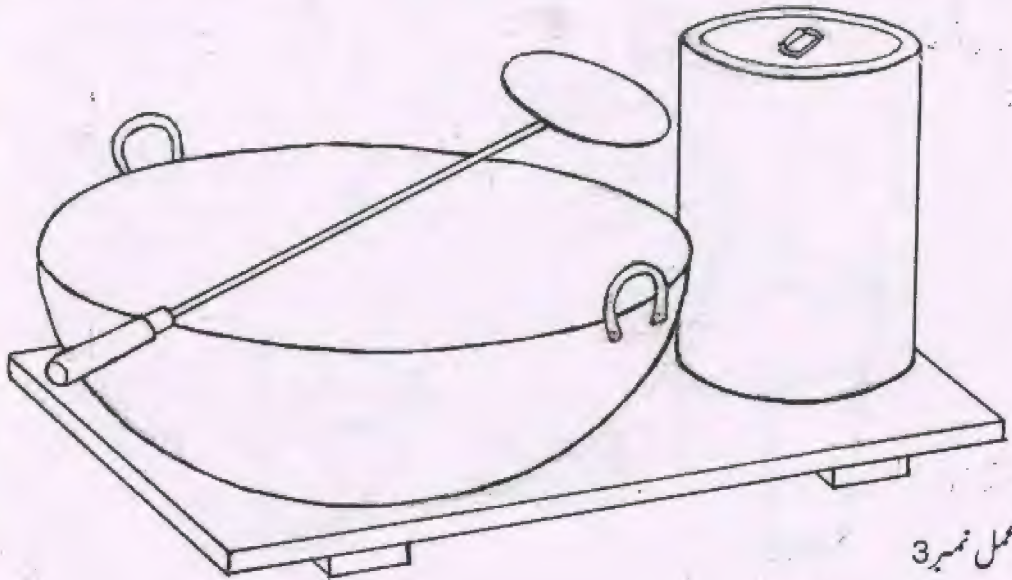
عمل نمبر 4

گھی کا ڈبہ، کھنیر، کڑاہی اور ڈراستنگ پوزڈ

ماڈل نمبر 3

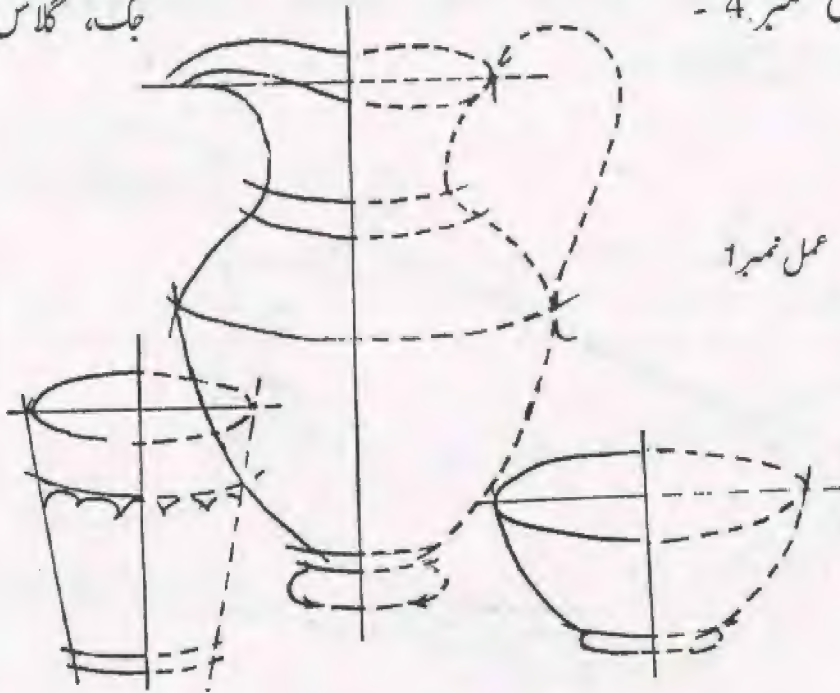


(Model No.3 Ghee Tin, Ladle, Frying-Pan and Drawing Board.



جگہ، گلاس اور پیالہ

ماڈل نمبر 4 -

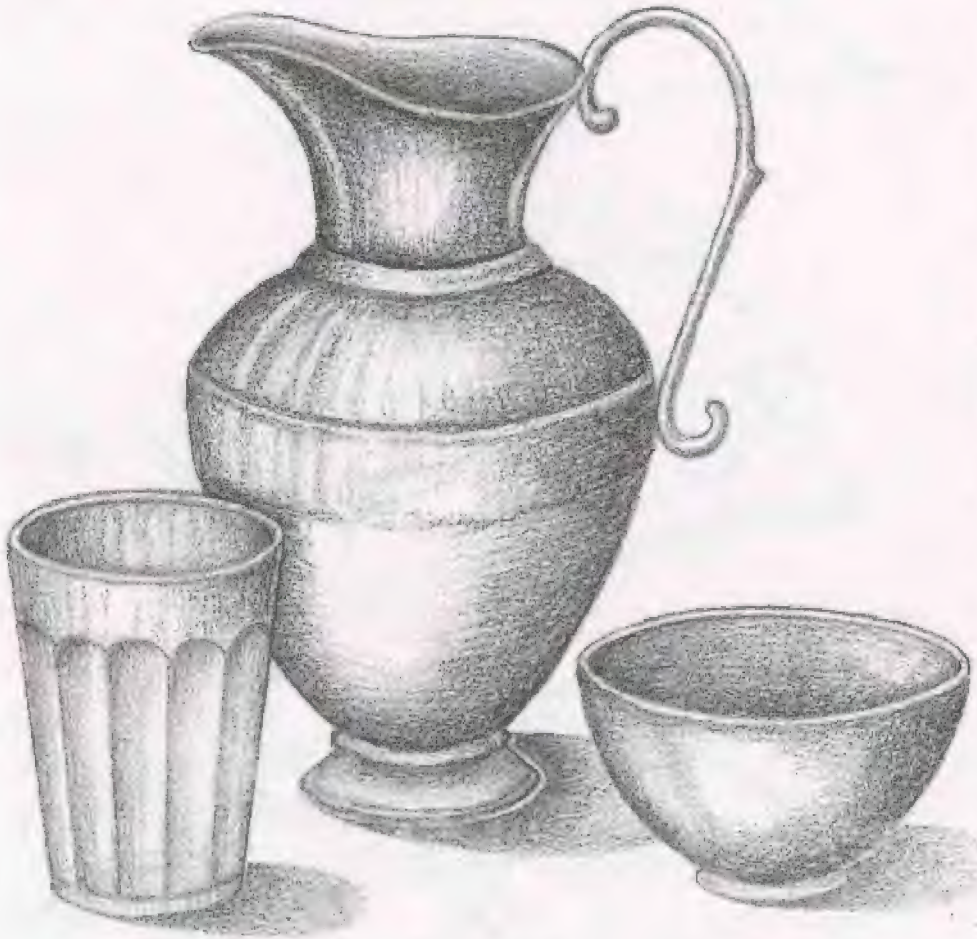


عمل نمبر 2



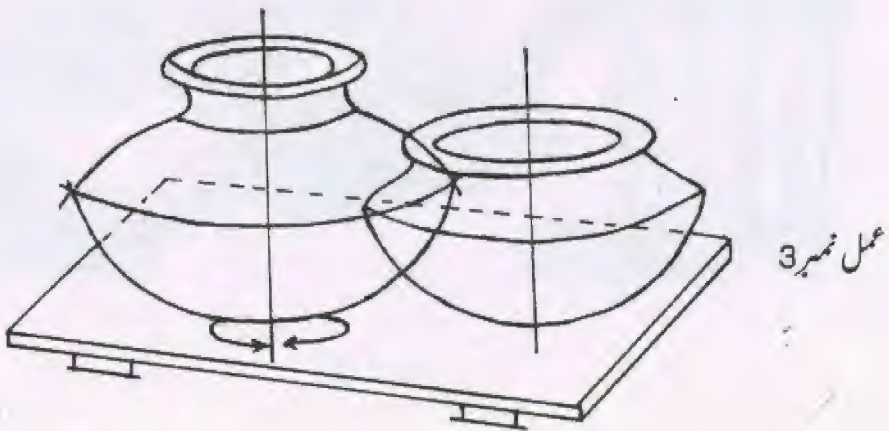
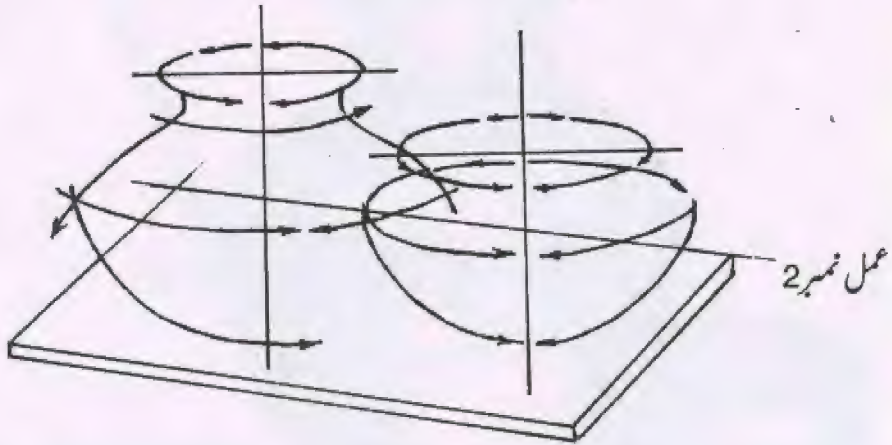
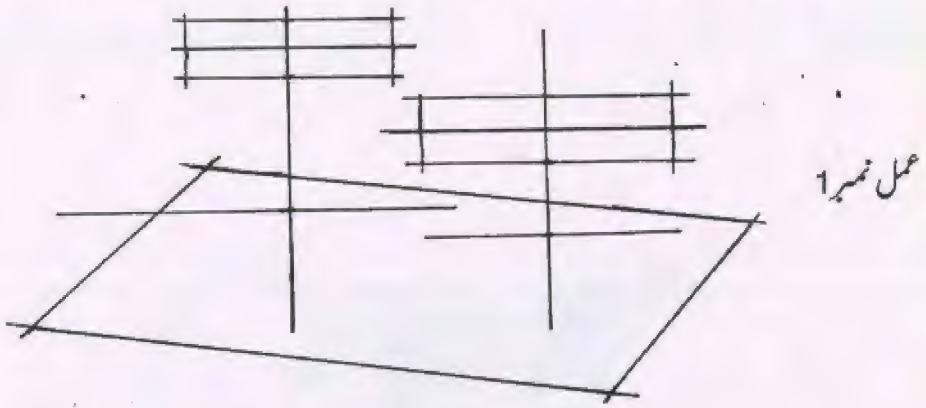
(Model No.4

Jug, Glass and Cup.)

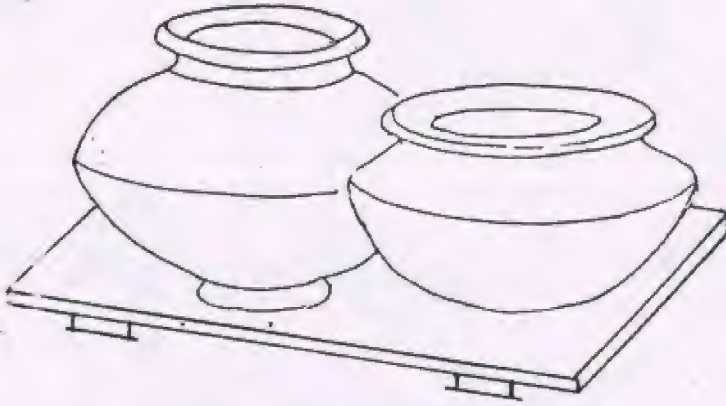


عمل نمبر 3

ماڈل نمبر 5 ہانڈی، گڈوا اور ڈراسنگ بورڈ۔



(Pot, Gudva and Drawing Board. Model No.5)



عمل نمبر 4

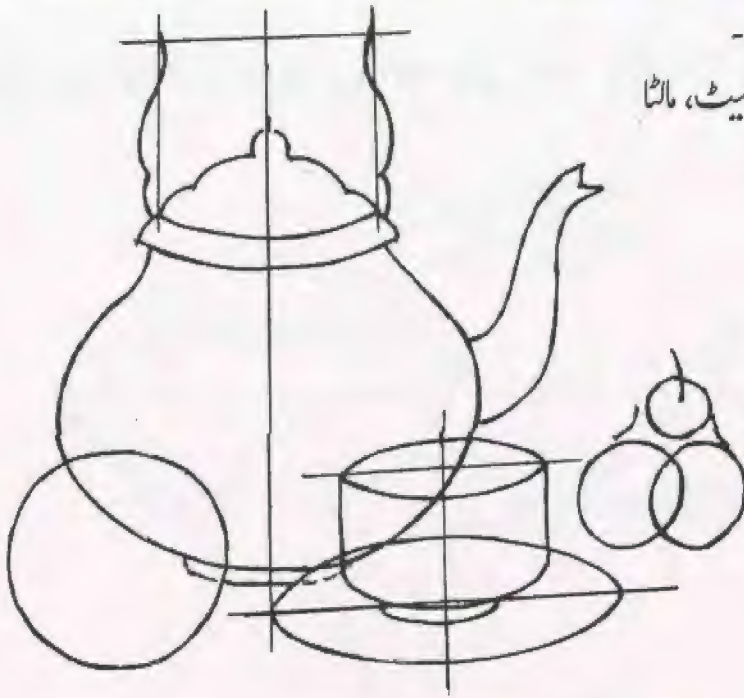


عمل نمبر 5

ماڈل نمبر 6 -

سنگترہ، کپ، پلیٹ، ماٹا

اور چائے دانی -



عمل نمبر 1



عمل نمبر 2

Model No.6

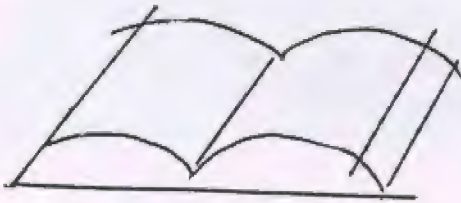
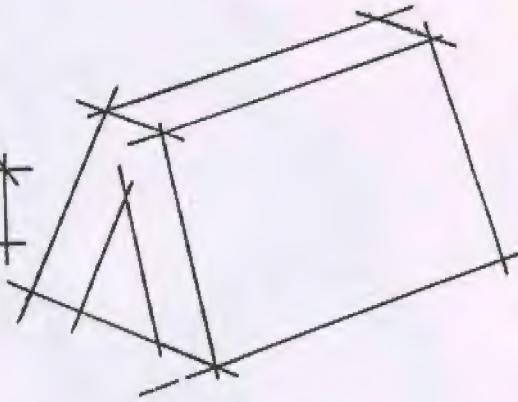
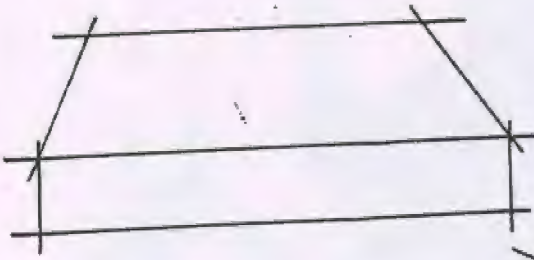
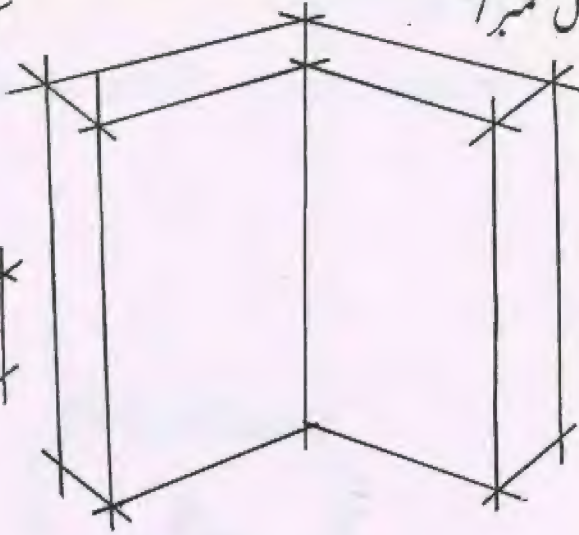
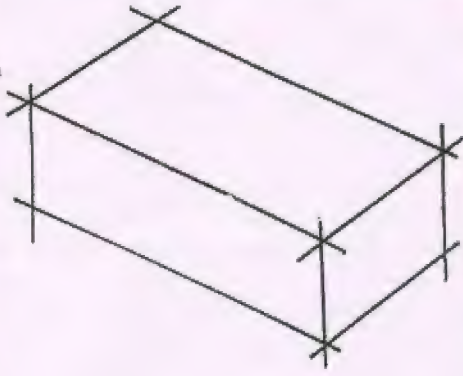
Orange, Cup, Plate, Malta and Tea Pot).



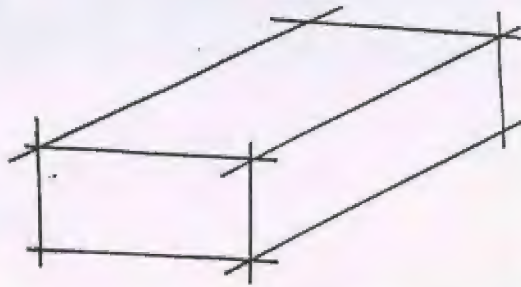
عمل نمبر 3

کتاب مختلف زاویوں سے

ماڈل نمبر 7

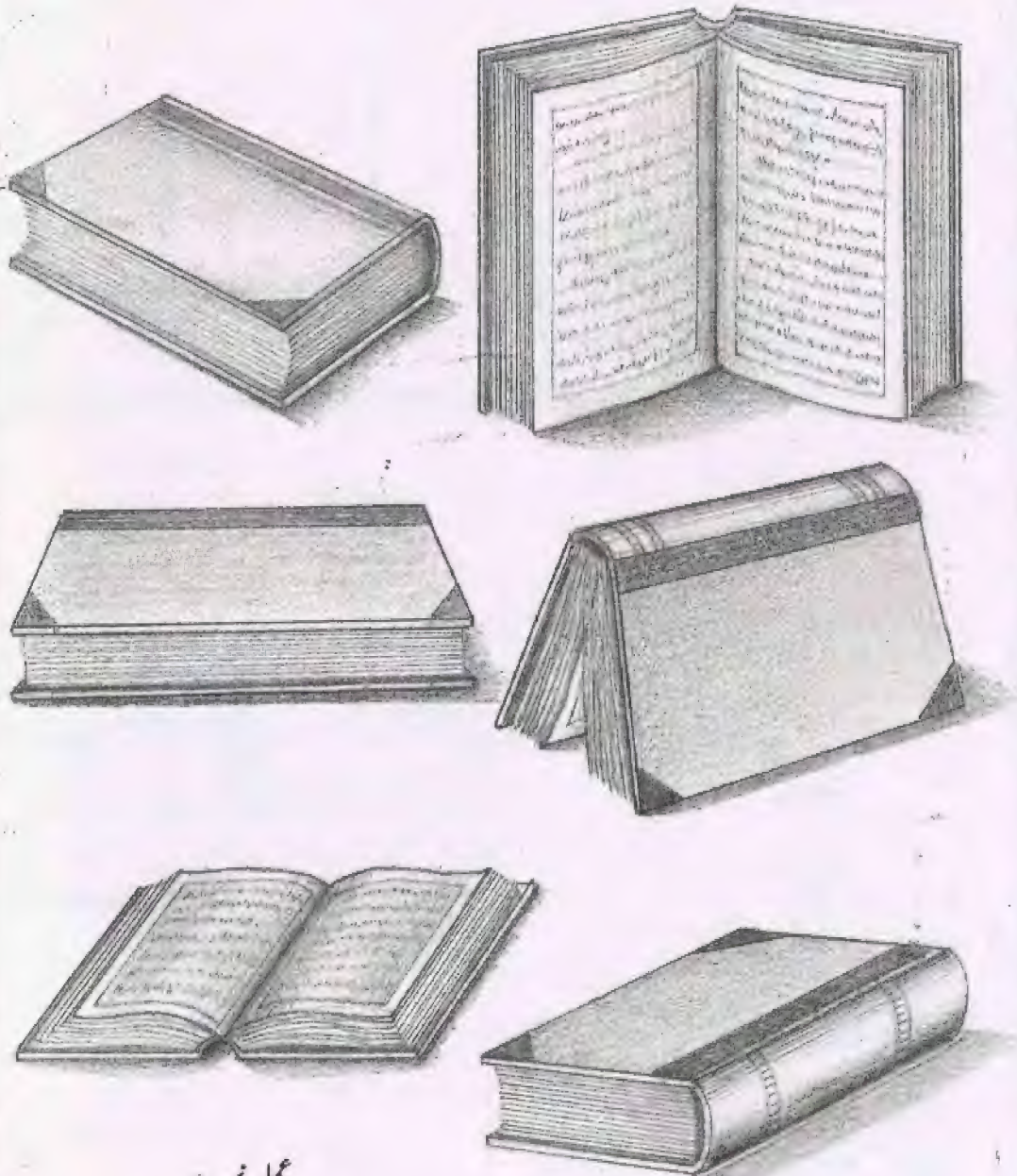


عمل نمبر 1



(Model No.7

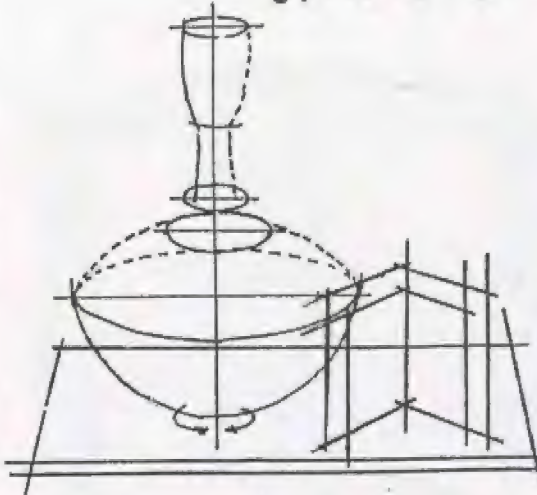
Book From Different Angles.)



عمل نمبر 2

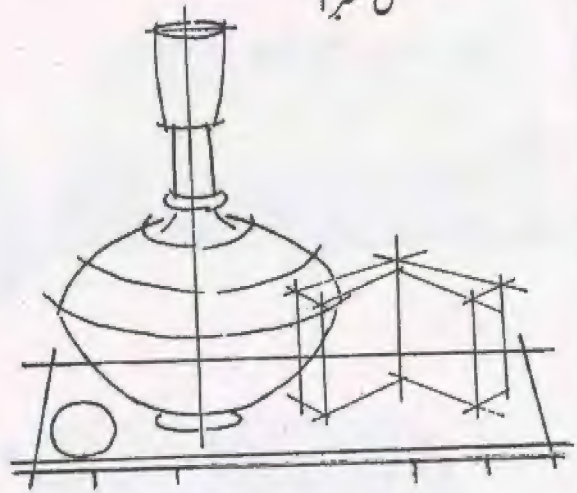
ماڈل نمبر 8

ڈراستنگ بورڈ، کتب، گیند اور صراحی -

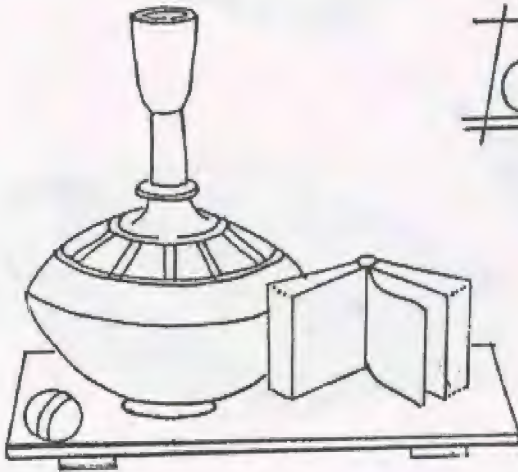


عمل نمبر 2

عمل نمبر 1



عمل نمبر 3



عمل نمبر 4

Model No.8

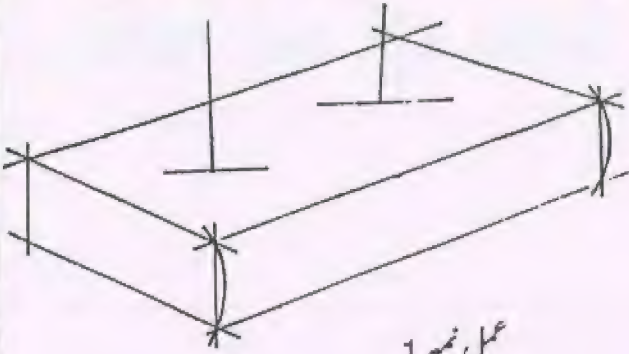
(Drawing Board, Book, Ball and Pitcher)



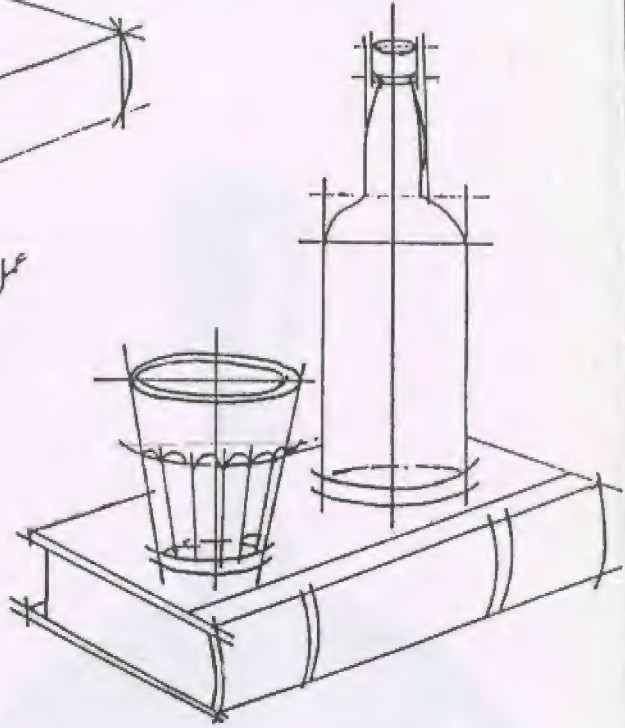
عمل نمبر 5

ماڈل نمبر 9

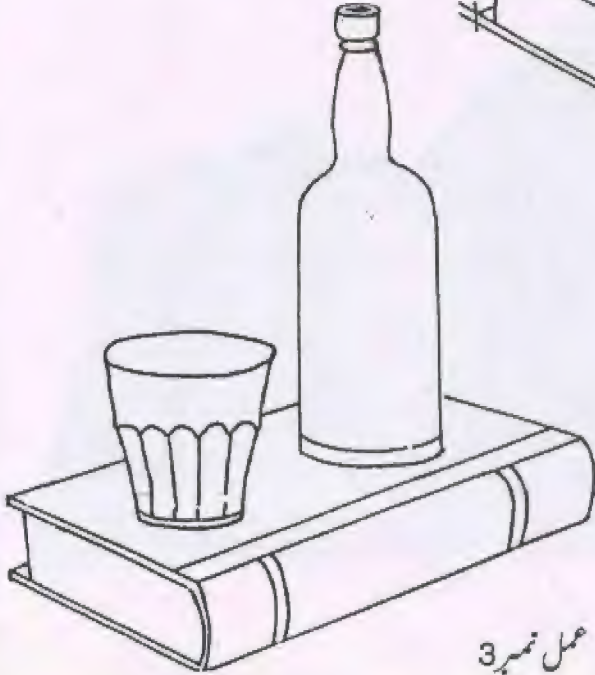
کتاب، بوتل اور گلاس



عمل نمبر 1



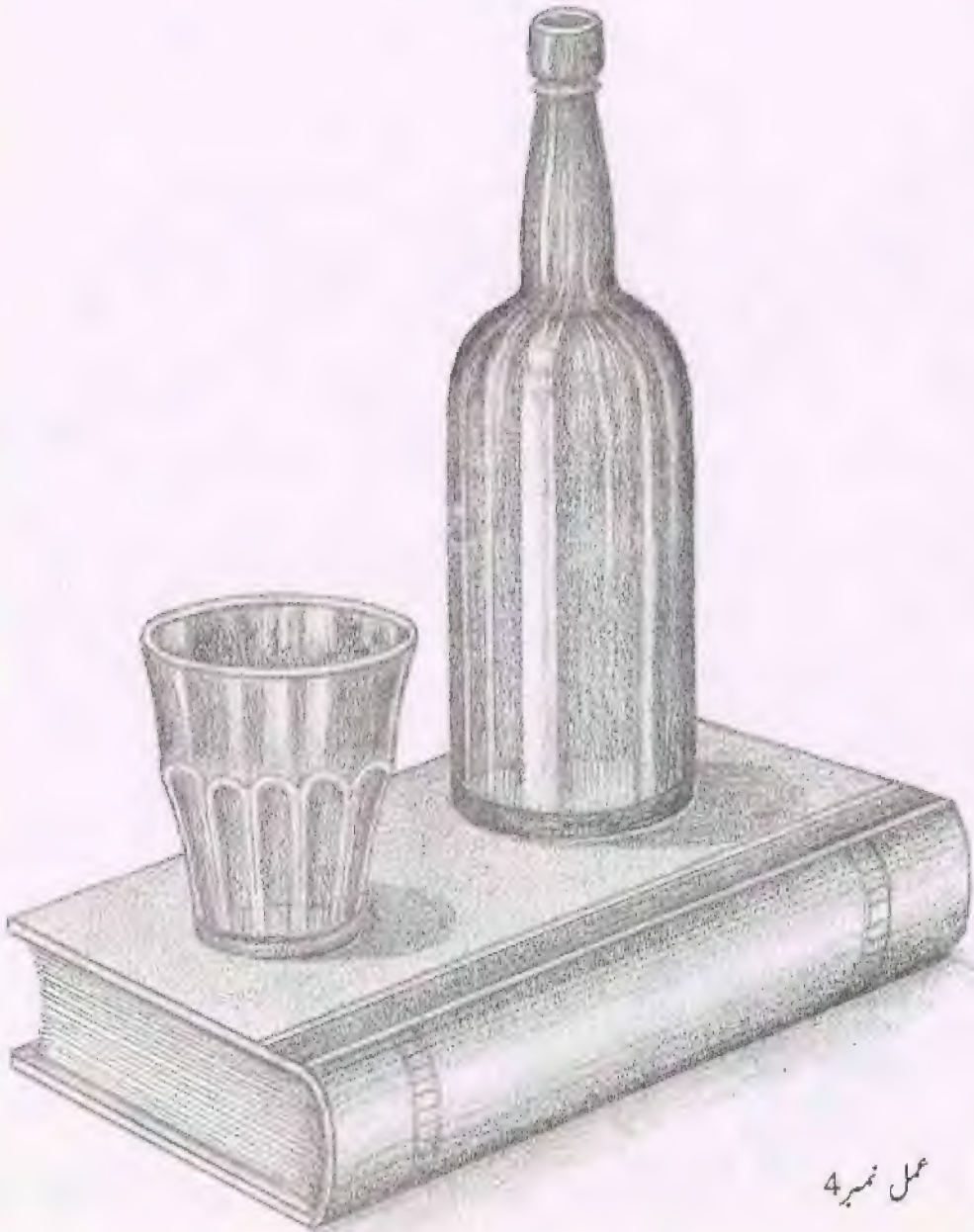
عمل نمبر 2



عمل نمبر 3

(Model No.9

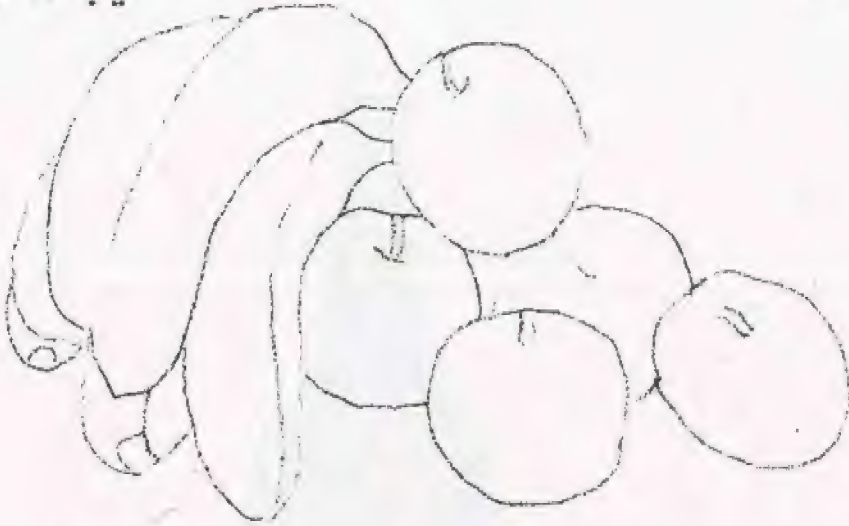
Book, Bottle and Glass



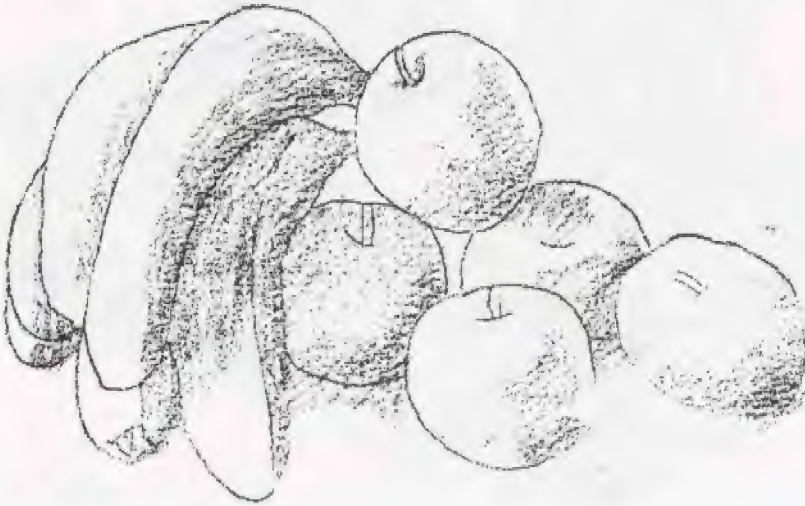
عمل نمبر 4

ہلیب اور کیلے

ماڈل نمبر 10



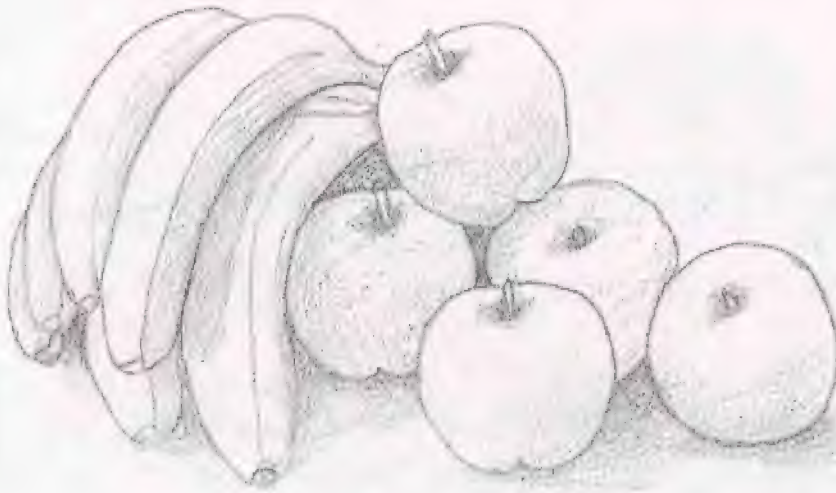
عمل نمبر 1



عمل نمبر 2

(Model No.10

Apples and Bananas)



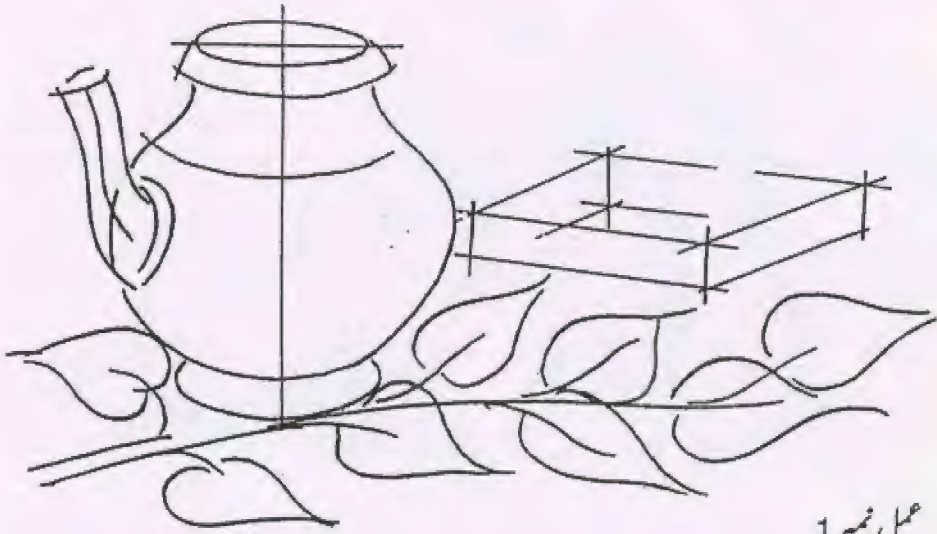
عمل نمبر 3



شكل نمبر 4

لوٹا، صابن دانی اور ٹہنی

ماڈل نمبر 11



عمل نمبر 1



عمل نمبر 2

(Model No.11

Ewer, Soap, Pot and Stem with Leaves)



عمل نمبر 3

3.6 رنگوں کے ذریعے ماڈل

- ڈراسنگ بنانا:

اس سے پہلی مشق میں ہم نے پینسل کے ذریعے شیڈ کر کے ماڈل ڈراسنگ بنانے کا طریقہ پڑھا ہے۔ اب ہم اسی ماڈل کے خاکہ میں رنگوں سے شیڈ کر کے ماڈل ڈراسنگ بنانے کا طریقہ پڑھیں گے۔

1 - رنگ آرٹائی کا تمام متعلقہ سامان ترتیب سے اپنے پاس رکھیں۔

2 - ضرورت کے مطابق مختلف رنگ نکال کر کلر پیڈٹ پر رکھیں۔ رنگ کسی بھی پلیٹ میں ڈال کر تیار کیے جا سکتے ہیں۔

3 - ماڈل کا خاکہ تیار کریں (عمل نمبر 1)

4 - رنگ کرنے والی جگہ پر صاف برش سے صرف صاف پانی ہکا ہکا لگا دیں تاکہ رنگ برابر لگ سکے۔

5 - پہلے رنگ ہکا لگائیں۔ (مثل نمبر 3.18)

6 - برش کو دائیں سے بائیں چلائیں۔



عمل نمبر 1



مثل نمبر 3.18

کلیدی نکات:-

- پس منظر میں اگر کوئی شے ہو تو اسے پہلے رنگ کریں۔
- رنگ داتیں سے باتیں لگائیں۔
- ڈرائسنگ بورڈ تقریباً 15 درجے پر اپنی طرف جھکا کر رکھیں۔ شکل نمبر 3.19
- 3.19 تاکہ رنگ آسانی سے اوپر سے نیچے کو بھرا جاسکے۔

شکل نمبر 3.19



شکل نمبر 3.20

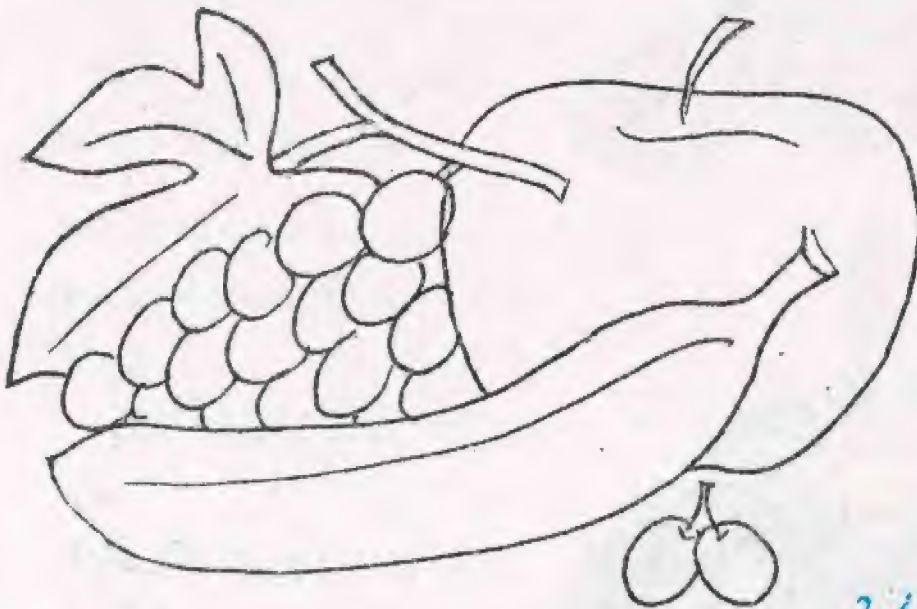
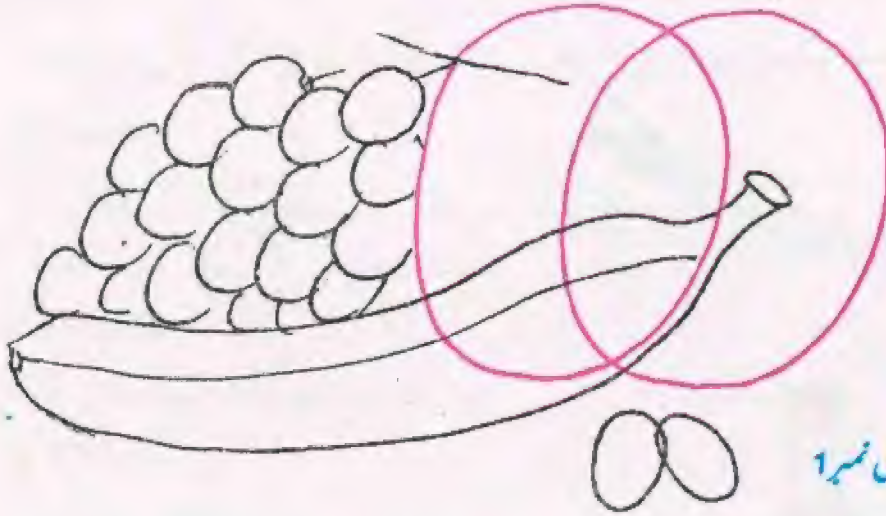


شکل 3.21

- 7 - باتیں طرف روشنی ظاہر کرنے کے لئے رنگ میں ہلکا پن رکھیں۔ (شکل نمبر 3.20)
- 8 - داتیں طرف سایہ ظاہر کرنے کے لئے رنگ گہرے لگائیں۔ (شکل نمبر 3.21)
- 9 - ایک رنگ سے دوسرے رنگ میں برش لے جانے سے پہلے اسے پانی سے صاف کرنا چاہیے۔
- 10 - سایہ ظاہر کر کے ماڈل ڈرائسنگ مکمل کریں۔
- کام کی پڑتال کریں۔ جانچ کے لئے استاد صاحب کو دکھائیں۔

3.7 - ماڈل نمبر 12 تا ماڈل نمبر 15 کی ڈرائنگ بنا کر واٹر کالر سے مکمل کریں۔

ماڈل نمبر 12۔ سیب، کیلا اور انگور



(Model No.12

Apple, Banana and Grapes)



عمل نمبر 3

ماڈل نمبر 13 - مولی، پیٹنگن، ٹاٹر، بھنڈی توری اور شلغم -



Model No.13

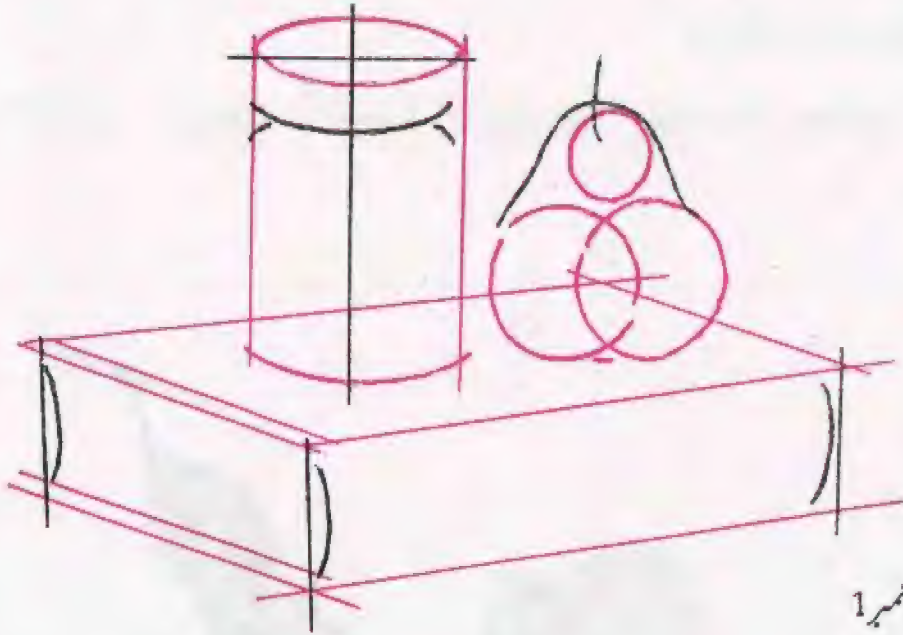
(Radish, Brinjal, Tomato, Lady's Finger and Turnip)



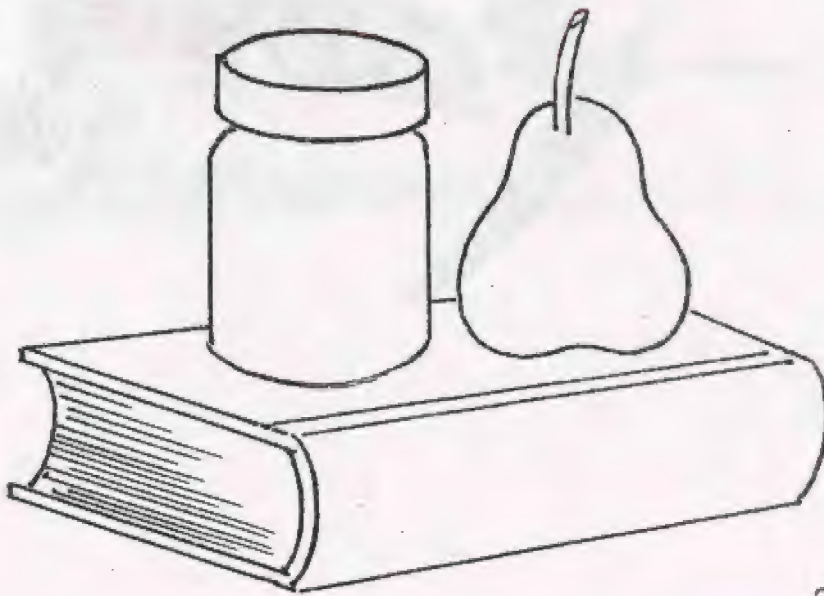
عمل نمبر 3

کتاب، بوتل اور ناشپاتی

ماڈل نمبر 14



عمل نمبر 1



عمل نمبر 2

(Model No.14

Book, Bottle and Pear)



عمل نمبر 3

ماڈل نمبر 15 - پھولدان بمعہ پھول



عمل نمبر 1

عمل نمبر 3



عمل نمبر 2



(Model No.15

Flower Pot with Flowers)



عمل نمبر 4

378 - مشقی سوالات

- درج ذیل اشیا کو سامنے رکھ کر ماڈل ڈرائنگ بنائیں۔
- 1 - ایک چائے دانی، چائے کی پیالی، پرچ اور چمچ۔
 - 2 - پھولدان اور پلیٹ میں ایک سیب۔
 - 3 - ایک ہانڈی۔ ایک چنگیر۔ دو موسی سبزیاں۔
 - 4 - ایک رنگ دار بوتل۔ کتاب اور گیند۔
 - 5 - گملے میں پودا جس پر پتے اور پھول لگے ہوں۔
 - 6 - جگ۔ گلاس اور پلیٹ
 - 7 - طالب علم اپنی پسند کی اشیا۔ کو اپنے سامنے رکھ کر ان کی ڈرائنگ بنا سکتے ہیں۔



کمپوزیشن (Composition)

(Expressional Painting)

4.1 - تعریف (Definition)

کمپوزیشن کے معنی ترتیب دینا۔ تنظیم میں لانا اور مختلف اشیاء کو خوبصورت انداز میں اکٹھا کرنا کے ہیں۔ کمپوزیشن لکھائی، گانے بجانے اور آرٹ میں ہوتی ہے۔ چونکہ ہمارا تعلق آرٹ کے اس حصے سے ہے جس میں تصویریں بنانا شامل ہے۔ لہذا اس حوالے سے اس کی تعریف اس طرح سے ہوگی کہ ”اجزائے تصویر کو اس انداز سے ترتیب دیا جائے کہ تصویر دلکش، خوبصورت اور خوشنما نظر آئے اور اس میں ایسی کشش اور مرکزیت پیدا ہو جائے کہ دیکھنے والا بار بار اسے دیکھنے کی خواہش ظاہر کرے“ تو اسے کمپوزیشن کہتے ہیں۔

اس باب میں ہم اپنے حافظہ کی قوت اور سابقہ تجربات اور مشاہدات کو مد نظر رکھتے ہوئے لائنوں، شکلوں اور رنگوں کے ملاپ سے اپنا نقطہ نظر پیش کریں گے اور قدرتی اشیاء کو کمپوز (Compose) کر کے یعنی ترتیب دے کر خوبصورت منظر بنائیں گے۔



4.2 - قدرتی مناظر : (Landscape)

کھلی فضا میں نظر کے احاطہ میں آتے ہوئے حصے کو قدرتی منظر کہتے ہیں۔ اس میں دیہات کا منظر، شہر کا منظر، سمندر کا منظر، پہاڑی منظر، کھیلنے والے بچوں کا منظر وغیرہ ہو سکتے ہیں۔ باہر جا کر کھلی فضا میں کائنات کی رنگین اور خدا کی پیدا کردہ چیزوں کی دید سے خوب لطف اندوز ہوا جاسکتا ہے۔ قدرت کی پھیلائی ہوئی خوبصورتی میں سے اگر کسی وقت کوئی دلفریب منظر نظر کے سامنے آجائے تو اسے بڑی احتیاط سے اصول تنظیم کے مطابق کاغذ پر ترتیب دیا جاسکتا ہے۔ منظر چاہے سامنے دیکھ کر بنایا جائے یا پھر یادداشت سے دونوں صورتوں میں صرف انہی اجزاء کو منتخب کیا جائے گا۔ جن سے تسلسل جاذبیت، ہم آہنگی، توازن اور تناسب قائم رہ سکے۔ تصویر کشی کے دوران اگر محسوس کیا جائے کہ کسی چیز کو شامل کرنے سے تصویر کا توازن بگڑ رہا ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے۔ اگر کسی چیز کے شامل ہونے سے آپ کی تصویر میں خوبصورتی پیدا ہو سکتی ہے تو اسے ضرور شامل کیا جائے۔ ابتدا میں متعدد مناظر پینسل سے ہی لائٹ اینڈ شیڈ میں مکمل کئے جاتے ہیں۔ لائٹ اینڈ شیڈ ہی سے دوری اور نزدیکی کا احساس پیدا کیا جاسکتا ہے۔ جب اس کام کی مشق ہو جائے تو پھر رنگوں کی مدد سے مناظر بنانے کی مشق شروع کی جاسکتی ہے۔ ایک تیار شدہ منظر میں سورج کی روشنی، سایہ، صبح، کا وقت ہو یا شام کا، آسمان پر بادل اور موسمی اثرات کو بڑی شن و خوبی سے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔

4.3 اجزاء منظر کو ترتیب دینا : (To Arrange the Parts of Landscape)

اجزائے منظر کو اس خوبصورتی سے ترتیب دیا جائے کہ منظر خوش کن دیدہ زیب اور دلکش نظر آئے۔ ترتیب اس انداز سے کی جائے کہ دیکھنے والے کی نظر ایک جزو سے دوسرے، دوسرے سے تیسرے اور پھر چوتھے مقام پر چلی جائے۔ حتیٰ کہ پورے منظر کی سیر کرنے کے بعد پھر اسی مقام پر پہنچ جائے جہاں سے نظر چلی تھی۔ کسی منظر کے خوبصورت ہونے کی یہ واضح دلیل ہے۔

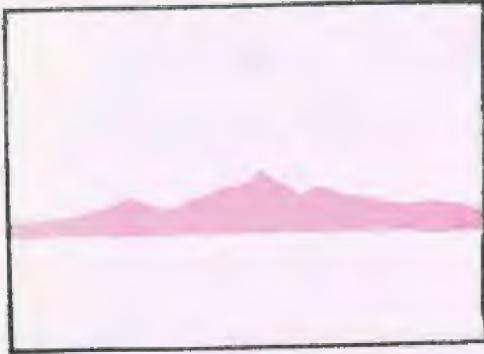


شکل نمبر 4.1

1 کسی منظر کو بناتے وقت اسے کاغذ کے

کونے میں نہ بنایا جائے۔ اس طرح سے کاغذ کا

ہوا نظر آئے گا۔ (شکل نمبر 4.1)



شکل نمبر 4.2

2 - اگر منظر میں افقی خط ظاہر کرنا ہو تو اسے کاغذ کے آدھے حصے کے نیچے کاغذ کی کل چوڑائی کے $1/3$ فاصلے پر لگائیں۔ اس طرح یہ منظر اصولاً صحیح ہو گا۔ (شکل نمبر 4.2)



شکل نمبر 4.3

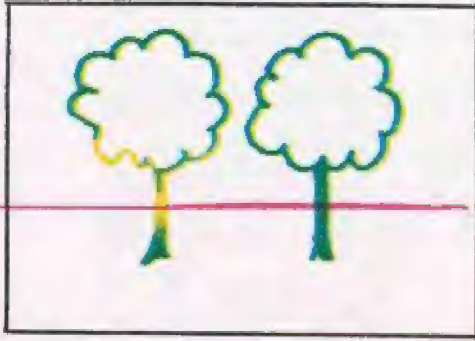
3 - اگر منظر میں افقی خط ظاہر کرنا ہو تو اسے کاغذ کے آدھے حصے کے اوپر کاغذ کی چوڑائی کے $2/3$ فاصلے پر لگائیں تو یہ منظر بھی اصولاً صحیح ہو گا۔ (شکل نمبر 4.3)



شکل نمبر 4.4

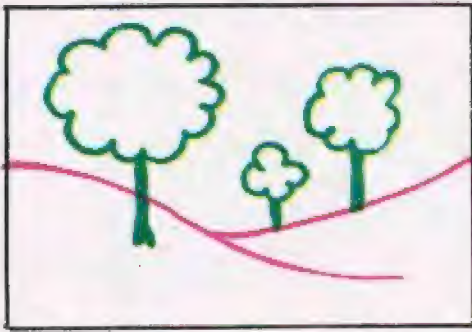
4 - کاغذ کے درمیان میں افقی خط لگانا غلط ہے۔ اس طرح سے کاغذ دو حصوں میں تقسیم ہو جاتے گا اور تصویر میں کوئی خوبی اور خوبصورتی پیدا نہیں ہو کرے۔ (شکل نمبر 4.4)

5۔ تصویر میں ایک شکل دوسری شکل کے برابر یا برابر فاصلے پر یا ہم وزن نہیں ہونی چاہیے۔ (شکل نمبر 4.5)



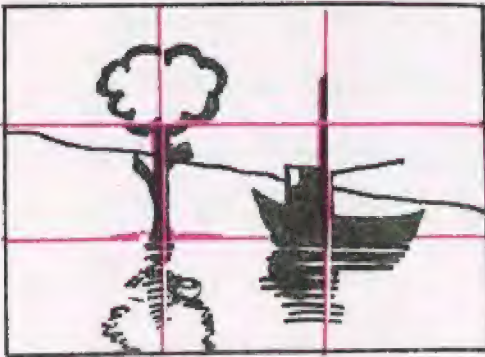
شکل نمبر 4.5

6۔ تصویر میں اگر ایک طرف بڑی شے بنائی گئی ہے تو دوسری طرف دو چھوٹی اشیاء بنا کر کاغذ کا سطحی وزن درست کیا جاتا ہے۔ اس سے تصویر میں خوبصورتی اور روانی پیدا ہو جاتی ہے۔ (شکل نمبر 4.6)



شکل نمبر 4.6

7۔ بعض اوقات کاغذ کو تین افقی اور تین عمودی حصوں میں تقسیم کر کے ہلکی لائنیں لگائی جاتی ہیں اور پھر ان لائنوں کی مدد سے اجزائے منظر کو ترتیب دے کر بڑی دلچسپ اور خوش کن تصویر بنائی جا سکتی ہے۔ (شکل نمبر 4.7)



شکل نمبر 4.7

4.4 - رنگ کرنا (Colouring)

کسی شے میں رنگ لگانے سے اس کی خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس کی شکل و شبہت واضح ہو جاتی ہے۔ آپ بھی اپنی بنائی ہوئی ڈرائسٹک میں بڑی خوبصورتی سے رنگ آرائی کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ درج ذیل باتوں پر عمل کریں۔

- i . تمام متعلقہ سامان ترتیب سے اپنے پاس رکھیں۔
- ii . ڈرائسٹک پیپر ڈرائسٹک بورڈ پر چسپاں کریں۔
- iii . رنگ کرنے سے پہلے مسطر کا خاکہ بنائیں۔
- iv . ڈرائسٹک بورڈ پیچھے سے (Back) 15 درجے تک اونچا رکھیں۔
- v . شروع میں رنگ ہلکا لگایا جائے۔ بعد میں تہ در تہ لگا کر گاڑھا کیا جائے۔
- vi . پہلا رنگ خشک کیا ہونے کے بعد دوسرا رنگ لگائیں۔
- vii . رنگوں کو ہلکا اور چمکدار بنانے کے لئے سفید رنگ استعمال کریں۔
- viii . کسی رنگ کو گہرا اور شیڈ دار بنانے کے لئے کالا رنگ استعمال کریں۔
- ix . تھویر میں رنگ اوپر سے لگانا شروع کریں اور بتدریج نیچے کو کرتے آئیں۔
- x . پہلے پس مسطر پھر درمیانی مسطر اور آخر میں پیش مسطر میں رنگ بھریں۔
- xi . کسی شے میں کیسا رنگ کیا جائے۔ اس سلسلہ میں درج ذیل وضاحت کو مد نظر رکھیں۔

نمبر شمار	اجزائے تھویر	رنگ
1 -	آسمان	ہلکا نیلا رنگ
2 -	پانی	ہلکا نیلا
3 -	بادل	ہلکے سیاہ اور سفید رنگ سے بنائیں۔
4 -	زمین	گہرا بھورا۔
5 -	پتھر ملی زمین	ہلکا براؤن بھورا۔
6 -	پلاٹ	ہرا اور پیلا۔

7 -	پھاڑ	(۱)۔ بھورا، سیاہ رنگ سے شیڈ (۲)۔ ہلکے نیلے (۳)۔ جامنی (۴)۔ براؤن اور سبزہ زار
8 -	دھوپ کا اثر	نارنجی اور زرد رنگ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔
9 -	جھونپڑی یا مکانات	خاکی رنگ سے بنائے جاتے ہیں بعض اوقات ان میں ہلکا نیلا، ہلکا سیاہ، ہلکا سرخ اور پیلا رنگ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔
10 -	درخت	گہرا سبز جس طرف سے روشنی پڑ رہی ہو ہلکا پیلا رنگ استعمال کرتے ہیں۔ جنے کا رنگ بھورے سیاہ رنگ سے شیڈ کیا جاتا ہے۔

نوٹ:۔ سورج کے غروب اور طلوع کے وقت رنگوں کا انتخاب مختلف ہو سکتا ہے۔

4.5 - رنگ کرنے کے مراحل (Colouring Steps)

رنگ کرنے سے پہلے مطلوبہ جگہ پر صاف برش سے ہلکا سا پانی پھیر لیا جائے تو رنگ آسانی سے اور برابر لگے گا۔ اس کے بعد ہلکے ہلکے رنگ لگانا شروع کریں۔
پہلے مرحلہ میں آسمان کے اوپر کا حصہ نیلے رنگ سے شروع کریں اور جوں جوں افق کی طرف
رنگ آئے اُسے ہلکا کرتے جائیں۔ افق کے قریب اوپر کی طرف نیلے میں پیلا شامل کر کے ہلکا سبزی مائل
رنگ کریں اور افق پر پیلے اور لال کی آمیزش سے بادامی رنگ بنا کر لگائیں۔ زمین کا سب سے
قریب حصہ لال، پیلے اور کالے کی آمیزش سے بنائیں۔ اگر زمین پر سبزہ ہے تو پیلا، سبز اور خاکی
رنگ استعمال کریں۔ بنیادی سطح تیار کر لینے کے بعد مکانات کو خاکی، ہلکے نیلے، سفید اور کالے کے شیڈ
سے تیار کریں۔ تیسرے مرحلہ میں زمین کے قریب کے اجزائے تصویر میں رنگ بھریں۔ جیسے پانی، بھٹیں
اور درخت وغیرہ۔

4.6 - صفحہ نمبر 83 سے صفحہ نمبر 97 تک مختلف مناظر دیے گئے ہیں۔ انہیں 250x375 ملی میٹر
کے کاغذ پر رنگ دار پینسل یا واٹر کالر سے مکمل کریں۔



عمل نمبر 1



عمل نمبر 2



عمل نمبر 4



عمل نمبر 3





پہاڑی منظر Hilly Scene

عمل نمبر 2



عمل نمبر 1



عمل نمبر 4



عمل نمبر 3



پہاڑی منظر Hilly Scene





Children Playing Football



Children Playing Cricket کرکٹ کھیلتے ہوئے بچے

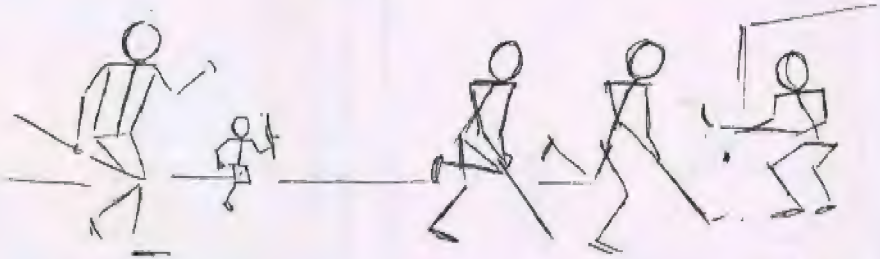


محل نمبر 2



محل نمبر 3

Children Playing Hockey ہاکی کھیلتے ہوئے بچے



عمل نمبر 1



عمل نمبر 2



عمل نمبر 3

عمل نمبر 1



عمل نمبر 2



عمل نمبر 4



عمل نمبر 3





Some villagers sitting under the tree. درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے چند دیہاتی



Some Villagers sitting under the tree. درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے چند دیہاتی۔



کسان ہل چلا رہا ہے . Farmer is Ploughing



عمل نمبر 1



عمل نمبر 2



عمل نمبر 3



عمل نمبر 4

Evening Scene. شام کا منظر



4.7 - مشقی سوالات

- 1 - سکول میں کھلی جانے والی کسی بھی کھیل کا منظر بنائیں۔
- 2 - تفریح کے وقت پھل خریدتے ہوئے پسند بچوں کی لھویر کشی کریں۔
- 3 - باغ میں فٹ بال کھیلنے ہوئے بچوں کی لھویر بنائیں۔
- 4 - کرکٹ کھیلنے ہوئے بچوں کی لھویر بنائیں اور رنگ کریں۔
- 5 - سکول گیٹ پر چھاؤنی والے سے بچے ٹافیاں خرید رہے ہیں۔ منظر کشی کریں۔

ڈیزائن - (DESIGN)

تعریف: (Definition)

- 1 - رنگوں لکیریوں اور شکلوں کا ایسا مجموعہ جن کی تدبیر سے جاذبِ نظر نمونہ بنے اسے ڈیزائن کہتے ہیں۔
- 2 - آرٹ کے اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آرٹ کے ترکیبی عناصر کو اس طرح باہم مربوط کرنا کہ ایک خوش نما شکل بن جائے تو اسے ڈیزائن کہتے ہیں۔
- 3 - کسی خاکے نقشے یا نمونے کو ڈیزائن کہتے ہیں۔ (شکل نمبر 5.1)



2



1



3

شکل نمبر 5.1

5.1 - ڈیزائن کی تشریح

ہر آدمی کی زندگی میں ڈیزائن ایک اہم شے ہے۔ گھر میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً برتن، لباس، فرنیچر، ٹیلیفون، ٹی وی، تاریں، سڑک پر بجلی کے کھمبے، عمارت غرض کہ ہر وہ چیز جو ہمیں نظر آتی ہے اس کی ایک شکل ہے اور وہی شکل اس شے کا ڈیزائن ہے۔ کسی شے کا ڈیزائن اس کے استعمال اور ضرورت کو مد نظر رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ ایک اچھے ڈیزائن کے دو پہلو ہیں۔

(i) - استعمال (Utility) (ii) - جمال صُن (Aesthetic)

مثلاً اگر کسی کپڑے کا ڈیزائن بنانا ہو تو کپڑے کی افادیت، استعمال کی جگہ اور خوبصورتی کو مد نظر رکھ کر بنایا جائے گا۔

5.2 - ڈیزائن کے ترکیبی عناصر (Elements of Design)

کسی ڈیزائن کی خوبی اور خوبصورتی کا انحصار اس کے ترکیبی عناصر پر ہوتا ہے۔ جو درج ذیل ہیں۔

Line	(i) - خطوط
Shape	(ii) - شکل
Colours	(iii) - رنگ
Tone	(iv) - ٹون
Texture	(v) - بافت (سطحی بناوٹ)

مذکورہ بالا ترکیبی عناصر کی مکمل تشریح آپ باب نمبر 2 میں پڑھ چکے ہیں۔

5.3 - ڈیزائن کے اصول (Principles of Design)

کسی ڈیزائن کو خوبصورت اور دلکش بنانے کے لئے ڈیزائن کے ترکیبی عناصر کے ساتھ ساتھ ڈیزائن بنانے کے اصولوں کے بارے میں جاننا بھی ضروری ہے۔ مثلاً

Harmony

(i) - ہم آہنگی

- (ii) - توازن Balance
 (iii) - تکرار اور تبادُل Repetition and Alteration
 (iv) - روانی Rhythm
 (v) - تبدل اور شعاع Transition and Radiation

ہم آہنگی، توازن اور روانی کے بارے میں آپ باب نمبر 2 میں پڑھ چکے ہیں۔ جبکہ تکرار اور تبادُل، تبدل اور شعاع کا ذکر آپ اس باب میں پڑھیں گے۔

5.4 - تکرار اور تبادُل (Repetition and Alteration)

تکرار کا مطلب ہے بار بار ایک ہی کام کرتے جانا۔ ڈیزائن میں ایک ہی شکل یا اکائی کو بار بار بنانا تکرار کہلاتا ہے اور تبادُل سے مراد شکل یا اکائی کو تبدیل کر کے بنانا ہے۔ یعنی ایک اکائی کے بعد دوسری اکائی بنا دینا اور پھر دونوں اکائیوں کے تکرار اور تبادُل سے ڈیزائن مکمل کرنا، تکرار اور تبادُل کہلاتا ہے، تکرار اور تبادُل سے ڈیزائن میں خوبصورتی پیدا ہو جاتی ہے۔

شکل نمبر 5.2



شکل نمبر 5.2

5.5 - تبدل اور شعاع (Transition and Radiation)

شعاع کا مطلب کسی شے کا اپنے مرکز سے ترتیب سے بکھرنا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت آسمان پر کرنیں بکھری نظر آتی ہیں۔ کرنوں کا ایک جگہ سے شکل کر ارد گرد پھیلتا بڑا دلکش منظر پیش کرتا ہے۔ قدرت نے شعاع کا تاثر پودوں، پھولوں اور درختوں میں بھی رکھا ہے۔ سورج کبھی پھول شعاع کی بہترین مثال ہے۔ ڈیزائن میں شعاع کا تاثر شامل کر کے اسے خوبصورت بنایا جاسکتا ہے۔

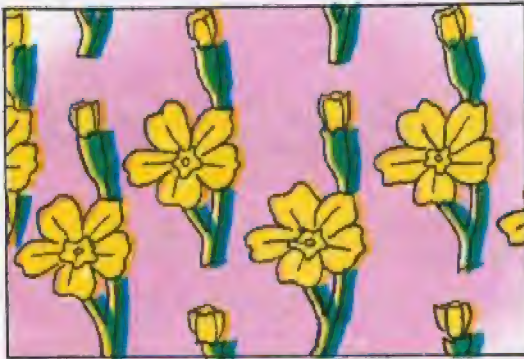
آپ اپنے ہاتھ کی انگلیوں کا مشاہدہ کریں آپ کی نگاہ ہتھیلی سے انگلیوں کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح درختوں پر بھی غور کریں۔ آپ کی نگاہ ایک شاخ سے دوسری پر اور دوسری سے تیسری پر با آسانی منتقل ہو جائے گی۔ کیونکہ شاخیں اتنی عمدگی سے ایک دوسرے سے نکلتی ہیں کہ رکاوٹ محسوس نہیں ہوتی۔ اس طور پر نگاہوں کے ایک شے سے دوسری شے پر منتقل ہونے کو تبدل اشیاء کہتے ہیں۔ لہذا تبدل اور شعاع کے اصول کے تحت ڈیزائن اس طرح ترتیب دیا جاتا ہے کہ نگاہ خود بخود ایک حصے سے دوسرے اور پھر دوسرے سے تیسرے حصے پر حرکت کرتی رہتی ہے۔ اور یہی ڈیزائن کی خوبصورتی کا بڑا ثبوت ہے (شکل نمبر 5.3)۔



شکل نمبر 5.3

5.6 - ٹیکسٹائل ڈیزائن (Textile Design)

کپڑے پر بنایا گیا ڈیزائن ٹیکسٹائل ڈیزائن کہلاتا ہے۔ یہ ڈیزائن فری ہینڈ اوزاروں سے، بلاک سے، سٹینسل سے یا سپرے کر کے بنایا جاتا ہے۔ یہ سیدھی لکیروں سے، منحنی لکیروں سے یا دونوں کو ملا کر بنایا جاسکتا ہے۔ کپڑے کے ڈیزائن زیادہ تر پھول پتیوں سے یا جیومیٹرکل اشکال سے بناتے جاتے ہیں۔ اس میں کسی ایک اکائی کو یا مختلف اکائیوں کو کسی خاص ترتیب سے دہرا کر ڈیزائن مکمل کیا جاتا



شکل نمبر 5.5



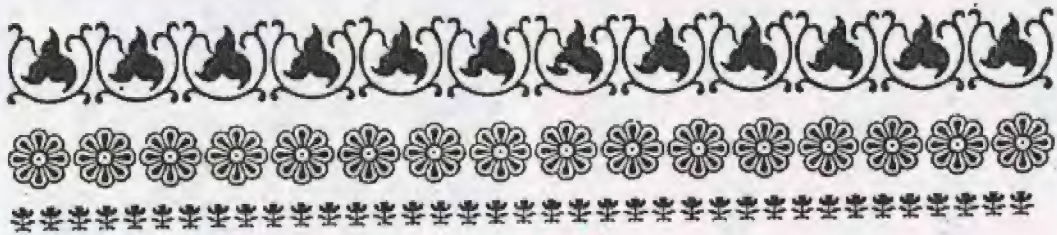
شکل نمبر 5.4

ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 5.4, 5.5 سے ظاہر ہے۔ اس طرح سے بنائے گئے ڈیزائن کو مکمل سطح کا ڈیزائن (All over Pattern) نمونے دار ڈیزائن یا دہرایا جانے والا ڈیزائن (Repeated Pattern) کہتے ہیں۔ ڈیزائن میں رنگ بھرنے کے لئے پہلے سے یہ طے کر لیا جاتا ہے کہ کون سے

حصے میں کونسا رنگ بھرا جائے گا۔ یعنی رنگوں کی ایک تنظیم ذہن میں قائم کر لی جاتی ہے۔ اس کے مطابق ترتیب وار رنگ بھرے جاتے ہیں۔ رنگوں کی تنظیم کا یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ کاغذ کے چند ٹکڑوں پر اکائیوں کو الگ الگ پینسل سے بنالیا جائے۔ شروع میں رنگ ہلکے لگائے جاتے ہیں۔ جنہیں بعد میں ضرورت کے مطابق گہرا کر کے ڈیزائن کو مکمل کیا جاتا ہے۔ ٹیکسٹائل ڈیزائن میں مختلف اکائیوں کو آگے پیچھے کر کے، متبادل ترتیب دے کر یا ادھر ادھر اٹ کر گویا مختلف ترتیب سے طرح طرح کے ڈیزائن بنائے جاسکتے ہیں۔

5.7 - بارڈر ڈیزائن (Border Design)

چادر، کھڑکیوں کے پردے، قمیض، دوپٹے، میز پوش، رومال اور شال کی خوبصورتی کے لئے ان کے کناروں پر بنائے گئے ڈیزائن کو بارڈر ڈیزائن کہتے ہیں۔ بارڈر ڈیزائن مختلف قسم کے قدرتی اور مصنوعی جاندار اور بے جان اشیا مثلاً پھل، پھول، پتے، تنلی، مچھلی، پرندے اور حیوانی شکل اشکال سے بنائے جاسکتے ہیں۔ بارڈر ڈیزائن کے بنانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو مکمل سطح کا ڈیزائن بنانے کا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ مکمل سطح کے ڈیزائن سے پوری سطح بھری جاتی ہے۔ جبکہ بارڈر ڈیزائن ایک لمبی پٹی کی شکل میں کسی شے کے کنارے پر بنایا جاتا ہے۔ (شکل نمبر 5.6)



شکل نمبر 5.6

5.8۔ ٹائل ڈیزائن (Tile Design)

ٹائل ڈیزائن کی بنیاد جیومیٹرکل اشکال پر ہوتی ہے۔ مثلاً خط، مثلث، مربع، مستطیل، دائرہ، مخمس، سدس، مسبع اور مشمن وغیرہ کی اشکال کو بار بار دہرا کر بنایا جاتا ہے۔ یہ ڈیزائن بہت مقبول ہے مغلیہ دور میں مسجدوں، مقبروں اور عمارتوں کی چھتوں اور فرش کی آرائش کے لئے یہ ڈیزائن کثرت سے استعمال کیے گئے ہیں۔ سیمنٹ کی جالی، فرشی ٹائل، قالینوں، دریوں اور کپڑوں کے لئے بھی جیومیٹرکل ڈیزائن استعمال کئے جاتے ہیں۔ یہ ڈیزائن پہنانے اور پرکار کی مدد سے بنائے جاتے ہیں۔



شکل نمبر 5.9



شکل نمبر 5.8



شکل نمبر 5.7

5.9۔ ڈیزائن چھاپنے کے طریقے (Methods Used For Design Printing)

اس سے پہلے آپ ڈیزائن بنانے کے اصول اور اس کی مختلف اقسام کے متعلق پڑھ چکے ہیں۔ اب ڈیزائن چھاپنے کے متعلق پڑھیں گے۔ ڈیزائن بنانے اور چھاپنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ لیکن ہم صرف تین طریقوں کے متعلق پڑھیں گے۔

(Stencil Printing)

(Spray)

(Block Printing)

(Potato Printing)

(Linoleum Printing)

1۔ سٹینسل سے چھپائی کرنا۔

2۔ سپرے پرٹنگ یا چھینٹے کاری۔

3۔ بلاک پرٹنگ۔

i۔ آلو کے ٹھپے سے چھپائی کرنا۔

ii۔ لائنولیم کے ٹھپے سے چھپائی کرنا۔

5.10 - سٹینسل سے چھپائی کرنا (Stencil Printing)

کسی خاکے، نقشے یا نمونے کو مومی کاغذ پر یا موٹے ڈرائسنگ پیپر پر یا ٹین کی پتلی چادر پر بنا کر غیر ضروری حصوں کو کاٹ کر اندر سے نکال دیں تو اس کٹے ہوئے کاغذ یا ٹین کی پلیٹ کو سٹینسل کہتے ہیں۔

استعمال: سٹینسل سے میز پوش، تکیے کا غلاف، چادر، پردے، دوپٹے، رومال وغیرہ پر چھپائی کی جاتی ہے اور کتابوں وغیرہ کے سرورق بناتے جاتے ہیں۔

مقاصد: سٹینسل بنانے اور چھاپنے کے دوران آپ آرٹ اینڈ ڈرائسنگ کے درج ذیل عمل سیکھیں گے۔

ڈیزائن بنانا۔ بلیڈ یا چاقو یا کسی نوکیلی چیز سے ڈیزائن کی کٹائی کرنا، ڈیزائن میں بند (Tie) بنانا۔ سٹینسل کو کاغذ کی سطح پر گھاڑنا، رنگ بھرتا، سٹینسل سے بار بار چھپائی کر کے مختلف اشیا کی آرائش کے لئے مکمل سطح کا ڈیزائن یا ہارڈر ڈیزائن بنانا۔

سلمان (Material)

- مومی کاغذ یا موٹا ڈرائسنگ پیپر۔
- ڈیزائن بنانے کے لئے ڈرائسنگ پیپر پیمائش 250 x 375 ملی میٹر۔
- پاؤڈر، ٹیوب یا روغنی رنگ۔
- سٹینسل برش یا کپڑے کی پوٹلی۔
- بلیڈ، تیز قلم تراش یا سٹینسل کا مخصوص چاقو۔
- موٹے کپڑے کے ٹکڑے میں روتی باندھ کر تیار کردہ پوٹلی وغیرہ۔
- شیشے کا ٹکڑا اور صفائی کے لئے کپڑا

پیشگی ہدایات

- تمام متعلقہ سلمان کام کرنے کی میز پر سلیقے سے رکھیں۔
- تیز دھار اوزار مثلاً بلیڈ یا چاقو استعمال کرتے وقت احتیاط برتیں۔

اشکال

نمبر شمار ترتیب عمل



- 1 - سٹینسل بنانے کے لئے ضرورت کے مطابق مومی کاغذ یا موٹا کاغذ لیں شکل نمبر 5.10 ،

شکل نمبر 5.10



- 2 - موٹے کاغذ پر اپنی پسند کا ڈیزائن بنائیں۔ (شکل نمبر 5.11)

شکل نمبر 5.11



کلیدی نکتہ

ڈیزائن آسان، صاف اور سادہ ہو۔

- 3 - ضروری مقامات پر جوڑوں کے لئے نشانات لگائیں (شکل نمبر 5.12)

شکل نمبر 5.12

لال

4۔ کٹائی کے لئے تیز نوک دار چاقو یا بلیڈ استعمال کریں۔ (نکل نمبر 5.13)



نکل نمبر 5.13



نکل نمبر 5.14

احتیاطیں

کٹائی کرنے سے پہلے کاغذ کو کسی ہموار جگہ یا شیٹ کے ٹکڑے پر رکھ لیں تاکہ کٹائی صفائی سے ہو سکے۔ کٹائی کے دوران جوڑ والی جگہ کا خاص خیال رکھیں تاکہ ٹوٹنے نہ پاتے۔ اگر جوڑ کٹ گیا یا ٹوٹ گیا تو سٹینسل خراب ہو جائے گا۔

جوڑ ہمیشہ موڑ یا کھماؤ پر لگانا چاہئے۔ غیر ضروری مقام پر جوڑ نہ لگائیں۔

5۔ سٹینسل چھپائی کے لئے تیار ہے۔

6۔ جس کاغذ پر ڈیزائن چھاپنا ہو اسے کسی

ہموار جگہ پر رکھیں اس پر تیار کیا ہوا سٹینسل رکھ کر پنوں سے یا ٹیپ سے

چسپاں کریں (نکل نمبر 5.14)

احتیاط۔



شکل نمبر 5.15



شکل نمبر 5.16

سٹینسل کاغذ پر اس طرح چسپاں کریں کہ آسانی سے اکھاڑا جاسکے۔
7 برش یا کپڑے کی پوٹلی سے سٹینسل کے اندر رنگ بھریں۔
(شکل نمبر 5.15)

پوٹلی موٹے کپڑے کے ٹکڑے میں روٹی باندھ کر تیار کی جاتی ہے۔

کلیدی نکات

رنگ نہ پتلا ہو نہ زیادہ سخت۔ رنگ لگانے سے پہلے برش کو رنگ لگا کر کسی ردی کاغذ پر چیک کریں کہ رنگ پھیلتا تو نہیں۔ اگر ارد گرد نہ پھیلے تو پھر سٹینسل میں رنگ بھریں۔ اگر ایک سے زیادہ رنگ بھرنے ہوں تو ہر رنگ کے لئے علیحدہ برش استعمال کریں۔

8 جب پورے سٹینسل میں رنگ بھر لیا جائے تو احتیاط سے سٹینسل کو اوپر اٹھائیں نیچے کاغذ پر چھپا ہوا ڈیزائن تیار ہو گا۔ (شکل نمبر 5.16)

5.11 مکمل سطح کا ڈیزائن بنانے کے لئے سٹینسل کی پیمائش کے مطابق پوری سطح کو خانوں میں تقسیم کریں اور ہر خانے میں سٹینسل سے چھپائی کریں۔ جیسا کہ شکل نمبر 5.17 سے ظاہر ہے۔

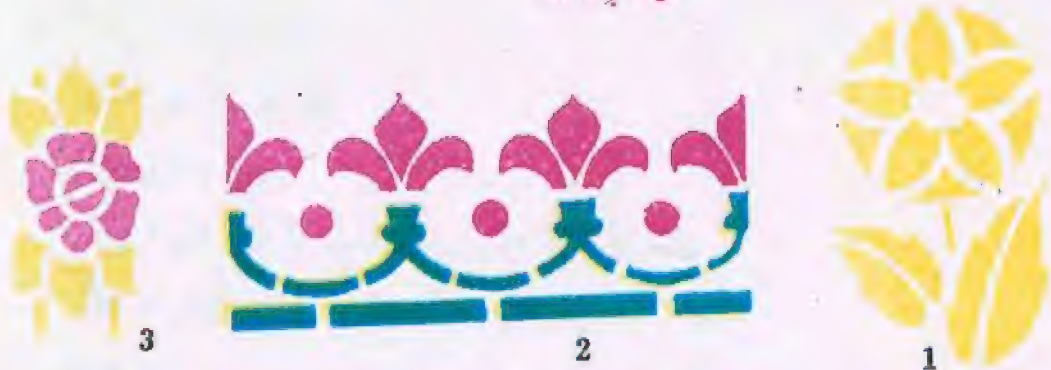


شکل نمبر 5.17

شکل نمبر 5.18 تا 5.20 میں مختلف ڈیزائن دیے گئے ہیں۔ ان کے سٹینسل بنا کر بارڈر ڈیزائن اور مکمل سطح کے ڈیزائن بنائیں۔ آپ اپنی پسند کے ڈیزائن بھی بنا سکتے ہیں۔



شکل نمبر 5.18



شکل نمبر 5.19



شکل نمبر 5.20

5.12 - سپرے پر ننگ یا چھینٹے کاری (Spray Printing)

چھینٹے کاری سے کتابوں کے سرورق، پردے، کپڑے، بارڈر ڈیزائن، سجاوٹی تحفے، عید کارڈ، پوسٹر، چمڑے، لوہے یا لکڑی کا سامان گویا ہر قسم کی اشیا کی آرائش کی جا سکتی ہے۔
چھینٹے کاری برش سے اور جالی کی مدد سے یا سپرے مشین سے کی جاتی ہے۔ اس جماعت میں ہم چھینٹے کاری تین طریقوں سے کریں گے۔

چھینٹے کاری کے طریقے

- (الف)۔ ثبت اور منفی اکاتیوں سے چھینٹے کاری۔
(ب)۔ مختلف اکاتیوں کی ترتیب بدل کر چھینٹے کاری۔

سامان

- i - سٹینسل کے لئے موٹا کاغذ
- ii - نمونہ اتارنے کے لئے کاغذ
- iii - برش، پیالی یا پلیٹ۔
- iv - دانتوں کا پرانا برش جس کے بال گھس کر چھوٹے ہو چکے ہوں۔
- v - قینچی، بلیڈ یا چاقو۔
- vi - پرانے اخبار
- vii - مختلف اشیا پھول، پتے، تنکے، بٹن، کنگھی، گتے کی بنی ہوئی جیومیٹریکل اشکال وغیرہ وغیرہ۔

پیشگی ہدایات

- i - چھینٹے کاری سے پہلے تمام سامان اپنے پاس رکھ لیں۔
- ii - کپڑوں کو رنگوں سے بچائیں۔

(الف)۔ مثبت اور منفی اکائیوں سے چھینٹے کاری

1 - 150x150 ملی میٹر سائز کا موٹا کاغذ لیں۔

2 - کاغذ پر کوئی دلچسپ شکل بنائیں۔

(مثال کے طور پر مرغ)

3 - مرغ کی شکل کو سٹیشنل ٹائف سے کاٹ کر اندر سے نکال دیں۔
(شکل نمبر 5.21)



شکل نمبر 5.22

شکل نمبر 5.21

نوٹ۔ کٹ کر علیحدہ ہونے والی شکل مثبت اکائی کہلاتی ہے۔ جبکہ کاغذ کے اندر جو خالی جگہ بن گئی ہے۔ اسے منفی اکائی کہتے ہیں۔ شکل نمبر 5.22 ان دونوں اکائیوں سے خوبصورت ڈیزائن بنائے جاسکتے ہیں۔

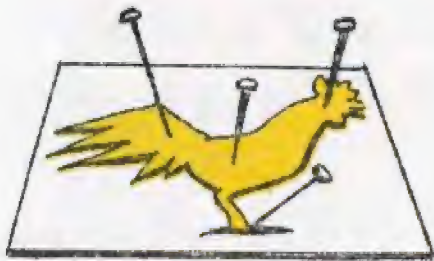
4 - مثبت اکائی کو کاغذ پر پنوں کی مدد سے چسپاں کریں۔ (شکل نمبر 5.23)

5 - رنگ گھول کر اپنے پاس رکھیں۔

کلیدی نکات۔

6 - رنگ زیادہ پتلا نہ ہو ورنہ پھیل کر

ڈیزائن خراب کر دے گا۔



شکل نمبر 5.23

شکل نمبر 5.24



شکل نمبر 5.25



شکل نمبر 5.26



شکل نمبر 5.27

7 - ٹوتھ برش کو رنگ میں ڈبوئیں۔

8 - برش کو سٹینسل کے قریب لے جا کر

بالوں میں انگلی سے ارتعاش پیدا کریں۔

شکل نمبر 5.24 - اس طرح رنگ

چھینٹوں کی شکل میں سٹینسل پر پڑے

گا۔ اس طرح سٹینسل کے نیچے مطلوبہ

شکل بن جائے گی۔ (شکل نمبر 5.25)

نوٹ - ٹوتھ برش کے بال اوپر کر کے یا نیچے

کر کے دونوں صورتوں میں چھینٹے ڈالے

جا سکتے ہیں۔

انگلی اور برش کے علاوہ چھینٹے برش

اور جالی سے بھی ڈالے جا سکتے ہیں۔

چھینٹے ڈالنے کے لئے سپرے مشین بھی

استعمال کی جا سکتی ہے۔

احتیاط -

چھینٹے کاری سے قبل کاغذ کے نیچے

اخبار، سیاہی چوس یا ٹالکم پاؤڈر بچھا لینا

چاہیے۔

شبث اکاتیوں سے چھینٹے کاری کا بنا

ہوا ڈیزائن شکل نمبر 5.26 میں دیا

گیا ہے۔

منفی اکاتی سے چھینٹے کاری کا بنا ہوا ڈیزائن شکل نمبر 5.27 میں دیا گیا ہے۔

(ب) مختلف اکائیوں کی ترتیب بدل کر تین یا چار رنگوں سے چھیننے کاری۔

- 1۔ موٹے کاغذ یا کتے کی مختلف اشکال قہنجی سے کاٹیں۔
- 2۔ قدرتی اشیا مثلاً پھول، پتے اور دوسری اشیا مثلاً لکڑی، بٹن، بوتلوں کے ڈھکنے وغیرہ اپنے پاس رکھیں۔
- 3۔ مذکورہ بالا اشیا کو ایک بڑے کاغذ پر اپنی پسند کے مطابق ترتیب دیں۔
- 4۔ ٹوتھ برش کو کسی ایک رنگ میں ڈبوئیں اور ترتیب دی ہوئی اشیا پر لے جا کر انگلی سے بالوں میں ارتعاش پیدا کریں۔ اس طرح رنگ ہلکی پھوار کی شکل میں کاغذ پر بکھر جاتے گا۔
- 5۔ پتہاب کاغذ پر رکھی ہوئی اشیا کی ترتیب بدل دیں۔
- 6۔ پھر دوسرا رنگ پہلے کی طرح پھوار کی شکل میں ڈالیں۔
- 7۔ اسی طرح تیسرا رنگ بھی ڈالیں۔ کاغذ پر رکھی ہوئی چیزوں کو اٹھالیں۔
- 8۔ ڈیزائن تیار ہے۔ (شکل نمبر 5.28)



شکل نمبر 5.28

5.13 - بلاک یا ٹمپے سے چھپائی کرنا (Block Printing)

یہ چھپائی کا ایک ایسا طریقہ ہے جس میں ربڑ، لکڑی یا آلو کے ٹکڑے پر کوئی ڈیزائن کندہ کر کے یا کھدائی کر کے بنایا جاتا ہے۔ پھر اس ٹمپے کو رنگ میں بھگو کر کاغذ یا کپڑے پر لگایا جاتا ہے۔ اس کی مثال ربر سٹیمپ (Stamp) کی ہے۔ اس جماعت میں ہم آلو کے ٹمپے اور لائتویم کے ٹمپے سے چھپائی کریں گے۔ ہینڈی توری، شلغم اور پیاز کا ٹمپہ بنا کر بھی چھپائی کا کام کیا جاسکتا ہے۔

(الف) آلو کے ٹمپے سے چھپائی کرنا (Potato Printing)

استعمال۔

آلو کے ٹمپے بنا کر ان سے چھپائی کرنا بڑا آسان، سستا اور دلچسپ مشغلہ ہے۔ اس سے آپ نہایت ہی خوشنما ڈیزائن مثلاً مکمل سطح کا ڈیزائن، نمونے دار ڈیزائن اور بارڈر ڈیزائن بنا کر آرائش کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔

مقاصد۔

- 1 - آلو کے ٹمپے بنانے اور چھاپنے کے دوران آپ آرٹ اینڈ ڈرائنگ کے درج ذیل عمل سیکھیں گے۔
- 2 - آلو کاٹ کر اس کی ہموار سطح پر ڈیزائن بنانا۔
- 3 - چاقو یا چھری سے ڈیزائن کی کٹائی کر کے ٹمپہ تیار کرنا۔
- 4 - آلو کے ٹمپے سے چھپائی کرنا۔

سلمان۔

رنگ، پوسٹر کالر، ٹیوب کالر، ٹمپرا کالر، پانی کا مک، اسٹینچ یا کپڑے کی کدی، برش، پلیٹ، آلو ایک یا دو عدد، مارکر یا رنگ دار پینسل، چاقو یا چھری، کاغذ، ہاتھ صاف کرنے کے لئے کپڑے کا ٹکڑا



شکل نمبر 5.29



شکل نمبر 5.30



شکل نمبر 5.31



شکل نمبر 5.32



شکل نمبر 5.33

ایک سڈول آلو لیں۔ چاٹو سے دو ٹکڑے کریں۔ شکل نمبر 5.29
کٹی ہوئی سطح بالکل ہموار کریں۔
ہموار سطح پر رنگدار پینسل یا مارکر سے نمونے کا خاکہ بنائیں۔ شکل نمبر 5.30
نمونہ دو طرح سے تیار ہو گا۔ (۱) اُبھار سے، (۲) گھدائی سے۔

اُبھار سے نمونہ تیار کرنا۔

اس میں خاکے کے سوا باقی جگہ گریڈ کر اتار دی جاتی ہے۔ شکل نمبر 5.31
اصل خاکہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔ اس طریقے سے مطلوبہ نمونہ رنگوں سے تیار ہو گا۔

گھدائی سے نمونہ تیار کرنا۔

اس طریقے سے چھپائی کے دوران اصل نمونہ سفید رہے گا۔ شکل نمبر 5.32
آلو کو اگر چوکور کاٹ لیا جائے تو پکڑنے میں آسانی رہتی ہے۔ شکل نمبر 5.33
پلیٹ میں کپڑے کی گدی رکھ کر اس پر رنگ ڈال کر پیڈ



رکل نمبر 5.34

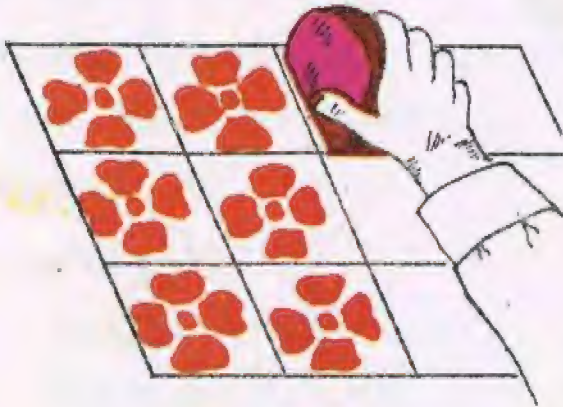
(Pad) سا بنا لیں۔ رکل نمبر

5.34 ، ۔ ٹپے کو کپڑے کی گدی

سے رلک لگائیں۔ رلک برش سے رللی

لگایا جاسکتا ہے۔

احتیاط۔



رکل نمبر 5.35

رلک نہ زیادہ پتلا ہو اور نہ ہی زیادہ

مخت بلکہ استنا گاڑھا ہو کہ کافز پر

بھیلے نہیں۔ ٹپے کو رلک لگا کر کسی

ردی کافز پر لگا کر دیکھ لیں کہ رلک

بھیلتا تو نہیں۔ اگر رلک درست ہو تو

پھر اصل کافز پر چھپائی کریں۔ رکل

نمبر 5.35 ، ۔

ڈیزائن بنائیں

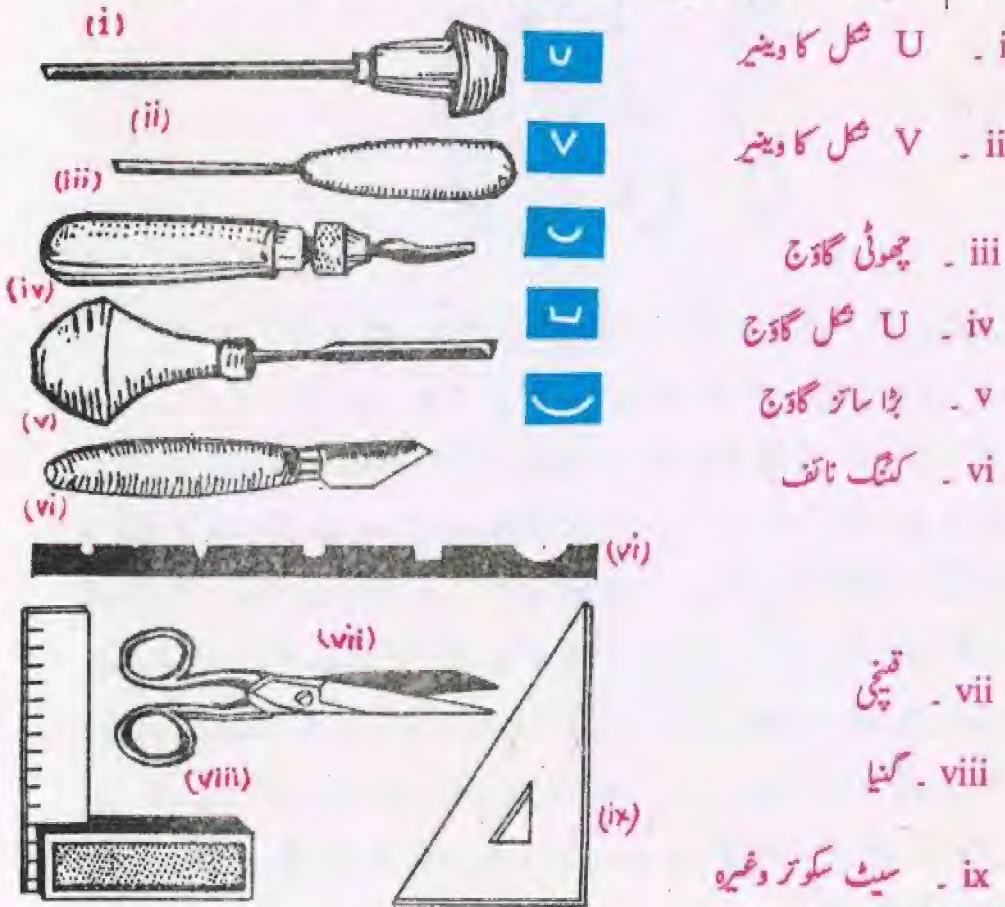
رکل نمبر 5.36 میں آلو کے ٹھپوں کے چند نمونے دیئے گئے ہیں۔ ان کے مناسب ساتو میں
بلاک بنائیں اور رکل نمبر 5.17 کی طرح All over Pattern تیار کریں نیز ان ڈیزائنوں کو
کنارے پر دہرا کر بارڈر ڈیزائن تیار کریں۔ ڈیزائن بنانے کے لئے 250 x 375 ملی میٹر پیمائش کا
کافز استعمال کریں۔ آپ اپنی پسند کے ٹپے ، نمونے اور ڈیزائن بنا سکتے ہیں۔



رکل نمبر 5.36

(ii) - لائٹولیم کے ٹھپے سے چھپائی کرنا۔ Linoleum Block Printing

لکڑی کے بلاک سے چھپائی کرنا بہت پرانا طریقہ ہے۔ گاؤں یا شہر میں آپ نے رنگ ریز (لاری) کو لکڑی کے ٹھپوں سے لحاف کے پردے۔ بستر کی چادریں، دسترخوان وغیرہ چھاپتے دیکھا ہو گا۔ آج بھی اس طریقے سے چھپائی ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ایک اور طریقہ بھی مقبول ہو رہا ہے۔ وہ لائٹولیم کے ٹھپے یا بلاک کا ہے۔ لائٹولیم ایک طرح کا ربڑ ہے۔ اس کا رنگ گہرا بھورا اور موٹائی تقریباً 5 سے 10 ملی میٹر ہوتی ہے۔ اس پر کارونگ (Carving) کرنا آسان ہے۔ اس کا بلاک بنانے کے لئے درج ذیل اشیاء استعمال ہوتی ہیں۔ لائٹولیم کا ٹکڑا اور اس کو کاٹنے کے اوزار۔ یہ اوزار لائٹو کٹر سیٹ کے نام سے بازار سے مل جاتے ہیں۔ جس میں درج ذیل اوزار ہوتے ہیں۔ (شکل نمبر 5.38)

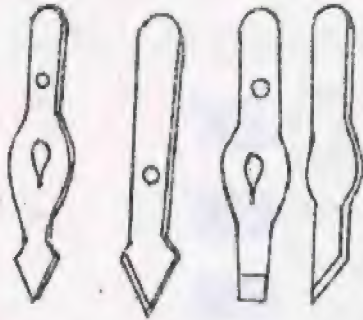


شکل نمبر 5.38

چھوٹے اوزاروں کو وینیر (Venier) اور بڑوں کو گاؤج (Gouge) کہتے ہیں اور ان سب کو لائن کٹرز کہتے ہیں۔ وینیر آؤٹ لائننگ، سکیپنگ اور فری ہینڈ کام کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ جبکہ گاؤج چھوٹے بڑے حصوں کی کٹائی، صفائی اور آؤٹ لائننگ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

لائنولیم کاٹنے کے لئے مختلف اوزار کی نہیں

مذکورہ بالا اوزاروں کے علاوہ لائنولیم کی سطح کو کاٹنے اور کھودنے کے لئے مختلف قسم کی نہیں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ جیسا کہ شکل نمبر 5.39 سے ظاہر ہے۔ ان کو ہولڈر میں لگا کر ان سے کٹائی کرتے ہیں۔



شکل نمبر 5.39

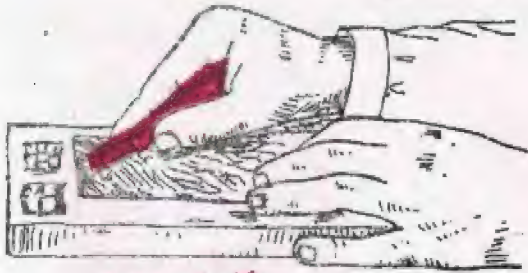
بلاک بنانے کا طریقہ

پہلے سفید کافز پر مطلوبہ ڈیزائن تیار کیا جاتا ہے۔ پھر اس ڈیزائن کو کاربن پیپر کی مدد سے لائنولیم کے ٹکڑے پر اتارا جاتا ہے۔ 3 B کی پینسل سے بھی لائنولیم پر ڈیزائن یا کوئی نمونہ بنایا جاسکتا ہے۔ جب ڈیزائن تیار ہو جاتے تو لائنولیم کی مدد سے اسے کاٹ لیتے ہیں۔ ایسا ڈیزائن جن کے متعلق علم ہو جاتے کہ بلاک بننے کے بعد اس سے چھپائی اٹ ہوگی اس کو پہلے ٹریسنگ پیپر پر بنایا جاتا ہے اور پھر لائنولیم کے ٹکڑے پر اٹا رکھ کر کاربن پیپر کی مدد سے ٹریس (Trace) کر کے نمونہ بنالیا جاتا ہے۔ لائنولیم کے ٹکڑے پر نمونہ اتارنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ سفید گاڑھالے کر ایک برش ایک طرف اور پھر دوسرا برش دوسری طرف سے کرائنگ پھیلا جاتا ہے۔ پھر خشک ہونے دیا جاتا ہے۔ کافز پر پینسل سے مطلوبہ ڈیزائن بنایا جاتا ہے۔ پھر اس ڈیزائن کو لائنولیم پر اٹا رکھا جاتا ہے۔ اوپر ٹیپ لگا دی جاتی ہے تاکہ ساتھ چپک جاتے۔ اوپر سے کسی سخت چیز جیسے شیشہ وغیرہ سے رگڑا جاتا ہے۔ اس طرح لائنولیم بلاک پر اٹا ڈیزائن بن جاتا ہے۔ اب غیر ضروری حصے کارونگ کر کے نکال دیے

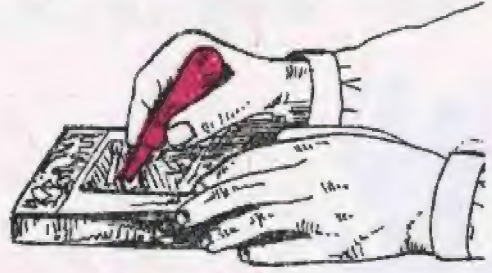
جاتے ہیں۔ گہرائی ڈیڑھ دو ملی میٹر کافی ہوتی ہے۔ اس طرح مطلوبہ حصے اُبھرے ہوئے رہ جاتیں گے اور چھپائی میں نمونہ سیدھا بنے گا۔

لاستو کٹرز پکڑنے کا طریقہ

نفیس اور عمدہ کام کرنے کے لئے کٹرز کو پین یا پینسل کی طرح پکڑا جاتا ہے جیسا کہ شکل نمبر 5.40 سے ظاہر ہے۔ اگر کٹائی کرنے والا حصہ زیادہ ہو تو لاستو کٹرز کو ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر گرفت میں لے کر دباؤ کے ساتھ کٹائی کی جاتی ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 5.41 سے ظاہر ہے ویسے جس طرح آپ آرام محسوس کریں اسی طرح اوزار پکڑ کر کٹائی کا کام کر سکتے ہیں۔



شکل نمبر 5.41



شکل نمبر 5.40

جب بلاک تیار ہو جاتے تو اسے حسب ضرورت چوکور، مستطیل یا مثلث شکل میں کاٹ کر ایک لکڑی کے ٹکڑے پر سریش کی مدد سے چپکا دیا جاتا ہے۔ سریش کے خشک ہو جانے پر بلاک استعمال کے قابل ہو جاتا ہے۔ باریک کیلوں کی مدد سے بھی لاستو لیم کے بلاک کو لکڑی کے ٹکڑے پر لگایا جاسکتا ہے۔ لکڑی کے ٹکڑے پر لگانے کا فائدہ یہ ہے کہ بلاک کو آسانی سے ہاتھ میں پکڑا جاسکتا ہے۔

چھپائی کا طریقہ

پلیٹ میں رنگ یا سیاہی گھول لی جاتی ہے۔ اس کے بعد کپڑے کی دو تین تہیں کر کے گدی سی بنائی جاتی ہے۔ جسے پلیٹ میں رکھ کر دبا دیا جاتا ہے۔ گدی رنگ یا سیاہی کو چوس لیتی ہے۔ اس گدی پر بلاک رکھ کر معمولی سا دبایا جاتا ہے۔ اس طرح رنگ یا سیاہی بلاک کو لگ جاتی ہے جس سے چھپائی کی جاسکتی ہے۔ شکل نمبر 5.42 میں لاستو بلاک سے چھپائی کر کے بنایا گیا ڈیزائن دیا گیا ہے۔

چھپائی والے کاغذ یا کپڑے کے نیچے اخبار جوڑ کر گداز پیڈ بنالیا جاتا ہے۔ اس طرح سے رنگ

تمام سطح پر یکساں لگتا ہے اور چھپاتی عمدہ ہوتی ہے۔ اگر چھپاتی سیاہی سے کرنا مطلوب ہو تو سیاہی سلیب پر انڈیل کر رولر کو لگاتی جاتی ہے اور پھر اس سے سیاہی کو بلاک پر لگا کر چھپاتی کا کام کیا جاتا ہے۔ شروع شروع میں لائنوں سے عمودی، افقی اور ترچھی لکیروں سے آسان آسان پیٹرن (Pattern) کاٹنے کی مشق کر لینی چاہیے۔ کاٹنے سے پیشتر لائنوں کے ٹکڑے کو دھوپ میں رکھ کر گرم کر لیں۔ کٹائی آسانی سے ہوگی۔ اگر موسم سرد ہو تو آگ کے قریب لے جا کر ہلکا سا گرم کر سکتے ہیں۔

شکل 5.43 میں بلاک سے بنے ہوئے ڈیزائن دیے گئے ہیں۔ ان کے بلاک بنا کر مکمل سطح کے ڈیزائن یا پارڈر ڈیزائن بنائیں۔ اس کے علاوہ آپ اپنی پسند کے ڈیزائن بھی بنا سکتے ہیں۔ چھپائی کا کام مکمل کر لینے کے بعد بلاک کو اچھی طرح صاف کر کے رکھیں۔



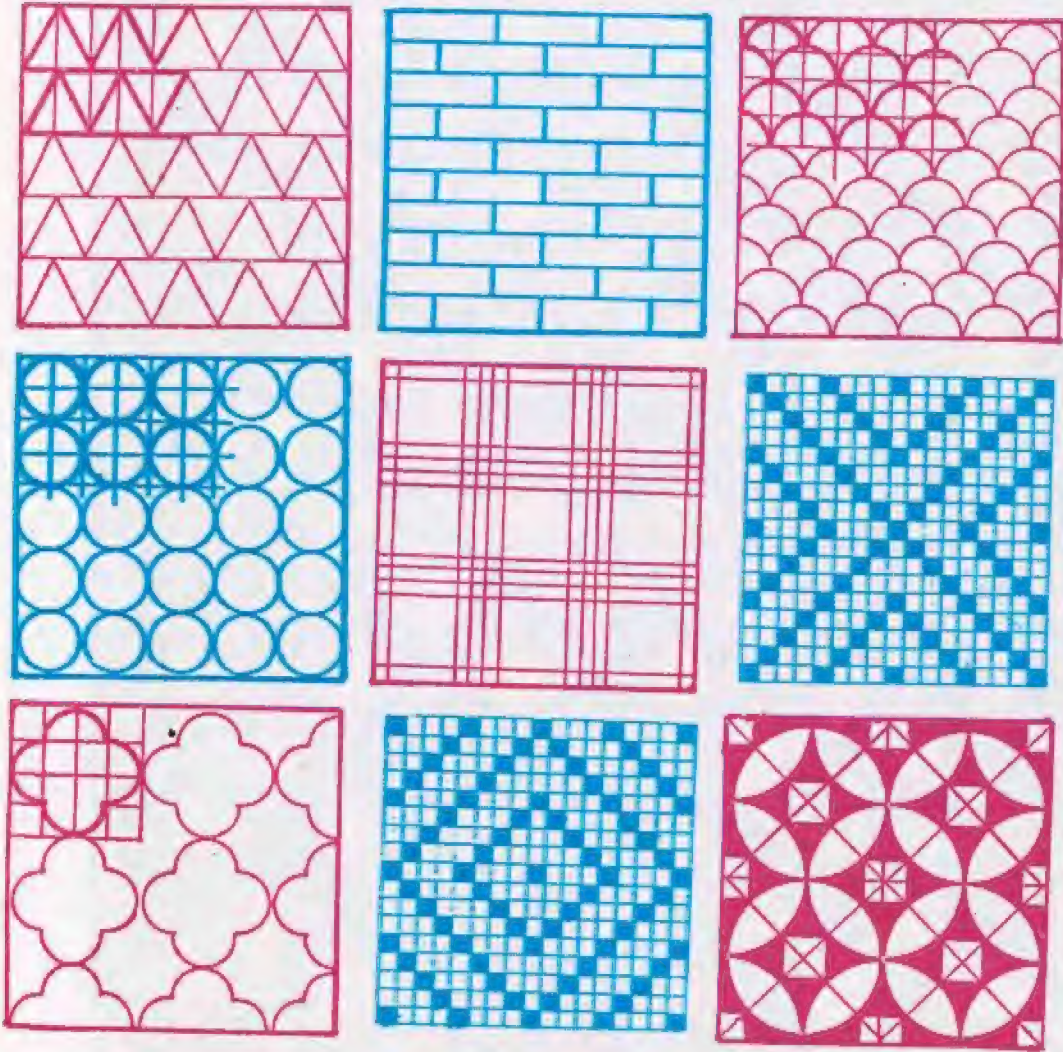
شکل نمبر 5.43

یہ آپ اپنی پسند کے ڈیزائن بھی بنا سکتے ہیں۔

5.14 - مختلف ڈیزائن

شکل نمبر 5.44 تا شکل نمبر 5.51 میں مختلف ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ ان کو دی گئی ہدایات کے مطابق بنائیں

شکل نمبر 5.44 میں دیئے گئے ٹائل ڈیزائنوں کو 250 x 250 ملی میٹر مربع میں بڑا کر کے بنائیں۔ خوبصورتی کے لئے کوئی سے دو یا تین رنگ استعمال کر سکتے ہیں۔



شکل نمبر 5.44

ٹائل ڈیزائن کو 240×180 ملی میٹر کی مستطیل میں بڑا کر کے بنائیں اور
خوبصورتی کے لئے اپنی پسند کے تین رنگ استعمال کریں۔ (شکل نمبر 5.45)



شکل نمبر 5.45

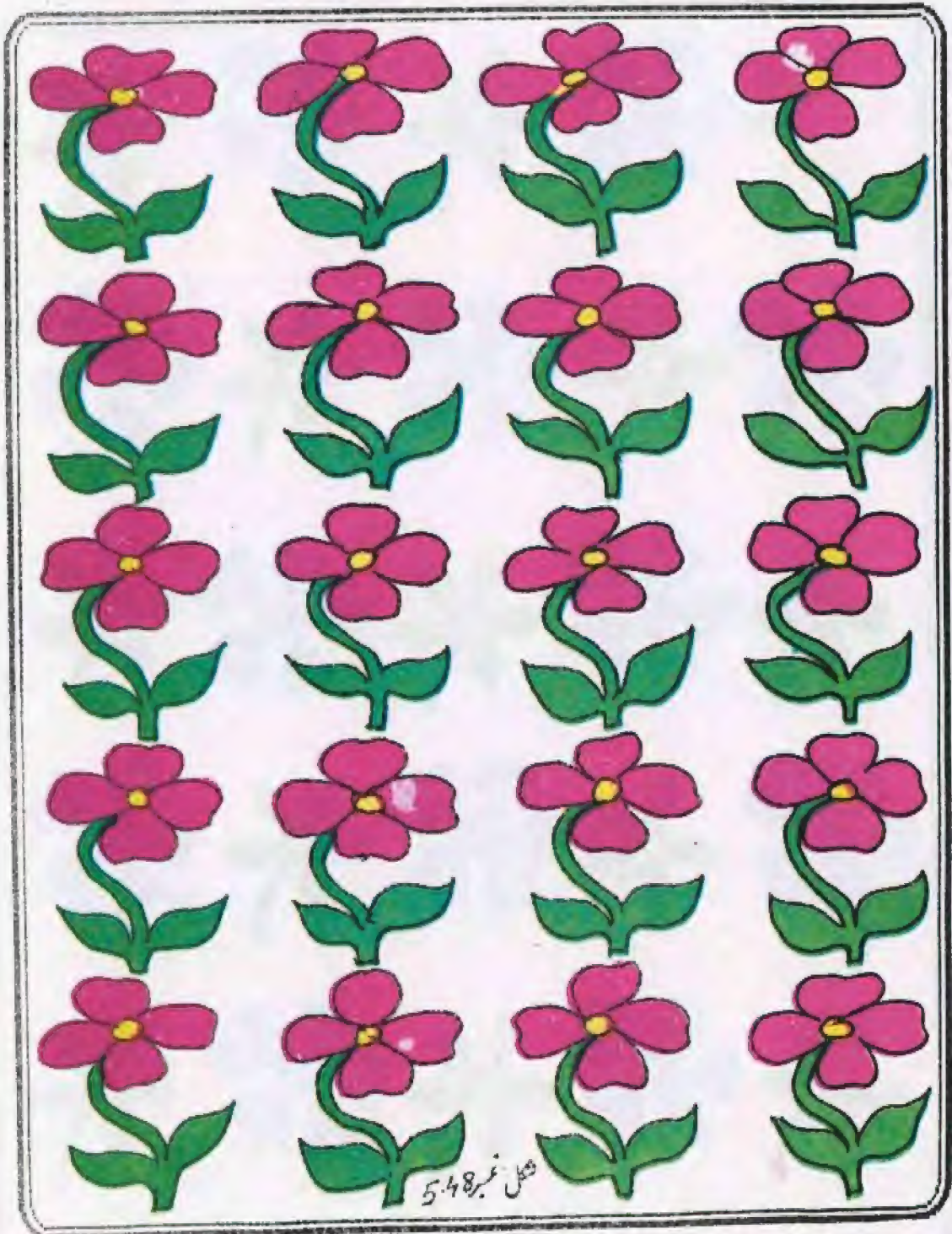
دیتے گئے بارڈر ڈیزائن کو سٹینسل کی مدد سے 300×200
 ملی میٹر کی مستطیل کے اندر چاروں طرف دہرائیں۔ خوبصورتی
 کے لئے تین رنگ استعمال کریں۔ شکل نمبر 5.46

صل نمبر 5.46

نمبر 5.47 میں مختلف بارڈر ڈیزائن دیتے گئے ہیں۔ ان کو 300 x 60 ملی میٹر کی سکیل میں فری ہینڈ یا آلو کے پلاک کی مدد سے یا لائٹو لیم کے پلاک کی مدد سے بنائیں۔



شکل نمبر 5.48۔ کے ٹیکسٹائل ڈیزائن کو فری ہینڈ یا ہلاک یا ٹریسنگ پیپر کی مدد سے 375x250 ملی میٹر کے کاغذ پر بنا کر رنگ بھریں۔

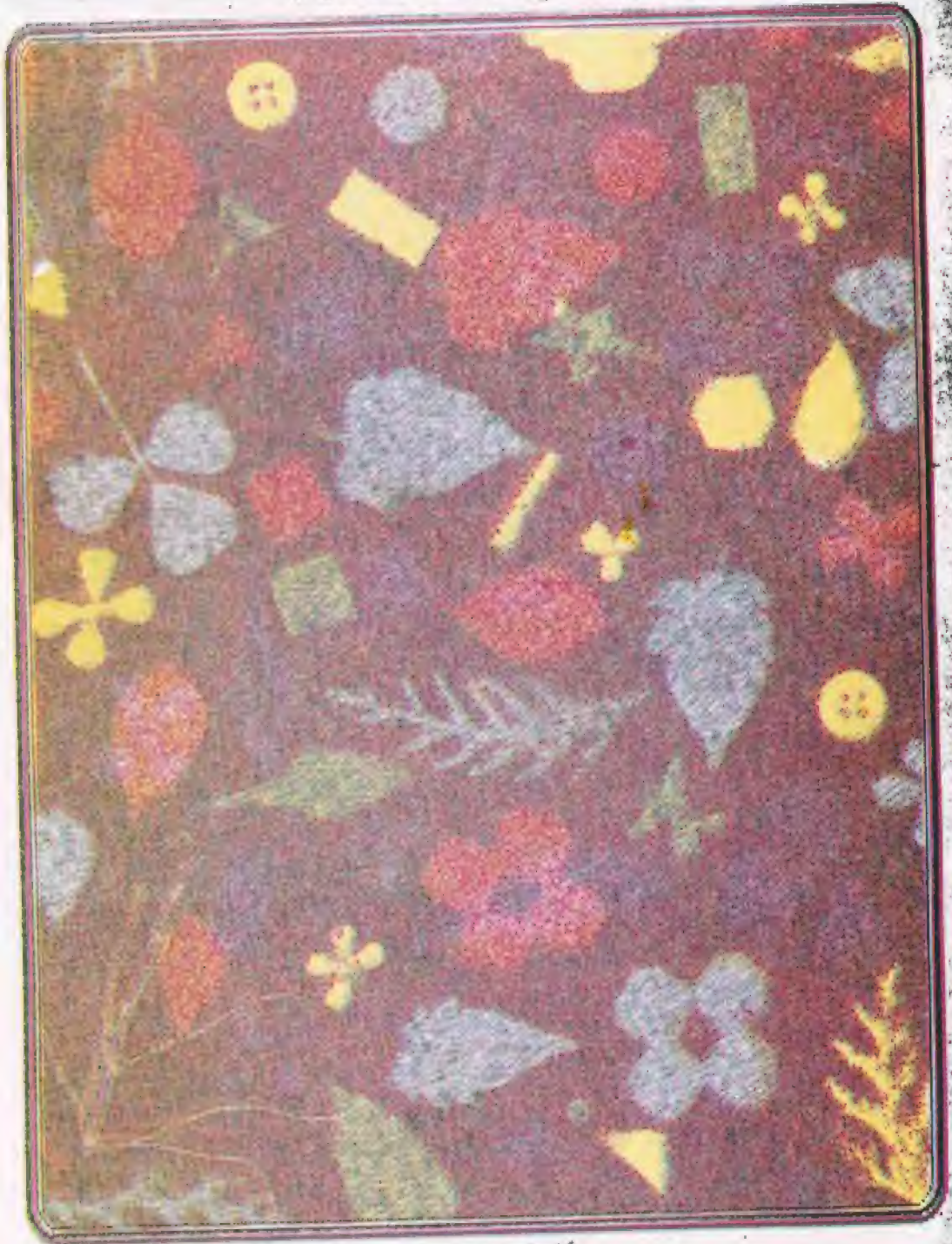


شکل نمبر 5.49 آلو کے ٹپے سے بنا ہوا مکمل سطح کا ڈیزائن (All Over Pattern)

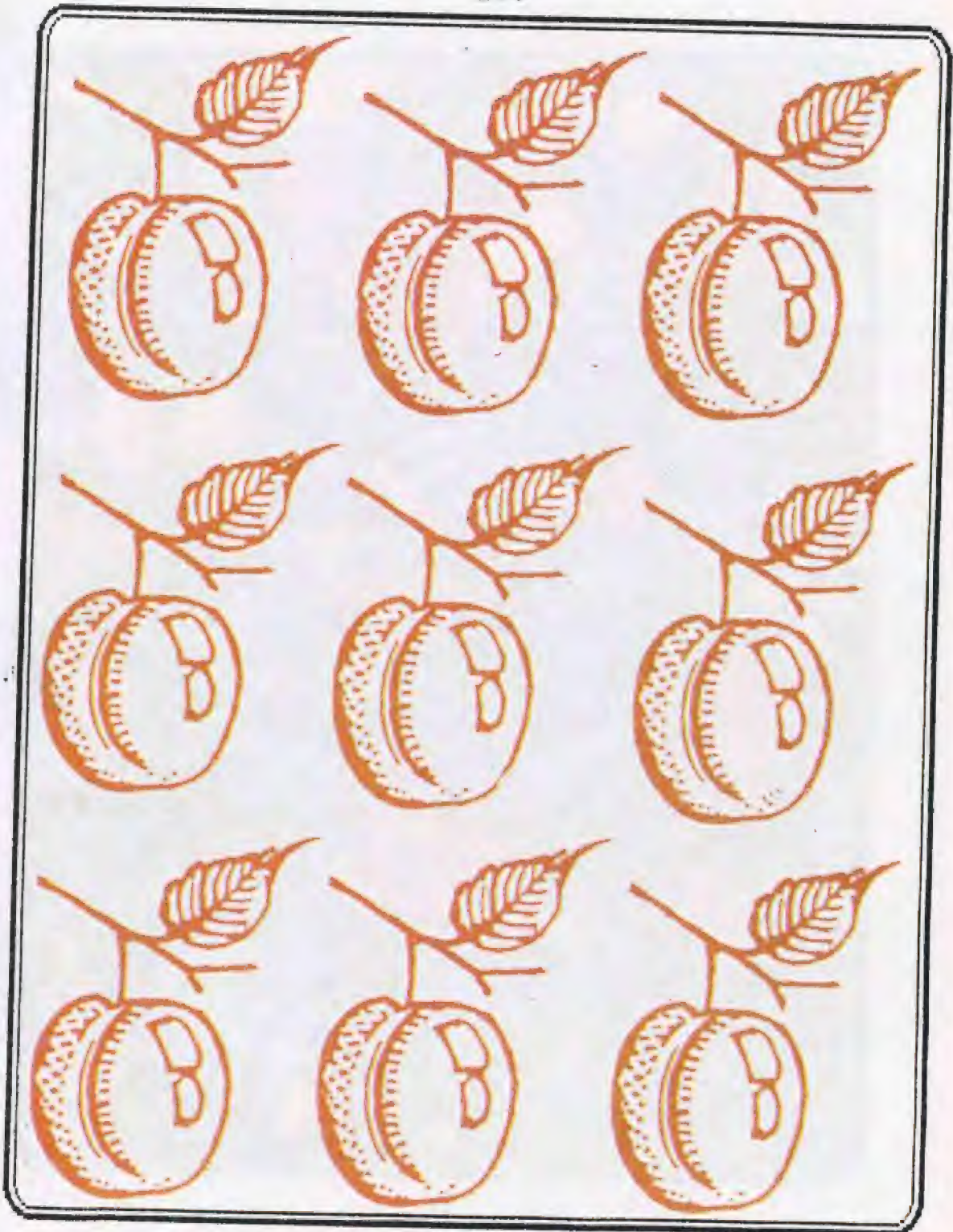


شکل نمبر 5.49

پرے پر نشہ دھونے کاری سے بنا ہوا ڈیزائن



نمبر 5.50



لا تولىم بلاك یرننگ شکل نمبر 5.51

- 1 - 250 x 375 ملی میٹر کاغذ پر آلو کے ٹھپے کی مدد سے پردے کے لئے مکمل سطح کا پھولدار ڈیزائن بنائیں۔ آلو کا ٹھپہ 5 سینٹی میٹر مربع سے کم نہ ہو۔
- 2 - سٹینسل یا آلو کے ٹھپے کی مدد سے قمیض یا دوپٹے کے لئے 30 سینٹی میٹر لمبا اور 6 سینٹی میٹر چوڑا بارڈر ڈیزائن بنائیں۔ ڈیزائن یا کوئی نمونہ فری ہینڈ بھی بنایا جاسکتا ہے۔
- 3 - 250 x 375 ملی میٹر کاغذ پر سٹینسل یا آلو کے ٹھپے کی مدد سے میز پوش کے بارڈر کے لئے پھولدار ڈیزائن بنائیں۔
- 4 - آلو کے ٹھپے یا لائتو لیم بلاک کی مدد سے ٹی کوزی کے لئے 5 x 30 سینٹی میٹر لمبا بارڈر ڈیزائن بنائیں۔
- 5 - 250 x 375 ملی میٹر کاغذ پر جیومیٹرکل اشکال کی مدد سے مکمل سطح کا ڈیزائن بنائیں۔ گلابی، سبز اور ہلکے نیلے رنگ سے ڈیزائن کو خوبصورت بنائیں۔
- 6 - 250 x 375 ملی میٹر کاغذ میں اپنی پسند کی مختلف اکائیوں کی مدد سے کوئی سے تین یا چار رنگوں سے سپرے کر کے ڈیزائن مکمل کریں۔
- 7 - 200 x 300 ملی میٹر کاغذ کے چاروں طرف 6 سینٹی میٹر کے حاشیہ میں بذریعہ سٹینسل یا آلو کے ٹھپے کی مدد سے اپنی پسند کا ٹیکسٹائل بارڈر ڈیزائن بنائیں۔
- 8 - بستر کی چادر کے لئے 30 سینٹی میٹر لمبا اور 6 سینٹی میٹر چوڑا بارڈر ڈیزائن بذریعہ سٹینسل تین رنگوں میں بنائیں۔
- 9 - لائتو بلاک کی مدد سے 250 x 375 ملی میٹر کاغذ پر مکمل سطح کا (All over Pattern) ڈیزائن بنائیں۔
- 10 - فرش کی دری کا بارڈر جیومیٹرکل اشکال میں بنا کر چار رنگوں سے خوبصورت بنائیں۔
- 11 - سٹینسل کی مدد سے پھول اور پتیوں کے ساتھ شال کے بارڈر کے لئے ڈیزائن بنائیں۔
- 12 - 250 x 375 سینٹی میٹر کاغذ پر جیومیٹرکل اشکال کی مدد سے تین یا چار رنگوں میں فرشی نمونوں کا ایک خوبصورت مکمل سطح کا ڈیزائن بنائیں۔

فنون لطیفہ کی تاریخ (HISTORY OF ART)

تاریخی پس منظر:

فنون لطیفہ کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ انسانی تاریخ، فنون لطیفہ کا شوق ہر انسان میں پیدا تھی طور پر موجود ہوتا ہے۔ ہتھکے زمانے میں بھی انسان اس فطری جذبے کو کسی نہ کسی طرح پورا کرتا رہا۔ پرانی سنگ تراشی اور غاروں کی پرانی نقاشیاں اس دور کے فنون لطیفہ اور انسانی معاشرت کا حال بتاتی ہیں۔ مومنجو داڑو اور ہڑپہ سے ملنے والی اشیا اور تصویری نمونے جو تقریباً تین ہزار سال قبل مسیح کے بنے ہوئے ہیں فنی لحاظ سے بڑے خوبصورت ہیں۔ ان کو بنانے میں خط، قوس، دائرہ اور نصف دائرہ وغیرہ استعمال کئے گئے ہیں۔ برتنوں پر پھول پتیاں اور بعض پر پرندوں کی اشکال بنی ہوتی ہیں۔ یہ اشیا اس بات کی شاہد ہیں کہ ان لوگوں میں بناؤ سنگھار، جذبات نگاری اور چیزوں کو خوبصورت بنانے کا جذبہ کافی حد تک موجود تھا۔



آریہ دور کے لوگ ذہنی اور خیالی نقاشیاں بنانے میں کمال درجے کی مہارت رکھتے تھے۔ ان کی نقاشیوں کے موضوعات اکثر دنیاوی ہوتے۔ آریہ دور کے بعد آنے والی نسلوں نے بھی اس طرف توجہ دی۔ گوتم بدھ کے زمانے میں گوتم بدھ کے روکنے کے باوجود اس کے پیروکاروں نے اسے اپنایا اور بعد میں ہتھکوں کی مضبوط چٹانوں کو کلاں کر اجٹلا اور، جاگر اور سگریا کے مشہور و معروف مندروں کی دیواروں کو سجاایا۔

اجٹلا کے غار کی تصویر شکل نمبر 6.1

اجٹلا کے غار جو جنوبی ہندوستان میں دکن کے قریب شکھ پہاڑوں میں واقع ہیں۔ فنون لطیفہ

کی باکمال تصویر پیش کرتے ہیں۔ اس دور کے مصوّر رنگوں کی ملاوٹ، چہروں کے تاثرات، غمی، خوشی کے جذبات اور مذہبی رسومات اس انداز سے پیش کرتے کہ دیکھنے والے کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتیں۔ اجٹا کے غاروں کی تعداد 29 ہے۔ ان کی لھاویر انسانی زندگی کے ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ہر غار کا منظر حسین اور مختلف ہے۔ بعض غار بہت پرانے اور خستہ ہو چکے ہیں۔ شکل نمبر 6.1 کی لھاویر اجٹا کے غاروں سے لی گئی ہیں۔ اجٹا میں فنون لطیفہ کے سنہری دور کے بعد برصغیر پاک و ہند میں بدھ مذہب کا زوال اور ہندو مذہب کا آغاز شروع ہوتا ہے۔ لہذا ہندو مذہب میں فنِ بُت تراشی، اور فنِ تعمیرات کو کافی فروغ ملا۔ جبکہ مصوری تقریباً ختم ہو کر رہ گئی۔ کچھ کام دیواری لھاویر کا بھی ہوا جو بعد میں ختم ہو گیا۔ اس دور میں مصوّر انتہائی چھوٹی چھوٹی لھاویر بنانے لگے جو پام اور تاڑ کے پتوں پر تھیں۔ ان میں سرخ، سفید، زرد، سبز، گلابی رنگ استعمال کرتے۔ ایسی لھاویر بنگال، بہار اور نیپال سے ملی ہیں۔ پندرہویں صدی میں ایک بار پھر فنِ مصوری کو ترقی ملی۔ مغل دور سے پہلے گجرات اور کاشیاواڑ میں فنونِ لطیفہ کا کافی دور دورہ تھا۔ گجراتی مصوّروں نے جین مت کی بہت سے کتابوں کو سجایا اور ان میں بہت سی نادر تصویروں کا اضافہ کیا۔ بعد ازاں مغل مصوّروں نے وہاں پہنچ کر کام سنبھال لیا۔

6.1 - مغل بادشاہ اور فنونِ لطیفہ :

شہنشاہ ظہیرالدین بابر وسط ایشیا میں فرغانہ کے مقام پر پیدا ہوا۔ جب اس نے 1526 عیسوی میں ہندوستان فتح کیا تو ایرانی تہذیب و تمدن ہمراہ لایا۔ بابر صرف چار سال تک حکومت کر سکا۔ یہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح مصوری کا عاشق اور شیدائی تھا۔ اس کے علاوہ ایک اعلیٰ سیاست دان اور قابلِ فلاسفر بھی تھا۔ بابر کی ذاتی لاتبریری میں بے شمار کتب اور بہزاد جیسے مصوّر کی لھاویر بھی شامل تھیں۔ اس دور میں فنونِ لطیفہ کو کافی فروغ ملا۔

1530 عیسوی میں اس کا بیٹا ہمایوں تخت نشین ہوا اور دس سال حکومت کی۔ بنگال کے سردار شیر شاہ سوری سے شکست کھانے کے بعد ایران چلا گیا اور شاہ تھمسپ کے پاس پناہ لی۔ اس دوران اس کی ملاقات شاہ تھمسپ کے درباری مصوّر میر سید علی اور عبدالصمد شیرازی سے ہوئی۔ 14 سال بعد

جب ہمایوں نے دوبارہ ہندوستان کو فتح کیا تو ان دو مصوروں کو بھی اپنے ہمراہ لے آیا۔ یوں برصغیر میں باقاعدہ فنون لطیفہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ایرانی مصوروں کا برصغیر کے مصوروں پر کافی اثر پڑا۔ اس سے ایک نئی طرز کا آغاز ہوا جسے مغل آرٹ کہتے ہیں۔ (شکل نمبر 6.2)

میر سید علی بہت قابل مصور تھا۔ اس کے باعث ہمایوں نے اسے نادر الملک کا خطاب دیا۔ اس نے امیر حمزہ نامی کتاب کو مصور کرنا شروع کیا اور اکبر کے عہد حکومت میں اس پر کام مکمل ہوا۔ اس کام پر 25 سال صرف ہوئے۔

1556 عیسوی میں جب جلال الدین اکبر بادشاہ بنا تو اس نے نہ صرف ملک کی سیاسی طاقت کو یکجا کیا بلکہ ہندوستان کے آرٹ اور تہذیب و تمدن پر بھی گہرا اثر ڈالا۔ اس نے ہر تہذیب سے خلوص اور محبت کا اظہار کیا۔ اکبر کو دوسرے مذاہب میں بھی گہری دلچسپی تھی۔ 1580 عیسوی میں گوا سے ایک عیسائی وفد دربار اکبری میں حاضر ہوا اور بائبل کی ایک جلد اور دو ہاتھ سے بنی ہوئی لٹھادیر بطور تحفہ پیش کیں۔ جنہیں اس نے خوشی سے قبول کیا۔ اکبر نے اپنے محلات کے درودیوار کو سجانے کے لئے ان پر لٹھادیر بنوائیں۔ اکبر مصوروں کا کام ہفتہ وار دیکھتا اور جانچ پڑتال کے بعد جس مصور کا کام اچھا ہوتا اس کی تحفہ بڑھا دیتا۔ نیز محنت سے کام کرنے والے مصوروں کو انعام و کرام سے بھی نوازتا۔

اکبر کے دربار میں ہندوستان اور ایران دونوں ممالک کے مصور دوش بدوش کام کر رہے تھے اور ان کی تعداد ایک سو سے بھی زائد تھی جو کتابوں اور مسودات کو مصور کرنے میں مصروف رہتے۔ اکبر کو تاریخ سے گہری دلچسپی تھی اس لئے بہت سی دوسری زبانوں کی تاریخ کی کتابوں کا نہ صرف ترجمہ کروایا بلکہ ان کو لٹھادیر سے بھی سجایا۔ ہندی کتاب مہا بھارت کا ترجمہ کرایا گیا اور اسے بے شمار لٹھادیر سے سجایا۔ اس کتاب کی اکبر کی ذاتی جلد بے پور کی لاتبری میں موجود ہے۔ امیر حمزہ نامی کتاب کو پچاس سے زائد مصوروں نے مل کر مصور کیا۔ اس کی لٹھادیر کا سائز 32 x 28 انچ ہے اور تعداد ایک ہزار چار سو سے زائد ہے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سی کتابوں کا ترجمہ ہوا اور انہیں خوبصورت لٹھادیر سے مزین کیا گیا۔ مغل دور میں ایک لٹھادیر پر کتنی کتنی مصور کام کرتے تھے۔ ایک خاکہ بناتا، دوسرا لباس کا رنگ بھرتا، تیسرا چہرے کی مشابہت پیدا کرتا اور چوتھا چہرے میں رنگ بھرتا۔ اس طرح ہر کوئی اپنا اپنا حصہ مکمل کرتا۔ اسی دور میں یورپ کی مصوری مغل مصوری پر اثر انداز ہوئی



Princess Zebunnisa, daughter of Emperor Aurangzeb, and a famous poetess.

مغل آرٹ

شکل نمبر 6.2

کیونکہ اس دور میں انگریز اور دیگر یورپی اقوام نے ہندوستان آنا شروع کر دیا تھا۔

1605 عیسوی میں اکبر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا سلیم جہانگیر کا لقب اختیار کر کے تخت نشین ہوا۔ یہ بھی باپ کی طرح مصوری سے دلی لگاؤ رکھتا تھا۔ اس نے بھی بہت سے مسودات کو اکٹھا کیا اور انہیں مصور کروایا۔ اس نے اپنے مصوروں کی خاطر یورپ سے روغنی رنگوں سے تیار شدہ لٹھائیر منکواتیں۔ جہانگیر اپنی کتاب تزک جہانگیری میں لکھتا ہے۔ ”مصوری میں میرا مطالعہ اس قدر گہرا ہے کہ لٹھائیر دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ اس کے کون کون سے حصے کن کن مصوروں کے مؤثر قلم کا نتیجہ ہیں۔“

جہانگیر کے درباری مصوروں میں ابوالحسن، بشن داس، فرخ بیگ، استاد منصور، آغا رضا، آنت اور منوہر لال قابل ذکر ہیں۔ جہانگیر نے ابوالحسن کو اس کی فنی قابلیت کی بنا پر نادر الزمان کا خطاب دیا۔ جہانگیر کا زیادہ لگاؤ تاریخی واقعات سے تھا۔ وہ جب بھی اپنے سفر پر نکلتا دو تین مصور اپنے ساتھ لے لیتا تاکہ وقوع پذیر واقعات کی موقع پر ہی لٹھائیر کشی کر سکیں۔ منصور جہانگیر کا ایک خاص مصور تھا۔ جو جانوروں کی لٹھائیر کشی میں بڑا ماہر تھا۔ اس نے جانوروں خصوصاً پرندوں کی لٹھائیر کے کئی اہم بنا کر جہانگیر کی خدمت میں پیش کئے۔ مغل مصوری کی ایک لٹھائیر شکل نمبر 6.2 میں دی گئی ہے۔

1627 عیسوی میں جہانگیر کے بعد اس کا بیٹا شہزادہ خرم شاہ جہان کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ شاہ جہان کو مصوری کی بجائے فن تعمیر سے زیادہ دلچسپی تھی۔ شاہ جہان کے زمانے کی لٹھائیروں میں وہ کشش اور جاذبیت نہیں ہے جو جہانگیر کے زمانے میں تھی۔ شاہ جہان انجینئر بادشاہ تھا۔ اس نے بہت سی عظیم الشان عمارتیں بنوائیں۔ مثلاً آگرہ میں تاج محل جس کا دنیا کے عجائبات میں شمار ہوتا ہے۔ دہلی میں لال قلعہ اور جامع مسجد لاہور میں مقبرہ جہانگیر اور شالا مارباغ بنوائے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے عمارتیں بنوائیں۔

1658 عیسوی میں خاندان مغلیہ کے دور عروج کا آخری تاجدار محی الدین اورنگ زیب عالمگیر تخت نشین ہوا۔ اسے فنون لطیفہ سے کوئی خاص دلچسپی نہ تھی۔ اس لئے شاہی سرپرستی نہ ہونے کی وجہ سے آرٹ زوال پذیر ہونا شروع ہوا۔ ان حالات میں درباری مصور بالکل بے یارومدد گار ہو گئے۔ انہوں نے شاہی دربار کو خدا حافظ کہہ کر ذاتی کام شروع کر دیا۔ مگر رنگوں کی گرانی اور زیادہ قیمتوں کا مقابلہ نہ کر سکے اور کچھ وقت کے لئے ہندوستان میں فنون لطیفہ کا کام بالکل دب گیا۔ لیکن جلد ہی یہ مصور

کشمیر، جموں، گجرات اور راجپوتانہ جا پہنچے۔ جہاں انہوں نے پہاڑی گجراتی اور راجپوتی ناموں سے اپنے کام کو جاری رکھا۔ اکثر مصوّر ذریعہ معاش کی خاطر عوام کی دلچسپی کی چیزیں بنانے کو ترجیح دینے لگے۔ 1858ء میں انگریزوں نے ہندوستان فتح کر کے مغلیہ حکومت کا خاتمہ کر دیا اور اپنے دورِ اقتدار میں مغربی فنونِ لطیفہ کو رائج کیا۔

6.2۔ پاکستانی فنونِ لطیفہ :

پاکستان بننے سے پہلے انگریزوں نے اپنے دورِ اقتدار میں انتہائی بے دردی سے مشرقی فنونِ لطیفہ کو مسح کیا اور مغربی فنونِ لطیفہ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ ہماری نئی نسل نے مغربی فنونِ لطیفہ کی تقلید کو ہی کمال فن سمجھنا شروع کر دیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ ردِ عمل بھی ہوا کہ برصغیر کے مسلمانوں میں اپنے اصناف کی فنی روایات اور اقدار کو زندہ رکھنے کا جذبہ جاگ اٹھا۔ لہذا مسلسل محنت اور جدوجہد کے بعد 1947ء کو اپنا ایک آزاد اور علیحدہ ملک پاکستان حاصل کر لیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد حالات اور مسائل نے ہر طبقہ فکر پر گہرا اثر ڈالا۔ فنی ماہرین نے مالی وسائل نہ ہونے کے باوجود اپنی صلاحیتوں، قابلیتوں کو تعمیر وطن کے لئے وقف کر دیا۔ لاہور، کراچی، کوئٹہ اور ڈھاکہ میں بالترتیب آرٹ کونسل، آرٹ سوسائٹی اور آرٹ گروپ قائم کئے گئے تاکہ مسلمانوں کی فنی روایات کو از سر نو زندہ کیا جاسکے۔ ان اداروں کی وجہ سے پاکستانی مصوّر ایک نئی سوچ، جوش اور جذبے کے ساتھ فنونِ لطیفہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ لاہور کے مشہور مصوّر عبدالرحمان چغتائی نے مغل دور کی فنِ مصوری کو از سر نو زندہ کیا اور ایک نئے مسلم طرز کی بنیاد ڈالی۔ چغتائی آرٹ کا ایک نمونہ شکل نمبر 6.3 میں دیا گیا ہے۔

پاکستان کے دوسرے بڑے مصوّر استاد اللہ بخش تھے۔ جنہوں نے پنجاب کے حسین نظاروں، ہنسی مسکراتی اور معذور لوگوں کے حالات زندگی کی اس قدر خوبصورت انداز میں تصویر کشی کی کہ دیکھنے والے کو اصل شے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں آج بھی اس فن کا استاد کہا جاتا ہے۔ ان کی بنائی ہوئی تصویر شکل نمبر 6.4 میں دی گئی ہیں۔

عبدالرحمان چغتائی اور استاد اللہ بخش کے علاوہ اور بھی کئی مصوّر ایسے ہیں جنہوں نے اپنی



پتھانی آرٹ شکل نمبر 6.3



استاد اللہ بخش کی پینٹنگ شکل نمبر 6.4

زندگیوں کو اس فن کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ ان میں فیضی رحمان، پروفیسر حسن عسکری، شاکر علی، پروفیسر احمد خان، حاجی محمد شریف، زین العابدین اور صادقین قابل ذکر ہیں۔



صافیں

شکل نمبر 6.5

6.3۔ فن خطاطی :

فنون لطیفہ کی ایک اہم شاخ فن خطاطی بھی ہے۔ اس کی اہمیت اور ضرورت حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عمل سے واضح ہے۔ حضور بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے قیدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جو جنگی قیدی دس دس مسلمانوں کو لکھنا اور پڑھنا سکھائے گا اسے رہا کر دیا جائے گا۔ اس سے فن خطاطی کی اہمیت کا آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کتابت کی ترویج و اشاعت اور اس کے شُمن و جمال پر خصوصی توجہ فرماتے تھے۔ نزول وحی کے فوراً بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اچھے لکھنے والے صحابی کو وحی لکھواتے۔ اس طرح چالیس کے قریب صحابہ کرام کو کاتبانِ وحی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے عربی رسم الخط کے ارتقاء کا نیا دور شروع ہوتا ہے۔ جب آپ نے رحلت فرمائی تو اس وقت مسلمانوں کے اندر کتابت کی ضرورت کا احساس اور شوق عام ہو چکا تھا۔ اسلام سے پہلے کے بھی لکھائی کے کئی نمونے ملتے ہیں۔ جیسا کہ شکل نمبر 6.6 سے ظاہر ہے۔

800 سال قبل اسلام لکھی جانے والی لکھائی کا نمونہ شکل نمبر 6.6 میں دیا گیا ہے۔ بعد میں فنِ خطاطی

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

شکل نمبر 6.6

کی ارتقائی منزل خطِ نبی سے شروع ہوتی ہے اور خطِ حیری، حمیری اور خطِ کوفی تک پہنچتی ہے۔ لہذا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

خط کوفی

شکل نمبر 6.7

چوتھی صدی ہجری تک قرآن پاک خطِ کوفی میں تحریر کیا جاتا رہا جیسا کہ شکل نمبر 6.7 سے ظاہر ہے۔

خط کوفی

شکل نمبر 6.7

بسم الله الرحمن الرحيم

خطِ ثعلبی

خط ثعلبی

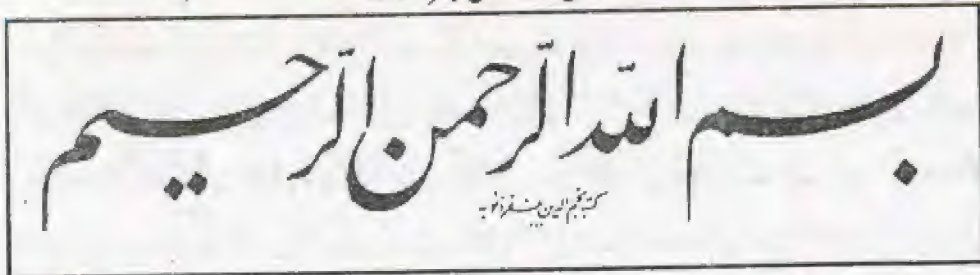
بسم الله الرحمن الرحيم

بغداد کے رہنے والے ایک شخص ابنِ مُقلہ (310ھ/922ء) نے جو تین عباسی خلفاء کے دور میں وزارتِ عقلی پر فائز رہ چکا تھا۔ اس نے خطِ کوفی میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کیں اور عربی رسم الخط کے اصول و ضوابط مقرر کئے اور حروف کی تحریر میں قلم کے خط کو ناپ کی اکائی قرار دیا۔ خطِ کوفی کی جگہ خطِ نسخ کو ایجاد کیا۔ لہذا گزشتہ ہزار سال سے قرآن پاک خطِ نسخ ہی میں تحریر کیا جا رہا ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 6.8 سے ظاہر ہے۔ ابنِ مُقلہ نے خطِ نسخ، محقق، ریحان، ثلث، توقیع، رقاع اور غبار ایجاد کئے۔

آٹھویں صدی ہجری میں ایران میں ایک خط جسے تعلیق کہتے ہیں رواج پذیر ہوا۔ شکل نمبر 6.9۔ نویں صدی ہجری میں ایرانیوں نے خطِ نسخ اور خطِ تعلیق کی امتیازی خوبیوں کو یکجا کر کے ایک نیا خط ایجاد کیا جسے خطِ نستعلیق کہتے ہیں۔ شکل نمبر 6.10۔ اس خط کو حافظ میر علی تبریزی نے ایجاد کیا اور جوں جوں مسلمان بادشاہ برصغیر میں آتے رہے خطِ نسخ اور خطِ نستعلیق متعارف ہوتے رہے۔ خاص کر مغلیہ دور میں فنِ خطاطی کو بڑی قدر و منزلت حاصل ہوئی۔ شہنشاہِ بابر، شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر اور آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر فنِ خطاطی کے بہت بڑے ماہر سمجھے جاتے تھے۔



خطِ نسخ شکل نمبر 6.8



خطِ تعلیق شکل نمبر 6.9

کیا مفت کا زبڈوں نے الزم لیا
تسبیح کے دانوں سے عیش کام لیا

بر خلق خدا بجز کونوی
مردان خدائی پسند

مرزوری

نوازش دل با کن کہ دل نواز توئی
بسا کار عین سبک کار ساز توئی

خط نستعلیق شکل نمبر 6.10

انگریزی دور میں اردو نائپ ایجاد ہوا جس نے فن خطاطی کو بہت نقصان پہنچایا، مگر خط نستعلیق جو صدیوں سے لوگوں کے ذوق جمیل کا حصہ بن چکا تھا دلوں سے نہ نکل سکا۔ آج بھی پاکستان، ہندوستان، ترکی، ایران اور افغانستان میں خط نستعلیق کو قبول عام حاصل ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں اعجاز رقم لکھنوی، محمد یوسف سیدی، عبد المجید پروین رقم، محمد صدیق الماس رقم اور تاج الدین زریں رقم نے فن خطاطی کو اورج کمال تک پہنچایا۔ مذکورہ خطاط حضرات کے بہت سے شاگرد اور دوسرے بہت سے مایہ ناز خطاط اس وقت فن خطاطی کی خدمت میں مصروف کار ہیں۔ عہد حاضر میں جمیل احمد قریشی، سید انور حسین، صوفی خورشید عالم، اور خورشید عالم گوہر قلم فن خطاطی میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ پاکستان میں خطاطی کے سب سے بڑے اور اعلیٰ نمونے دربار حضرت داتا گنج بخشؒ پر تحریر کیے گئے ہیں۔ خطاط حضرات کے ساتھ ساتھ مصور خطاط حضرات بھی اس فن میں کامیاب تجربات کر رہے ہیں اور خطاطی اور مصوری کے باہمی رابطہ سے ایک نیا احواج پیدا کر رہے ہیں۔ یہ خطاطی کا ایک فرحت افروز نظارہ ہے۔ جیسا کہ شکل نمبر 6.1 سے ظاہر ہے۔ یہ لوگ قلم کے دھنی



اور مو قلم کے استعمال کے ماہر ہیں۔ جناب شاکر علی مرحوم اور حنیف رامے جدید مصورانہ خطاطی کے بانی تھور کتے جاتے ہیں۔ انہوں نے قرآنی آیات کو جدید مصورانہ خطاطی کے رویہ میں ڈھالا۔ ان کے ساتھ ساتھ جناب صادقین نے مصور خطاط ہونے کی حیثیت سے وہ شہرت حاصل کی جو کسی اور کو نصیب نہ ہو سکی۔ اسلم کمال نے جدید خطاطی کو ایک نیا رجحان دیا۔ اور جمیل احمد قریشی نے خط تفرید ایجاد کر کے مصورانہ خطاطی کے دائرہ کو وسیع تر کر دیا۔ شکل نمبر 6.12۔ اس وقت اور بھی بہت سے لوگ اس فن کی طرف مائل ہیں اور اپنے رجحانات کو اس طرف ڈھال رہے ہیں اور یہ فن بلندیوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔



خط تفرید شکل نمبر 6.12

فنون لطیفہ کا تاریخی پس منظر بیان کریں۔
 مغل بادشاہوں نے فنون لطیفہ پر کس قدر توجہ دی؟ وضاحت سے تحریر کریں۔
 پاکستانی فنون لطیفہ پر نوٹ لکھیں۔
 فن خطاطی اور اس کا پس منظر بیان کریں۔ نیز خط آرٹ میں کن مصوروں نے نمایاں کردار ادا کیا

وادی سندھ کی تہذیب (Indus Valley Civilization)

تاریخی پس منظر :

پاکستان کی سرزمین پر پانی جانے والی قدیم ترین تہذیب کے آثار بلوچستان کے پہاڑوں کی وادیوں میں ملے ہیں۔ یہ تہذیب آج سے چھ ہزار سال پہلے موجود تھی۔ یہ لوگ چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رہتے تھے۔ اس لئے اسے چھوٹی بستیوں کی تہذیب بھی کہتے ہیں۔ کوٹ ڈیہی کے مقام پر کھدائی سے جو اشیاء برآمد ہوئی ہیں وہ تقریباً 5 ہزار سال پہلے کی ہیں۔ اس کے بعد پاکستان کی مشہور ترین تہذیب نے وادی سندھ کے علاقہ میں جنم لیا۔ یہ وہ علاقہ ہے جسے دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا سیراب کرتے ہیں۔ علاقہ کی نسبت سے اسے وادی سندھ کی تہذیب کہتے ہیں۔ یہ تہذیب تقریباً تین ہزار سال پہلے ایک عظیم تہذیب کا گوارہ رہ چکی ہے۔ اس کی نمایاں خصوصیات اس کی شہری منصوبہ بندی اور اس میں زیر زمین پانی کا نکاس ہے۔ اس تہذیب کا اثر کم از کم 1600 کھو میٹر کی وسعت میں پھیلا ہوا ہے۔ وادی سندھ کا یہ علاقہ افغانستان اور ایران کی سطح مرتفع کے مشرق میں واقع ہے۔ شمال میں ہمالیہ، مغرب میں بلوچستان اور مشرق میں راجپوتانہ کے صحرا اس کی قدرتی حد بناتے ہیں۔ اس علاقہ میں بہت سے چھوٹے بڑے شہر آباد تھے۔ لیکن دو مرکز بہت اہم تھے۔ ایک موہنجو داڑو اور دوسرا ہڑپہ۔ ان کی آبادی چار چار کھو میٹر کے رقبہ میں پھیلی ہوئی تھی۔

7.1 - موہنجو داڑو :

یہ قدیم شہر شمالی سندھ ضلع لاڑکانہ میں کراچی، کوئٹہ ریلوے لائن پر ڈوکری سٹیشن سے تقریباً 10 کھو میٹر دور واقع ہے۔ دریائے سندھ اس کے مشرق میں بہتا ہے۔ اس شہر کے کھنڈرات کو دریائے سندھ کی کسی قدیم طغیانی نے دو بڑے حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ یعنی بالائی شہر اور نشیمن شہر۔ بالائی شہر ایک ٹیلے پر قدیم آبادی کے مغربی سرے پر واقع ہے۔ اس میں اسٹوپا، بڑا حوض،

درگاہ اور ستونوں والا ہال خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس طرح نشیبی شہر میں **ہاشمی کھت**، دو کانیں، چوڑی سڑکیں، گلیاں اور بے شمار کنویں ہیں جو پکی اینٹوں سے بنے ہوئے **ہاشمی** تہذیب کی دریافت اس اسٹوپا کی محارت کی مرہون منت ہے جو ان کھنڈرات پر بنایا گیا ہے۔ یہ **ہاشمی** زمین سے 22 میٹر بلند ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسٹوپا یہاں کی قدیم عمارتوں کے لمبے **ہاشمی** تیار کیا گیا ہے۔

اسٹوپا کے شمال مشرقی کنارے پر ایک بڑا حوض واقع ہے۔ یہ حوض وادی سندھ کی تہذیب کے وسطی عہد کی یادگار ہے۔ یہ حوض نو میٹر لمبا اور سات میٹر چوڑا ہے اور اس میں سے پانی کی نکاسی کا انتظام زیر زمین نالیوں سے کیا گیا ہے۔ اس حوض کے تعمیری اہتمام سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ موہنجو داڑو کے لوگوں میں غسل کو مذہبی حیثیت حاصل تھی۔

7.2 - ہڑپہ :

وادی سندھ کی قدیم تہذیب کا دوسرا مقام ہڑپہ ہے۔ جو ضلع ساہیوال سے 24 کلو میٹر دور دریائے راوی کی **ہڑپہ** میں واقع ہے۔ یہ کراچی، لاہور ریلوے لائن کے اسٹیشن ہڑپہ سے 6 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ہڑپہ سے وادی سندھ کے قدیم باشندوں کا کافی اثاثہ دریافت ہوا ہے۔ جن میں مٹی کے پکے ہوئے برتن، مہریں دوڑنے کرنے والے اوزان، تانبے اور کانسی کی اشیا کھانڈیاں، برچھے، خنجر، دراتی، چوڑیاں، کانوں کے آویزے، انگوٹھیاں اور گھریلو استعمال کے برتن شامل ہیں۔ اس اثاثے کی روشنی میں اس قدیم تہذیب کے متعدد پہلو اُبھاگر ہوتے ہیں۔

7.3 - شہری منصوبہ بندی :

موہنجو داڑو اور ہڑپہ دونوں شہر چار چار کلو میٹر میل کے رقبے میں پھیلے ہوئے تھے۔ ان کی آبادی کافی گنجان تھی۔ ان شہروں میں بسنے والے بہت تہذیب یافتہ تھے اور کئی فنون سے واقفیت رکھتے تھے۔ فنِ تعمیر سے بہت اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ اینٹیں بنانے اور انہیں پکانے کا فن جانتے تھے۔ دیواریں بنانے کے لئے آڑی ترچھی اینٹوں کی چٹائی جانتے تھے۔ دیواریں بنانے سے پہلے گہری اور مضبوط بنیادیں بنانے کا بھی انہیں علم تھا۔ فرش اور چھتیں پختہ **ہاشمی** بنانے اور پانی کے نکاس کے لئے انہیں ڈھلوان بنانا جانتے تھے۔ دیواروں کو ہموار سطح دینے کے **ہاشمی** ان پر مٹی اور بھوسے

کا لپ کر دیتے تھے۔ مکان بناتے وقت اس کی ظاہری خوبصورتی پر خاص دھیان دیتے اور مکینوں کے آرام کو پیش نظر رکھتے۔ مکانوں میں روشنی اور ہوا کا معقول انتظام کرتے۔ مکینوں کی صحت اور صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا۔ گندے پانی کے نکاس کا ہر گھر میں ضروری انتظام ہوتا۔ ہر بڑے گھر میں پینے کے پانی کے لئے کنویں بناتے جاتے۔ چند چھوٹے گھروں کے لئے ان کے نزدیک ایک الگ جگہ پر مشترکہ کنواں بنوا دیتے۔ نہانے کے لئے ہر گھر میں غسلخانہ ضرور ہوتا جو عموماً بیرونی گلی کی طرف بنایا جاتا تاکہ پانی کا نکاس آسانی سے ہو سکے۔ گندے اور بارش کے پانی کے نکاس کے لئے نالیاں اور پرنا لے بناتے جنہیں گلی یا سڑک کے بڑے نالے سے ملا دیتے۔

نئے شہر بڑے سلیقہ اور منصوبہ بندی سے بناتے جاتے۔ مکانوں کی تعمیر میں بھی سلیقہ اور منصوبہ بندی سے کام لیا جاتا۔ مختلف طبقہ کے لوگوں کے لئے علیحدہ محلے آباد کئے جاتے۔ ہر محلے کا بازار علیحدہ ہوتا۔ جہاں یہ لوگ اپنی بنائی ہوئی اشیاء فروخت کرتے۔ مکانات گلیوں کے دونوں جانب تعمیر کئے جاتے۔ گلیاں اور سڑکیں عموماً سیدھی ہوتیں۔ گلیوں اور سڑکوں میں نمایاں فرق ہوتا۔ سڑکیں گلیوں سے کشادہ ہوتیں۔ گلیاں اور سڑکیں پختہ اینٹوں سے بنائی جاتیں۔ گلیوں اور سڑکوں کے کناروں پر گندے پانی کے نکاس کے لئے بالترتیب چھوٹی اور بڑی نالیاں بنائی جاتیں۔ چھوٹی نالیوں کو اینٹوں اور بڑی نالیوں کو پتھر کی بڑی بڑی سلوں سے ڈھانپ دیا جاتا۔

7.4۔ مہریں اور سکے :

موسم جو دائرو اور مڑپہ سے کھدائی کے دوران خاصی تعداد میں مہریں اور سکے بھی ملے ہیں۔ مہریں زیادہ تر اسٹیمپٹ کی بنی ہوئی ہیں جو مختلف سازندوں میں ملی ہیں۔ چند مہریں پکی مٹی سے بنی ہوئی بھی ملی ہیں۔ ان پر بیل، بھییس، شیر، گینڈا، مگر، چھ وغیرہ کی تصاویر کے علاوہ دیوتاؤں کی خیالی تصاویر بھی بنی ہوئی ملی ہیں۔ ان تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تمام جانور اس زمانے میں ان علاقوں میں موجود تھے۔ کئی مہروں پر تصویر کی کتبت بھی ملی ہے مگر یہ ابھی تک واضح نہیں ہو سکی۔ کئی مہروں پر اٹلے حروف کندہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ مہریں بنانے میں بھی کافی ترقی یافتہ تھے کھدائی کے دوران لائٹ سنوں کے بنے ہوئے کئی اوزان بھی ملے ہیں۔ یہ اوزان مکعب شکل میں ہیں اور کافی چمکدار بھی ہیں۔

وادی سندھ کی عظیم جہزیب اس دور کے انسانوں کی انتہائی محنت، کوشش اور لگن کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے ایک نئی زندگی کی داغ بیل ڈالی اور آج کی جدید دنیا کے لئے راستہ ہموار کر دیا۔

صل نمبر 7.1

1۔ مہر 2۔ موہن جڑو کی ایک گلی 3۔ ترازو 4۔ کھلونا 5۔ ہار (مال) 6۔ برتن 7۔ ٹھہریں
8۔ مجسمہ 9۔ کوزہ 10۔ رقاہ 11۔ کنواں 12۔ مٹا دیوی 13۔ اسٹوپا 14۔ بیل گاڑی



8. مجسمہ 9 - برتن

شكل نصير 7.1

وادی سندھ کی تہذیب

شکل نمبر 7.1 چار ہزار سال پہلے کی اس تہذیب کے آثار اور اس وقت کی بنی ہوئی اشیاء کے نمونے شکل نمبر 7.1 میں دیے گئے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے تہذیب یافتہ، مہذب اور اعلیٰ درجے کا کارنگر ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔



7.5۔ کوزه گری، کھلونے:

کھدائی کے دوران کالی تعداد میں مٹی کے برتن اور کھلونے بھی ملے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ مٹی کے برتن اور کھلونے بناتے، انہیں رنگ دے کر سجاتے اور آگ میں پکانے کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ یہاں سے ملنے والے برتن بڑے خوبصورت اور نرسلے ہیں۔ کئی برتن سرخ رنگ کے ہیں۔ ان برتنوں کو ہندسی اشکال، نقش و نگار، انسانوں، حیوانوں، پرندوں اور درختوں وغیرہ کی نگار سے سجایا گیا ہے۔ کئی برتن ہاتھوں اور کئی برتن کہار کے چاک پر بناتے گئے ہیں۔ تمام برتن دریائے سندھ

کی لائی ہوئی چکنی مٹی سے بنے ہوتے ہیں۔ کئی جگہوں سے ان برتنوں کو پکانے والی بھٹیاں بھی ملی ہیں۔ برتنوں کے علاوہ خاصی تعداد میں کھلونے بھی ملے ہیں۔ ان کھلونوں میں بیل گاڑی کا کھلونا زیادہ نمایاں ہیں۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ رسل و رسائل کے لئے بیل گاڑی استعمال کرتے ہوں گے۔

7.6۔ مجسمہ سازی :

وادی سندھ کے لوگ مجسمہ سازی کے فن سے بھی واقف تھے۔ زیادہ تر مجسمے مٹی کے بنے ہوتے ہیں۔ پتھر کے بنے ہوئے مجسمے بہت کم ہیں۔ بہر حال جتنے بھی مجسمے ملے ہیں نہایت خوبصورت انداز میں تراشے گئے ہیں۔ یہ اس علاقے میں رہنے والے فنکاروں کی مجسمہ سازی کے فن میں مہارت کا ثبوت مہیا کرتے ہیں۔ یہاں سے تانبے اور کانسی کے چند مجسمے بھی ملے ہیں۔ جو ان لوگوں کے معدنیات سے واقفیت کا ثبوت ہیں۔ کانسی کا بنا ہوا ایک رقصہ کا مجسمہ فن مجسمہ سازی کا ایک شاندار نمونہ ہے۔ اس میں رقصہ کے اعضاء کو علیحدہ علیحدہ حرکت کرتے دکھایا گیا ہے۔

7.7۔ زیورات :

وادی سندھ کی خواتین اپنی آرائش کے لئے زیورات کا استعمال کثرت سے کرتی تھیں۔ ہڑپہ اور موہنجوداڑو سے سونے چاندی کی ملی جلی دھات، تانبا، کانسی، سیپ، ہاتھی دانت اور کئی قسم کے قیمتی اور نیم قیمتی پتھروں سے بنے ہوئے زیورات دستیاب ہوتے ہیں۔ یہ دریافت شدہ زیورات خوبصورت انگوٹھیاں، آویزے، جھومر، گلوبند، نگین، کڑوں اور چوڑیوں پر مشتمل ہیں۔

7.8۔ امتحانی سوالات

- 1۔ وادی سندھ کی تہذیب کے متعلق آپ جو کچھ جانتے ہیں وہ بیان کریں۔
- 2۔ پاکستان میں قدیم انسانی تہذیب کے آثار کہاں کہاں ملے ہیں۔ وضاحت سے بیان کریں۔
- 3۔ قدیم وادی سندھ کے شہروں میں تعمیری منصوبہ بندی اور زیر زمین کے نکاس کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں۔
- 4۔ وادی سندھ کے قدیم باشندوں کے فن مجسمہ سازی، مہروں اور گوزہ گری پر نوٹ لکھیں۔

گندھارا آرٹ (GANDHARA ART)

تاریخی پس منظر :

پاکستان کے شمال مغربی سرحدی علاقے کو گندھارا کا علاقہ کہا جاتا ہے۔ گندھارا چھٹی اور پانچویں صدی قبل عیسوی کے درمیان ایک ملک کی حیثیت سے قائم تھا اور کئی صدیوں تک قائم رہا۔ شکل نمبر 8.1 دیر، سوات، بنیر، مالاکنڈ، راولپنڈی، فیکسلا، چارسدہ، پشاور، تخت بھائی، مردان، شہباز گڑھی، جمال گڑھی، سکری، کھارکائی وغیرہ کے علاقے اس میں شامل تھے۔ فیکسلا، راولپنڈی، اور پشاور مختلف ادوار میں گندھارا کے پایہ تخت رہے۔ یہاں کے رہنے والے لوگ ہڈہ مت کے پیروکار تھے۔



8.1 - مجسمہ سازی :

گوتم بدھ ان کا مذہبی رہنما تھا وہ اس کی پوجا کرتے تھے۔ بدھ کی پوجا کرنے کے لئے وہ اس کے مجسمے بناتے۔ (شکل نمبر 2.8) اور اپنے مذہبی رہنما کے مجسمے بنانا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے چونکہ اس کام میں ان کی مذہبی عقیدت شامل تھی۔ اس لئے مجسمے بڑی محبت، دلچسپی اور مہارت سے بناتے۔ مجسمہ سازی کا یہ فن علاقہ کی نسبت سے گندھارا آرٹ کہلاتا ہے۔ چونکہ گندھارا کا علاقہ برصغیر کی سرحد پر واقع تھا۔ اس لئے یہ علاقہ اس طرف سے آنے والے ہر حملہ آور کی زد میں آتا رہا۔ بیشتر حملہ



آور اس علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد نہیں گئے اس وجہ سے اس علاقے کی تہذیب مختلف تہذیبوں کا مجموعہ بن گئی۔ انہوں نے مقامی ثقافت پر خاص اثر ڈالا۔ یونانیوں کے یہاں آنے سے پہلے اس علاقہ کے لوگ لکڑی وغیرہ کے مجسمے بناتے تھے۔ یونانی سنگ تراشی میں ماہر تھے۔ مقامی فنکاروں نے یونانی فنکاروں سے یہ فن سیکھا۔ یونانی اور مقامی فن کے ملاپ سے فن مجسمہ سازی میں انقلاب آگیا۔

شکل نمبر 8.2

گوتم بدھ کا مجسمہ جس میں اس کی فاقہ کشی کو ظاہر کیا گیا ہے یہ گندھارا آرٹ کا ایک لائٹنی اور انمول نمونہ ہے۔ اس کی جسامت 83 x 53 سینٹی میٹر ہے۔ اس میں مجسمہ ساز نے انسانی جسم کی تشریح یعنی ہڈیاں، رگیں اور شریان تک دکھانے کی کوشش کی ہے۔ سکری یا اسٹوپا نزد جلال گڑھی ضلع مردان سے ملا تھا اور اس وقت لاہور کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ (شکل نمبر 8.3)



گندھارا آرٹ - عمل نمبر 8.3



شکل نمبر 8.4

گندھارا آرٹ

مہاراجہ اشوک (274 قبل عیسوی کے زمانے میں مجسمہ سازی کے فن کو سرکاری سرپرستی حاصل تھی کیونکہ مہاراجہ اشوک نے بذات خود بدھ مذہب قبول کر لیا تھا۔ مقامی لوگوں نے پتھروں کو تراش کر مہاتما بدھ کے

بڑے بڑے مجسمے بنانے شروع کر دیے۔ انہوں نے گوتم بدھ کی پیدائش سے لے کر مذہبی رہنما بننے تک کے تمام مراحل کو پتھروں پر کندہ کیا۔ اشوک نے بھی ذاتی دلچسپی لے کر ہزاروں مجسمے بنوائے۔ درواز علاقوں کے پہاڑوں پر بدھ کی تعلیمات کندہ کروائیں۔ مہاراجہ اشوک، بہترین مجسمہ سازوں کی حوصلہ افزائی کرتا تھا جس کے نتیجے میں مجسمہ ساز اتنے ماہر ہو گئے کہ انہوں نے مہاتما بدھ کی زندگی کے ہر پہلو کو جسم کے ہر حصے اور ان کی خصوصیت کو پتھروں سے تراش کر واضح کیا۔

کنشک اول کے عہد 128 عیسوی میں مجسمہ سازی کا فن انتہائی عروج پر پہنچ گیا۔ اس زمانے میں گوتم بدھ کے چلہ کشی اور فاقہ کشی کے مجسموں میں ہڈیوں کے علاوہ ہاتھوں اور رگوں کے اُبھاروں کو بڑی نفاست سے پیش کیا گیا۔ بعض مجسمہ سازوں نے تو مجسموں کے اوپر لباس اس خوبی سے تراشا کہ دیکھنے والے ان کی مہارت پر حیرت زدہ ہو جاتے ہیں۔ اس دور کے دنیاوی معاملات مثلاً کھیل تماشے، شادی بیاہ اور اہم تقاریب کو مجسماتی شکل میں محفوظ کیا گیا۔ الغرض ان مجسموں سے اس زمانے کے مختلف طبقہ ہائے فکر اور ان کے رسم و رواج وغیرہ کے متعلق بہت سی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ انسانی مجسموں کے علاوہ جنگلی جانور مثلاً شیر، ہاتھی اور یونانی ہندی دیوی دیوتاؤں کے مجسمے بھی بنائے گئے۔

مائی نرواں محنت کا معصوم دیوتا، لاہور عجائب گھر کا فاقہ کش شہزادہ سدھار تھہا، شیر نگر فن راجہ کنشک کے دور کے نادر شہ پارے ہیں۔ کنشک نے اپنے دور میں بہت سی بدھ خانقاہیں اور اسٹوپے بھی بنوائے۔ اس کے بعد کشان عہد، بدھ مذہب اور فنِ بُت تراشی کا زریں دور تھا۔ اس دور میں یونانی اور رومن فنِ بُت تراشی کی از حد تقلید کی گئی جس کی بدولت، بہترین بت وجود میں آئے (شکل نمبر 8.4) اور گندھارا بدھ خانقاہوں اور اسٹوپوں کا گہوارہ بن گیا۔

ساسانیوں کے برسرِ اقتدار آنے سے بدھ مذہب سرکاری سرپرستی سے محروم ہو گیا۔ اس وجہ

سے گندھارا میں بُدھ مذہب کا زوال شروع ہو گیا۔

460 عیسوی میں سفید ہن اقوام نے گندھارا پر حملہ کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور وہ تباہی مچائی کہ اس کے بعد گندھارا اور اس کا فن بتدریج ختم ہوتا گیا۔ کثیر تعداد میں بُدھ خانقاہیں اور اسٹوپے برباد کر دیے گئے۔ ہن کے حملے کے بعد نہ تو گندھارا کی اپنی حکومت رہی اور نہ ہی کوئی بُدھ حکمران۔ اس کے بعد بُدھ مذہب اور اس کا فن بُت سازی دونوں ختم ہو گئے اور اس کی جگہ ہندو مذہب نے لے لی۔ بعد ازاں جب مسلمان یہاں آتے تو اس وقت گندھارا ویران اور زمین بوس یا زیرِ ملبہ ہو چکا تھا (شکل نمبر 8.5)



گندھارا کے نشانات شکل نمبر 8.5

8.2 - گندھارا کا فنِ تعمیر:

پاکستان میں گندھارا کے فنِ تعمیر کے باقیات مغرب میں درہ خیبر اور ڈیورنڈ لائن سے لے کر مشرق میں مالکیالاٹوپ تک اور شمال میں شاہراہ قراقرم سے لے کر پنجاب کے ضلع الہک کی جنوبی حدود تک پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ علاقہ تقریباً 280 کلو میٹر شرقاً غرباً اور 352 کلو میٹر شمالاً جنوباً ہے۔ اس علاقے میں بُدھ خانقاہیں، اسٹوپے اور اس دور کی شہری آبادیاں کثرت سے موجود ہیں۔

گندھارا کے فنِ تعمیر میں تعمیر کی اکائی پتھر تھی۔ تعمیرات میں چونے کا پتھر اور ایک اور پتھر

صں کا نام کنجور ہے۔ استعمال کئے گئے ہیں جو اس کے وسیع علاقے میں ہر جگہ ملتے تھے۔ کنجور نرم گھردرا اور مسام دار ہونے کی وجہ سے گڑھائی کے کاموں میں استعمال ہوتا تھا۔ گندھارا کی تعمیرات میں پتھروں کی پختائی جو چھٹی صدی قبل مسیح سے پہلی صدی قبل مسیح تک رائج رہی وہ بے شک تھی۔ جیسا کہ شکل نمبر 8.6 سے ظاہر ہے۔ یہ پختائی کی پہلی طرز کہلاتی ہے۔ پہلی صدی عیسوی میں پختائی کے طریقے میں ایک تبدیلی کی گئی صں کو چھوٹی چال کہتے ہیں۔ اس میں پتھر دوسے دار رکھ کر نیچے کے حصہ یا وقفہ کو چھوٹی کتوں سے بھر دیا جاتا تھا۔ اسے چھوٹی چال کا طریقہ کہتے ہیں۔ (شکل نمبر 8.7)

پہلی صدی عیسوی ہی میں اس پختائی میں مزید ترقی ہوئی۔ نئے طریقے کو بڑی چال کا طریقہ کہتے ہیں۔ (شکل نمبر 8.8) اس میں بڑے پتھر طریقہ کے ساتھ استعمال کئے گئے ہیں اور درمیانی وقفہ کو صفائی کے ساتھ کتوں سے پر کیا گیا ہے۔ یہ طرز دوسری صدی عیسوی تک رائج رہی۔ تیسری صدی عیسوی میں پختائی کی طرز میں مزید ترقی ہوئی۔ اس میں پتھر کسی قدر مقفلا اور شکل دار استعمال کئے گئے اور درمیانی حصہ کسی قدر موٹے اور مقفلا کتوں سے پر کیا گیا۔ ہر دوسے کے اوپر ایک نیم مقفلا رکھا گیا اور نیچائی کا رکھا گیا۔ اس لئے اس طریقے کو پختائی کا نیم مقفلا اور نیم تراشیدہ طریقہ کہتے ہیں۔ (شکل نمبر 8.9) یہ طریقہ پانچویں صدی عیسوی تک رائج رہا۔

اینٹ کا استعمال :

گندھارا کے پہاڑی علاقوں میں اینٹ نہ پختائی کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور نہ ہی فرش کے لئے البتہ میدانی علاقوں میں اینٹ فرش کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ گندھارا کے علاقے میں اینٹ کا استعمال پانچویں صدی عیسوی میں شروع ہوا۔ اس سے پہلے اینٹ کا استعمال بطور پختائی استعمال نہیں ہوا تھا۔

فیکلا میں اینٹ کا استعمال پہلی صدی عیسوی میں ہوا۔ وہ بھی فرش کے لئے پختائی کے طور پر نہیں۔ فرش کے لئے جو اینٹ استعمال کی گئی اس کا سائز $25 \times 18 \times 6$ سینٹی میٹر ہے۔ اس کے علاوہ 15 سینٹی میٹر مربع اور 25 سینٹی میٹر مربع کی اینٹ بھی استعمال ہوتی۔ ان اینٹوں پر کنول کا پھول، پتھل کا پھول اور ہم مرکز دائرے بناتے گئے ہیں۔



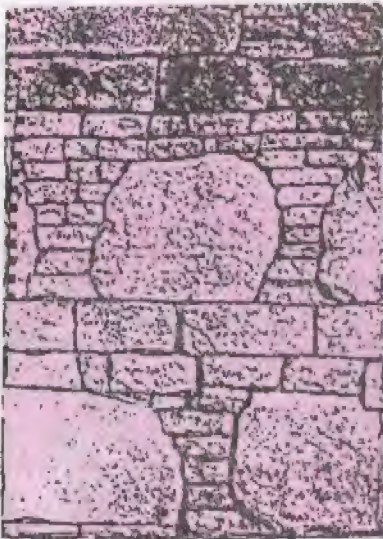
عمل نمبر 8.6



عمل نمبر 8.7

ردے دار چھوٹی چال کا طریقہ
(پہلی صدی عیسوی تک رائج رہا)

بے تنگی پختائی کا طریقہ
(پہلی صدی عیسوی تک رائج رہا)



عمل نمبر 8.8



عمل نمبر 8.9

تراشیدہ اور مصفا طریقہ
(تیسری صدی عیسوی میں رائج رہا)

ردے دار بڑی چال کا طریقہ
(دوسری صدی عیسوی تک رائج رہا)

چونے کا استعمال :

تعمیری کاموں میں چونے کا استعمال پہلی صدی قبل مسیح میں یونانیوں کی رہنمائی میں شروع ہوا۔ جندھیاں اور سرکپ ٹیکسلا کے دو سر والے عقاب کے مندر میں چونا بلور پلستر استعمال ہوا ہے۔ پختائی کے طور پر چونے کا استعمال گندھارا میں نہیں ہوا۔ البتہ پختائی میں چونے کا استعمال مسلمانوں کی آمد پر شروع ہوا۔

لکڑی کا استعمال :

چھتوں میں لکڑی کا استعمال قدرتی بات ہے۔ تخت بھائی کے اسٹوپا میں ابھی تک لکڑیوں دباے یا کڑیاں، کے نشانات موجود ہیں۔ ان نشانات سے دیودار کی لکڑی کے ٹکڑے برآمد ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ یہ لوگ تعمیرات میں دیودار کی لکڑی استعمال کرتے تھے۔

8.3 - منصوبہ بندی :

گندھارا کے مختلف مقامات سے جو گھدائی ہوئی ہے اور زیر زمین تعمیرات کے جو نشانات ملے ہیں۔ ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ گندھارا کی تعمیر ایک منصوبہ بندی کے تحت کی گئی تھی۔



تخت بھائی شکل نمبر 8.10

گلیاں، سڑکیں اور مکانات پہلے سے طے شدہ نقشے اور منصوبہ کے مطابق بنائے جاتے تھے۔ سڑک ٹیکسلا کی کھدائی سے 25 سے 30 فٹ چوڑی سڑک برآمد ہوتی ہے جس کے ہر دو جانب گلیاں ہیں۔ جو شہر کی آبادی کو 26 محلوں میں تقسیم کرتی ہیں۔ گلیوں کے دونوں طرف مکان، دوکانیں اور مندر ہیں۔ مکانوں کے صحن کھلے ہیں۔ تخت بھائی کے بدھ آثار منصوبہ بندی کا خوبصورت منظر پیش کر رہے ہیں۔ (شکل نمبر 8.10)

8.4۔ اسٹوپا :

اسٹوپا کے لفظی معنی ”ٹیلہ“ کے ہیں۔ گوتم بدھ کی وفات پر اسے جلائے کے بعد جب راکھ کی تقسیم کا مسئلہ پیدا ہوا تو اس نے جھگڑے کی صورت اختیار کر لی۔ وہاں پر موجود ایک بزرگ نے مداخلت کی اور مشورہ دیا کہ راکھ کو آٹھ برابر حصوں میں تقسیم کیا جائے اور یہ حصے وہاں پر موجود جھگڑا کرنے والے لوگوں میں تقسیم کر دیے جائیں۔ وہیں پر یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ہر علاقہ کے لوگ راکھ کو اپنے اپنے علاقہ میں دفن کرنے کے بعد نشانی کے طور پر ایک ٹیلہ نما ڈھانچہ بنا دیں۔ اس ٹیلہ نما ڈھانچہ کو اسٹوپا کا نام دیا گیا۔ چونکہ یہاں مذہبی رہنما کی نشانی دفن تھی اس لئے لوگ اس جگہ کی پوجا کے لئے آنے لگے۔ ہر عقیدت مند کی خواہش ہوتی کہ اسے قریب سے دیکھے۔ جب یاتریوں کی تعداد بڑھنے لگی تو اسٹوپا والی جگہ چھوٹی محسوس ہوئی۔ عقیدت مندوں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹوپا کے ساتھ پلیٹ فارم بنا دیئے گئے۔ شروع شروع میں اسٹوپا صرف گوتم بدھ کی نشانیاں رکھنے کے لئے بنائے گئے تھے بعد میں گوتم بدھ کے پھیلوں کے مرنے کے بعد ان کے عقیدت مندوں نے ان کی ہی نشانیاں دفن کر کے ان پر بھی ایسے اسٹوپا تعمیر کرنے شروع کر دیے۔ نئے اسٹوپے گوتم بدھ والے اسٹوپا سے بڑے اور ان پر بنی ہوئی چھت نیم دائرہ نما گنبد شکل اختیار کر گئی۔ ایسے تمام اسٹوپے جن میں گوتم بدھ یا ان کے پھیلوں کی نشانیاں رکھی جاتیں متبرک نشانیوں والے اسٹوپا کہلانے لگے۔ (شکل نمبر 8.11)

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بدھ مت کے پیروکاروں نے گوتم بدھ کی زندگی کے اہم واقعات کے دنوں کو یادگار بنانے کے لئے ان خاص دنوں میں اسٹوپا تعمیر کرنے شروع کر دیے ان اسٹوپا پر اس خاص دن ہونے والے اہم واقعہ کو مجسماتی شکل میں کندہ کر دیا جاتا۔ ایسے اسٹوپا یادگار اسٹوپا کہلانے لگے۔

اسٹوپا ایک اونچے پلیٹ فارم پر بنائے جاتے تھے۔ اس پلیٹ فارم کی دیواروں پر گوتھ بدھ کی زندگی کے کسی واقعہ کو مجسماتی شکل میں پیش کیا جاتا۔ اس مجسماتی شکل کی حفاظت کے لئے اس ڈھانچے کے ارد گرد ایک جالی نما دیوار بنا دی جاتی۔ پلیٹ فارم کے اوپر ایک ڈرم کی شکل کا ڈھانچہ بنایا جاتا۔ اس ڈرم پر گوتھ بدھ کے چھوٹے چھوٹے مجسمے بنائے جاتے۔ ان پر نصف دائرہ نما شکل کا گنبد بنا دیا جاتا۔ اس گنبد کے اوپر چھتیاں ایک کے اوپر ایک بنائی جاتیں۔ ان چھتروں کو ایک سیدھی چھڑی غا ستون کا سہارا دیا جاتا جس کے نچلے سرے پر ایک چوکور حصے میں راکھ یا دوسری نشانیاں رکھی جاتیں۔ نشانیوں کے ساتھ اسٹوپا کا سن تعمیر اور جگہ کا نام بھی لکھ کر رکھا جاتا۔ تاکہ یاتریوں کے دل میں اسٹوپا کی عظمت جاگزیں ہو سکے۔



شکل نمبر 8.11

اسٹوپا

8.5 - مشقی سوالات

- 1 - گندھارا کے فن تعمیر کی خصوصیات بیان کریں۔
- 2 - اشوک اور کنشک کے دور میں مجسمہ سازی میں کیا نمایاں تبدیلیاں آئیں۔
- 3 - گندھارا آرٹ میں مجسمہ سازی کو اہم مقام کیونکر حاصل ہے؟
- 4 - گندھارا فن تعمیر کی خصوصیات بیان کریں۔
- 5 - اسٹوپا کے کہتے ہیں؟ اس کے متعلق تفصیل سے بیان کریں۔

پاکستان کا فن تعمیر ARCHITECTURE OF PAKISTAN

تاریخی پس منظر:

پاکستان کے فن تعمیر کا سلسلہ بہت قدیم ہے۔ آج سے پانچ چھ ہزار سال پہلے جب دنیا کے کئی علاقے غیر آباد اور ویران تھے۔ پاکستان کی سرزمین پر اس وقت بھی لہلہاتے کھیت اور انسانی زندگی رواں دواں تھی۔ جگہ جگہ دیہات قصبے اور شہر آباد تھے۔ وادی سندھ ایک عظیم تہذیب کا گہوارہ تھی۔ اس تہذیب کے بڑے بڑے شہر موہنجو داڑو اور ہڑپہ تھے۔ جو آج کے ترقی یافتہ شہروں سے کسی طرح کم نہ تھے۔ مگر زمانے کے بدوہذر نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ یہ شہر منوں مٹی کے بیچے دفن ہو گئے۔ محکمہ آثار قدیمہ کے ماہرین کی پچھلے کئی سالوں کی محنتوں اور کاوشوں نے انہیں زمین کی اتھلاہ کہراتوں سے ڈھونڈ نکالا۔ ان کے دریافت شدہ کھنڈرات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ شہر اس وقت کے فنی ماہرین نے باقاعدہ منصوبہ بندی اور ایک خاص نقشے کے تحت بنائے تھے۔ ان کی کھلی سڑکیں ترتیب سے بنی ہوئی گلیاں، محلوں میں تقسیم ہوئے مکانات گندے پانی کا بہترین انتظام ان شہروں کے خاص اوصاف تھے۔ آریہ قوم جب وادی سندھ میں وارد ہوئی تو اس وقت موہنجو داڑو اور ہڑپہ کی عمارت قابل دید تھیں۔ یہ قوم جو اپنے آپ کو غیرت مند سمجھتی تھی۔ ان کی وحشیانہ زندگی نے ان شہروں کو نیست و نابود کر دیا۔ اس علاقے میں فروغ پانے والے علوم و فنون آہستہ آہستہ دم توڑ گئے۔ فن تعمیر کو وہ نقصان ہوا جو صدیوں پورا نہ ہو سکا۔

پانچویں صدی قبل مسیح ایران کے بادشاہ سائرس نے سندھ سے لے کر جہلم تک کا علاقہ فتح کر کے ہخامنشی سلطنت کی بنیاد رکھی جو 230 سال تک امن و استحکام کے ساتھ قائم رہی۔ یہ دنیا کی پہلی بڑی سلطنت تھی۔ اس میں دریائے نیل سے دریائے جہلم تک کا علاقہ شامل تھا۔ سکندر اعظم نے 326 قبل مسیح میں پنجاب پر چڑھائی کر کے سائرس کے خاندان کی حکومت کا خاتمہ کر دیا۔ بعد میں باختری یونانیوں اور کشانوں نے اس علاقے کو زیر تسلط رکھا۔ چونکہ یہ لوگ وسط ایشیا سے لے کر یورپ

جگہ کے علاقے پر پھیلی ہوئی اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کے پاس عمارت سازی کے اپنے اپنے طریقے اور مخصوص روایات تھیں۔ لہذا جب یہ طریقے اس علاقے میں متعارف کئے گئے تو مقامی فن تعمیر جو صدیوں سے نظر انداز ہوتا چلا آ رہا تھا۔ ایک بار پھر ترقی کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ بعد میں بدھ مت کے پیجاریوں نے فن تعمیر پر بڑا اثر ڈالا اور اپنا ایک مخصوص طرز تعمیر رائج کیا۔ اس کی مثالیں ٹیکسلا، چار سدہ اور پشاور میں بے شمار اسٹوپوں اور خانقاہوں کی شکل میں ملتی ہیں۔

400 عیسوی میں سفید ہن اقوام نے پنجاب پر حملہ کر کے بدھ مذہب کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ بدھ مذہب زوال پذیر ہوا اور اس کی جگہ ہندو مذہب نے لے لی۔ ہندو مذہب نے بڑے بڑے مخروطی مندروں کو جنم دیا۔ جہاں پیجاری بتوں کو پوجتے تھے۔ اسی دور میں مسلمانوں نے جزیرہ نمائے عرب سے نکل کر آنا فانا ارد گرد کے تمام علاقوں کو فتح کر لیا۔ مسلمان جو صدیوں سے منظم حکومتیں چلا رہے تھے اور اپنی مخصوص روایات رکھتے تھے اس علاقے کو طرز تعمیر کا ایک نیا انداز عطا کیا۔ جہاں اسٹوپا مندر اور خانقاہیں تعمیر ہوتی تھیں۔ وہاں خوبصورت بلند و بالا مسجدیں تعمیر ہونے لگیں۔ مربع، گول اور مسدئی شکل کے اونچے اونچے مینار، محراب اور مسجدوں پر نصف دائرہ ناگنبد بننے لگے جس کی وجہ سے مسجد کے حسن، عظمت اور کشادگی نے مندروں کی گھٹا ٹوپ اندھیری کو ٹھڑیوں پر فوقیت حاصل کر لی۔ چونکہ مسلمان صدیوں اس علاقے پر حکومت کرتے رہے اس لئے فن تعمیر نے ترقی کی کئی منزلیں طے کیں جن کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1 - مغلوں سے پہلے کا فن تعمیر -

2 - مغلوں کے دور کا فن تعمیر -

9.1 - مغلوں سے پہلے کا فن تعمیر (711-1026 عیسوی)۔

پاکستان میں اسلامی طرز تعمیر کی ابتدا ساتویں صدی عیسوی کے آغاز کے ساتھ شروع ہوئی۔ یہ وہ زمانہ ہے جب محمد بن قاسم سندھ کے راستے پاکستان میں داخل ہوا۔ اس لئے سندھ کو باب الاسلام کہا جاتا ہے۔ محمد بن قاسم صوم و صلوة کا پابند تھا اور اسلامی شعائر پر سختی سے کاربند تھا۔ اس نے سب سے پہلے مساجد کی تعمیر کا اہتمام کیا۔ اگرچہ اس زمانے کی کوئی مسجد اس وقت موجود نہیں مگر منصورہ

(سندھ) اور بھنجور کے مقام پر قدیم مساجد کے جو آثار ملے ہیں ان سے اس وقت کے طرز تعمیر پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ بھنجور کی مسجد محمد بن قاسم کی فتوحات کے 15 برس بعد کی تعمیر کی ہوئی ہے۔ یہ بیشتر سے بنائی گئی ہے اور اس کی چھت اور ستون لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ دروازہ بھی لکڑی کا بنا ہوا ہے جس پر خوبصورت نقش و نگار کیا ہوا ہے۔

322 سال تک اموی خاندان اور عباسی خاندان سندھ کے بیشتر حصے پر حکومت کرتے رہے۔ گیارہویں صدی کے شروع میں محمود غزنوی نے اس علاقے پر پے درپے حملے کر کے مقامی راجاؤں کو شکست دے کر پنجاب کو اسلامی سلطنت میں شامل کر لیا۔ سلطان محمود غزنوی کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے لاہور میں دو مسجدیں اور ایک قلعہ بنوایا جو وقت کی تباہ کاریوں کا شکار ہو چکا ہے۔

1186 عیسوی میں شہاب الدین غوری نے محمود غزنوی کے آخری جانشین خسرو ملک کو شکست دے کر لاہور پر قبضہ کر لیا۔ 1193 عیسوی میں شہاب الدین غوری کے گورنر قطب الدین ایبک نے خاندان غلاماں کی بنیاد رکھی جو 1290 عیسوی میں ختم ہو گئی۔ اس کے بعد خلجی، تغلق، سادات اور لودھی خاندان یکے بعد دیگرے برسرِ اقتدار آتے رہے۔ 1526 عیسوی میں ظہیر الدین بابر نے ابراہیم لودھی کو پانی پت کے میدان میں شکست دے کر لودھی خاندان کا خاتمہ کر دیا۔ اس طرح مغلوں کی حکومت شروع ہونے سے پہلے محمد بن قاسم سے لے کر ابراہیم لودھی تک کے تمام حاکم مسلمان تھے۔ لہذا اس پورے دور میں اسلامی طرز تعمیر کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اس دور میں جب کوئی عالم یا صوفی فوت ہو جاتا تو عقیدت مند ان کے مدفن پر مقبرہ تعمیر کر دیتے۔ مقامی فنکار اس کی تعمیر اور سجاوٹ ایسے انوکھے اور شاندار طریقے سے کرتے کہ یہ تمام عمارات سے ممتاز نظر آتا۔ عموماً ہر مقبرے کے ساتھ ایک مسجد بھی تعمیر کی جاتی۔ تیرہویں صدی عیسوی میں ٹھٹھہ اور ملتان اسلامی معاشرے کے بہت بڑے مرکز تھے۔ مغل دور سے پہلے کی مسلم عمارات میں یہی مقابر اور مساجد اسلامی فن تعمیر کی نشانیاں ہیں۔ ملتان کے ایک بڑا شہر ہونے کے ناطے سے یہاں وقتاً فوقتاً کئی بزرگ آتے اور یہیں بس گئے۔ عقیدت مندوں نے ان کی وفات پر مقابر تعمیر کرائے اور انہیں اقلیدی اشکال یا رنگین ٹائلوں سے سجایا۔ کئی مقابر پر تو پچی کاری، جالیوں کی بناوٹ اور جڑاؤ کا کام بھی نہایت شاندار طریقے سے کیا گیا۔ مقابر کی تعمیر اور انہیں مزین کرنے کا کام انفرادیت کا حامل ہے۔ چونکہ اس کا آغاز ملتان سے ہوا اس لئے اسے ملتان

طرز تعمیر کہتے ہیں۔ عام طور پر ایک مقبرہ ایک چوکور کمرے پر مشتمل ہوتا جس کے اوپر گول گنبد اور درمیان میں کلس بنایا جاتا۔ کمرے کے عین درمیان قبر کا تعویذ بنایا جاتا۔ اس تعویذ کے نیچے اصل قبر ہوتی۔ تعویذ پر اکثر نقش و نگار بنا دیئے جاتے۔ بڑے مقابر کے ساتھ مدرسے اور مساجد تعمیر کی جاتیں۔ مسجد میں ایک بڑا صحن ہوتا جس کے چاروں طرف دیواریں ہوتیں۔ صحن کے درمیان میں ایک حوض ہوتا جہاں لوگ وضو کرتے۔ کئی مساجد کے ساتھ سرائیں بھی بنائی گئیں جہاں تھکے ہارے مسافر آرام کرتے۔

مذہبی عقیدت اور حکومتی سرپرستی کی وجہ سے مساجد کے طرز تعمیر میں تبدیلیاں آتی رہیں اور انہیں بہتر سے بہتر اور خوب سے خوب تر بنایا جاتا رہا۔ مساجد کو دوسری عمارت سے ممتاز کرنے کے لئے ان کی چھتوں پر ہشت پہلو گنبد بنائے گئے۔ پہلے پہل گنبد کم المکان کے ہوتے تھے۔ جب چھتوں کو خوش منظر بنانے کے لئے ان پر نقش و نگار وغیرہ بننے شروع ہوئے تو یہ گنبد ان کے پیچھے چھپ جاتے تھے۔ اس لئے ان گنبدوں کو اتنی اونچائی دی گئی کہ دور سے ہی نظر آجائیں۔ گنبد گول بنائے جاتے۔ بعد میں انہیں بیضوی شکل دے دی گئی۔ ان گنبدوں کے اندر کی طرف سجاوٹ کی جاتی۔ پچی کاری، شگکاری، ہندسی اشکال اور نقش نگار سے انہیں آراستہ کیا جاتا، مسجد کو شان و شوکت اور رفعت و امتیاز دینے کے لئے ان کے ساتھ مینار کا اضافہ کیا جاتا۔ اُس دور میں گنبد محراب اور مینار اسلامی طرز تعمیر کی پہچان بن گئے۔ لاہور میں مغلوں کے دور سے پہلے کی کوئی عمارت اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں البتہ ملتان میں چند مقبرے ابھی تک موجود ہیں۔

(Architecture of Multan
before Mughal Reign)

i۔ ملتان کا طرز تعمیر : (مغل دور سے پہلے)

یہ پاکستان کے قدیم ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ چینی سیاح ہوان تنگ جب 645 عیسوی میں یہاں آیا تو یہ شہر آباد تھا۔ ہوان اور البیرونی کے مطابق یہ شہر سورج دیوتا کا مسکن سمجھا جاتا تھا۔ غالباً یہاں بہت زیادہ گرمی پڑنے کی وجہ سے ایسا سمجھا جاتا تھا۔ 713 عیسوی میں اسے محمد بن قاسم نے فتح کیا۔ اس طرح حلقہ اسلام میں آنے کے بعد یہ شہر بزرگان دین اور صوفیوں کا مرکز و مسکن بن گیا۔ اسی وجہ سے یہاں کا زیادہ تر فن ان بزرگوں اور صوفیوں کے مقابر کے گرد ہی گھومتا ہے۔ ان بزرگوں

کے عقیدت مندوں نے ان سے اپنی عقیدت کا اظہار ان کے مدفون پر خوبصورت مقابر بنا کر کیا ہے۔ بزرگوں اور ان کے مقابر ہی کی وجہ سے اس شہر کی چار چیزیں یعنی گرد، گراہ، گدا اور گورستان بہت مشہور ہیں۔ لٹان میں ابھی تک درج ذیل بزرگان دین کے مقابر موجود ہیں جو مغل دور سے پہلے کے بنے ہوئے ہیں۔

1۔ شاہ یوسف گردیزی رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1152 عیسوی)

2۔ بہاؤ الدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1262 عیسوی)

3۔ شادنا شہید رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1270 عیسوی)

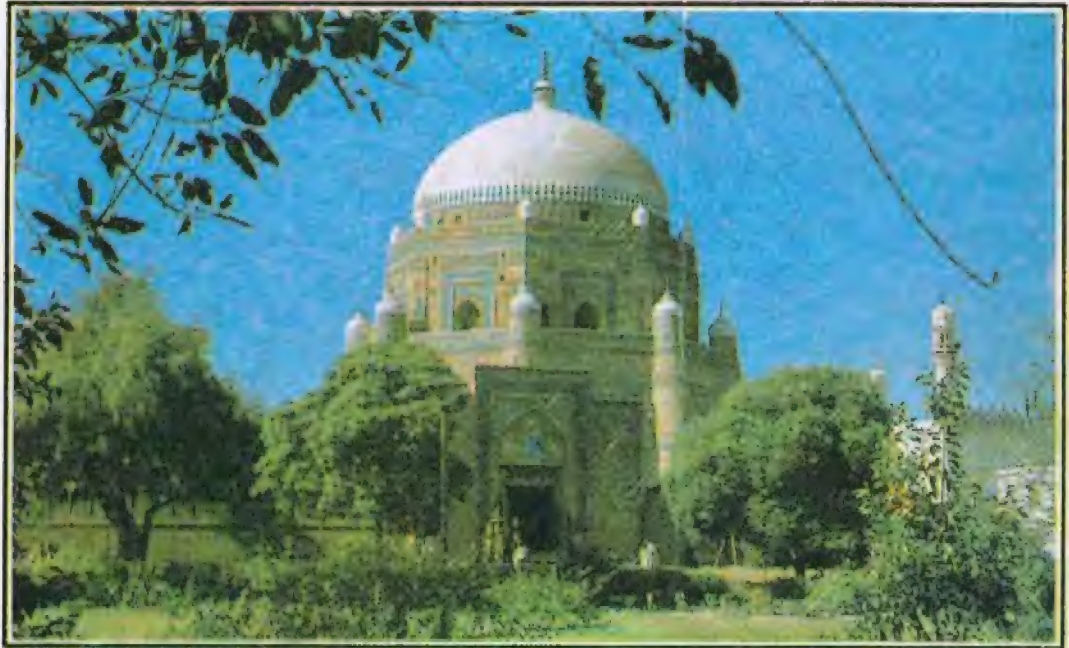
4۔ شاہ شمس سہواری رحمۃ اللہ علیہ (وفات 1276 عیسوی)

5۔ شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ (وفات 24 - 1320 عیسوی)

یہ تمام مقابر پکی اینٹوں سے بنائے گئے ہیں اور چوکور بنیادوں پر اٹھائے گئے ہیں۔ ایک مقبرہ ممتاز حیثیت کا حامل ہے کیونکہ یہ بہشت پہلو ہے۔ اس میں شاہ رکن عالم دفن ہیں۔

مقبرہ شاہ رکن عالم : (Tomb of Shah Rukna-i- Alam)

شاہ رکن عالم حضرت بہاؤ الدین ذکریا کے پوتے تھے۔ ان کا مقبرہ عام مقابر سے زیادہ خوبصورت



اور ممتاز ہے۔ اس مقبرے کی عمارت تین حصوں پر مشتمل ہے۔ سب سے نچلے کمرہ میں فرش کے درمیان شاہ رکن عالم کی قبر ہے۔ یہ کمرہ ہشت پہلو ہے۔ مقبرہ کی اور چھوٹی اینٹوں اور رنگین ٹائیلوں سے بنا ہوا ہے۔ دوپہر کے وقت سورج کی شعاعوں سے یہ ٹائیلیں چمک اٹھتی ہیں اور نہایت ہی خوبصورت منظر پیش کرتی ہیں۔ نچلے کمرہ کے اوپر ایک اور کمرہ ہے۔ یہ بھی ہشت پہلو ہے اس کے اوپر بلند و بالا گنبد ہے۔ جو دور سے نظر آتا ہے۔ مقبرے کی دیواریں نیچے سے بڑی مگر اوپر سے چھوٹی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ ایک مخروط بن گیا ہے اور یہی مخروطی شکل اس مقبرے کا سُن ہے۔ اس کے کونوں پر بنے ہوئے مینار اس کے سُن میں مزید اضافہ کر رہے ہیں۔ (شکل نمبر 9.1)

سندھ کا طرز تعمیر : (مغل دور سے پہلے) (Architecture of the Sind before Mughal Reign)

سندھ جسے باب الاسلام کہا جاتا ہے۔ پاکستان کے سب علاقوں سے زیادہ عرصہ مسلمان حکمرانوں کے زیر اثر رہا۔ اسلامی طرز تعمیر کی بنیادیں سب سے پہلے اسی علاقے پر رکھی گئیں۔ مغلوں کے دور سے پہلے ٹھٹھہ کے شہر کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ یہ علم و ادب کا وہ روشن مینار تھا جہاں بڑے بڑے علماء تاریخ دان اور فنکار پیدا ہوتے۔ یہ شہر تجارت اور اسلامی تعلیمات کا مرکز تھا جو صدیوں تک اپنے ارد گرد کو منور کرتا رہا۔ آخر کار زمانے کی دست و برد کا شکار ہو گیا۔ ٹھٹھہ کا یہ عظیم شہر تو اب باقی نہیں رہا البتہ اس کا قبرستان جو آج کل مکلی پہاڑی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ابھی تک باقی ہے۔ جس نے بے شمار انسانوں کو اپنے سینے میں جگہ دے رکھی ہے۔ مکلی پہاڑی پر دو قسم کے مقبرے ہیں۔ بعض اینٹوں سے بنے ہوئے ہیں۔ بعض پتھر سے بنے ہوئے ہیں۔ اینٹوں کا استعمال اتنا ہی پرانا ہے جتنا وادی سندھ کی تہذیب۔ یہ اینٹیں کمال درجے کی خوبصورت ہیں۔ مختلف رنگوں نے ان کے سُن میں مزید اضافہ کیا ہوا ہے۔ ان کی آرائش کے لئے ان پر مختلف نمونے پھول پتیاں اور حیو میٹرکل اشکال بنائی گئی ہیں۔ اینٹوں کے مقبروں میں دیوان شرفا خان، جانی بیگ ترکھان، سلطان ابراہیم، اہسا بائی اور جان بابا کے مقبرے مشہور ہیں۔ اینٹوں کے علاوہ پتھر سے بنے ہوئے مقبرے اپنی نبت کاری کے لئے مشہور ہیں۔ بعض جگہوں پر نمونے پتھر پر ابھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن بعض دوسری جگہوں پر آرائشی نمونے پتھر کے اندر کندے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نبت کاری کا سب سے زیادہ خوبصورت

کام جام نظام الدین کے مقبرے پر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ چھتری نما مقبرے بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔ ان مقبروں میں آرائشی کام زیادہ تر قبر پر اور سرہانے والے پتھر پر کیا گیا ہے۔ قرآنی آیات اور مختلف اشعار بھی لکھے گئے ہیں۔ سندھی طرز تعمیر کا ایک خوبصورت نمونہ جان بابا کا مقبرہ ہے۔

جان بابا کا مقبرہ : (Tomb of Jan Baba)

یہ قابل دید عمارت ٹھٹھ میں واقع ہے اور تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی چھت پر تین گنبد ہیں۔ درمیان والا گنبد اب بھی اچھی حالت میں موجود ہے۔ صدر دروازہ پر خوبصورت کندہ کاری



شکل نمبر 9.2

کی گئی ہے۔ دیواروں پر اور خاص کر محراب پر اندر اور باہر جالی دار نقش و نگار بناتے گئے ہیں۔ یہ نقوش اتنے تسلسل و ترتیب سے بنے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ دیواروں کو براؤن رنگ کی جالی سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ مقبرہ کی دیواروں پر دیواری چوکھٹے بنا کر ان کے اندر محرابیں بنائی گئی ہیں۔ ان محرابوں میں نہایت ہی خوبصورت نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ جان بابا کا مقبرہ اسلامی طرز تعمیر کے حسین شاہکاروں میں شمار ہوتا ہے۔ (شکل نمبر 9.2)

9.2 - مغلیہ دور کا طرز تعمیر : (Mughal Architecture)

مغل بادشاہوں نے ذاتی شوق اور دولت کی بدولت طرز تعمیر کو نئی بلندیوں سے روشناس کرایا۔ حکمرانوں کے ساتھ ساتھ مغل امراء نے بھی طرز تعمیر کی بھرپور سرپرستی کی۔ جو صدیوں تک مسلسل جاری رہی۔ اس کی وجہ سے اس دور میں بڑی بڑی عالی شان عمارات معرض وجود میں آئیں۔ مغل بادشاہ بابر اور ہمایوں کے دور کی کوئی عمارت اس وقت پاکستان میں موجود نہیں۔ سوائے ایک بارہ دری کے یہ دریائے روای کے پیل کے قریب دریا کے اندر چھوٹے سے جزیرے پر واقع ہے۔ اس سے بھی کوئی خاص طرز تعمیر کا پتہ نہیں چلتا۔ البتہ اکبر اور اس کے جانشینوں نے دل کھول کر تعمیری کام کروائے۔ ان کی تعمیر کردہ مشہور عمارات درج ذیل ہیں۔

i - شاہی قلعہ لاہور

ii - بادشاہی مسجد

iii - شالامار باغ

iv - مقبرہ جہانگیر

v - مسجد وزیر خان

vi - جامع مسجد ٹھٹھہ

vii - مسجد مہابت خان (پشاور)

i - شاہی قلعہ لاہور (Lahore Fort)

لاہور پاکستان کا ایک ایسا دلفریب اور پرفوں شہر ہے جو مقامی سیاحوں کے ساتھ غیر ممالک سے

پاکستان آنے والے سیاحوں کے لئے بھی انتہائی کشش اور دلچسپی رکھتا ہے۔ اس کے باغات، عجائب گھر، مشہور عمارات سب ہی قابل دید اور نہایت پرکشش ہیں۔ یہاں ایک عمارت ایسی بھی ہے جو



مغل شہنشاہیت کے مختلف ادوار

کے عروج کی داستان ہے۔

یہ ہے لاہور کا شاہی قلعہ

یہ مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر

کے زمانے سے لے کر

شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے

دور تک نہ صرف شاہی رہائش گاہ

کے طور پر استعمال ہوتا رہا بلکہ اس کو دفاعی مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا رہا۔

(شکل نمبر 9.3)

قلعہ لاہور پہلی بار کب اور کس نے تعمیر کروایا؟ اس بارے میں مستند طور پر ابھی تک کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکی البتہ تاریخ دان اس بات پر متفق ہیں کہ جب شہنشاہ اکبر نے موجودہ قلعہ کی تعمیر کے لئے یہ جگہ منتخب کی تو یہ ایک بلند ٹیلا تھا۔ اس ٹیلے پر ٹوٹی پھوٹی اور شکستہ عمارتوں کے کچھ آثار تھے۔ جنہیں زمین بوس کرانے کے بعد اکبر نے 1558ء اور 1566ء عیسوی کے دوران موجودہ قلعے کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر کرائی اور دریائے راوی کے کنارے تک اس کی توسیع کی۔ اس وقت دریائے راوی قلعے کی شمالی دیوار کے ساتھ لگ کر بہتا تھا اور 1849ء تک اس کی گزرگاہ یہی تھی۔ اب دریائے راوی قلعے سے ڈیڑھ دو کلومیٹر دور چلا گیا ہے۔ شاہی قلعہ 360 میٹر لمبا اور 320 میٹر چوڑا ہے۔ شہنشاہ اکبر نے اس کی چار دیواری پکی اینٹوں سے اور اس کے اندر محلات سنگِ سرخ سے بنوائے۔ سنگِ سرخ بادشاہ کا پسندیدہ پتھر تھا۔ اس لئے اس کے دور کی بنی ہوئی عمارات کو آسانی سے پہچانا جاسکتا ہے۔ دیوان عام جس میں جہر و کہ بھی شامل ہے۔ اکبر ہی کے دور میں تعمیر ہوا (شکل نمبر 9.3)۔

اکبر بادشاہ کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا۔ اس کا زیادہ لگاؤ مصوری سے تھا۔ اس کے باوجود اس نے کئی عمارات بنوائیں۔ قلعہ کے اندر دولت خانہ جہانگیری جس کا زیادہ حصہ غائب ہو چکا

ہے اور قلعے کے باہر اتار کھلی کا مقبرہ اور مریم زبانی کی مسجد زیادہ مشہور ہیں۔ جہانگیر کے بعد شاہ جہان کے زمانے میں مغل فن تعمیر اپنے عروج پر تھا۔ شاہ جہان کا پسندیدہ پتھر سفید سنگ مرمر تھا۔ چنانچہ اکبر بادشاہ کے زمانے کی سنگ سرخ سے بنی ہوئی عمارات اس کی نفاست طبع کے ساتھ ہم آہنگ نہ ہو سکیں۔ نتیجتاً لاہور کے قلعے سے سنگ سرخ کی عمارتوں کو ہٹا دیا گیا۔ قلعے کے اندر شاہ جہان کی عمارتوں میں زیادہ مشہور دیوان عام، دیوان خاص، شیش محل، نوکھا اور موتی مسجد ہیں اور قلعے سے باہر شاہ جہان دور کی بنی ہوئی عمارات میں مسجد وزیر خان، مسجد دانی انگاں، مقبرہ نور جہاں، جہانگیر کا مقبرہ، آصف خان اور علی مردان کا مقبرہ۔ چوہدری کی عمارت اور شالیہار باغ قابل ذکر ہیں۔

شیش محل جس کا اصلی نام شاہ برج ہے۔ قلعے کی تمام عمارتوں میں سب سے زیادہ نمایاں اور خوبصورت ہے۔ (شکل نمبر 9.4) یہ شاہی رہائش گاہ کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اس میں شیشے کا کام



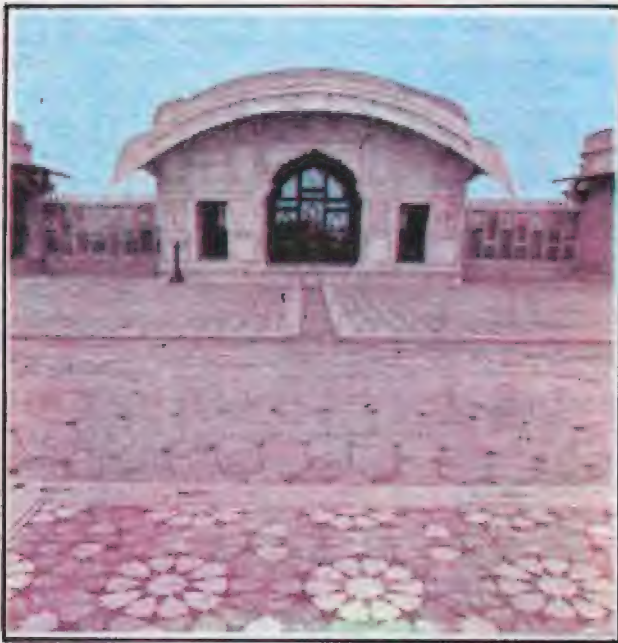
شکل نمبر 9.4

اتنی نفاست اور خوبصورتی سے کیا گیا ہے کہ چھت پر لگے ہوئے شیشے بلب کی روشنی میں تاروں کی طرح چمکتے ہیں۔ اس کے علاوہ پتھر کی مثبت کاری اور پچی کاری کے دیدہ زیب نمونے، محرابوں اور جالیوں پر انتہائی خوبصورت نعل کاری، مغلیہ دور کے کاریگروں کی کمال ہنرمندی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

شیش محل میں ایسے مناظر بناتے گئے جو بادشاہوں کو بہت پسند تھے مثلاً اونٹ اور گھوڑے کی سواری۔ ہاتھیوں کی جنگ، چوگان کا کھیل، درباری زندگی کی چمک دمک وغیرہ۔ ان سے مغل بادشاہوں اور ان کے نوکروں تک کی زندگی کے مشاغل اور لمبوسات کا اندازہ ہوتا ہے۔ (محل نمبر 9.5)



محل نمبر 9.5



محل نمبر 9.6

شیش محل کے مغربی جانب

ایک نہایت ہی خوبصورت بادہ دری ہے جسے اس دور میں نو لاکھ روپے سے تیار کیا گیا۔ اسی لئے اسے نو لکھا کہتے ہیں۔ (محل نمبر 9.6) نو لکھا کا سفید سنگ مرمر اس پر کیا ہوا ڈورے دار کام، پنی کیپ کی مانند آگے کو جھکی ہوئی جیسے دار چھت سب اپنی اپنی جگہ قابلِ تعریف ہیں۔ لیکن جب اس کے مجموعی تاثر کو دیکھا جائے تو نو لکھا ایک قیمتی ہیرے کی طرح نظر آتا ہے جسے شیش محل کے تاج میں جڑ دیا گیا ہو۔ نو لکھا اور شیش محل کے مشرقی صحن میں ایک آبشار ہے جس کے فرش میں سنگ مرمر، سنگ سیاہ، سنگ مرمر اور سنگ زرد کے علاوہ کئی دوسرے قیمتی پتھر جڑے ہوئے ہیں۔ جو پانی میں منعکس ہو کر رنگین لہروں کا سماں پیدا کر دیتے ہیں۔

دیوانِ خاص کی عمارت جو شاہ جہان نے 1645 عیسوی میں بنوائی تھی۔ قلعے کی خوبصورت عمارت میں سے ایک ہے۔ اس کا رنگین فرش، ماربل کی جالی اور ڈورے دار کام۔ چھت پر خوبصورت بنیرا نفاست کی عمدہ مثال ہے۔

1645 عیسوی میں شاہ جہان نے مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لئے قلعے کے اندر ایک مسجد بھی بنوائی۔ اس کے دل کش محکمے ہوئے محراب اور گنبد کی گولائیاں اس میں استعمال ہونے والے صاف و شفاف سنگ مرمر نے اسے چمکتے موتی کا روپ دے دیا ہے۔ اسی لئے اسے موتی مسجد کہتے ہیں۔

قلعہ لاہور تقریباً تیس ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ شاہی قلعہ کی تفصیل عہدِ اکبری کی یادگار ہے۔ شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے جب بادشاہی مسجد تعمیر کروائی تو اس وقت شاہی قلعہ کے مغربی دروازے کی جگہ تبدیل کر کے نہ صرف اسے بادشاہی مسجد کے عین مقابل کر دیا بلکہ اس کو مزید تزئین و آرائش اور دوسری ترمیمات سے بھی نوازا۔ چنانچہ یہ پُر شکوہ دروازہ جو قلعہ کے اندر مغلیہ دور کی آخری عمارت ہے رعب دیدے اور عالم گیری جلال کا مجسم نمونہ ہے۔ چونکہ اسے شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بنوایا تھا۔ اس لئے اسے عالمگیری دروازہ کہتے ہیں۔ (صفحہ نمبر 9.7) حقیقت میں قلعہ لاہور مسلمانانِ برصغیر کا ایک تاریخی ورثہ ہے۔



ii بادشاہی مسجد لاہور (Badshahi Mosque)

یہ عظیم الشان مسجد شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر مغلیہ خاندان کے چھٹے اور آخری مغل بادشاہ نے تعمیر کرائی تھی۔ مسجد کی تعمیر 1084ھ / 1673-74 عیسوی میں مقفر حسین فدائی خاں کو کاکی زیر نگرانی پایہ تکمیل کو پہنچی۔ فدائی خاں کو کا اورنگ زیب کارمائی بھائی تھا اور 1671 سے لے کر 1676 عیسوی تک پنجاب کا گورنر رہا تھا اور شاہی اسلحہ خانہ کا بھی انچارج تھا۔ مسجد کا پیشتر کام 1671 تا 1674 عیسوی یعنی چار سال میں مکمل ہوا۔ (شکل نمبر 9.8)



صل نمبر 9.8

اسلام آباد میں نئی تعمیر شدہ شاہ فیصل مسجد کے بعد بادشاہی مسجد لاہور دنیا کی عظیم ترین مساجد میں سے ایک ہے۔ مسجد کا اندرونی اور بیرونی حصہ شوخ، خوبصورت اور خوشنما ہے۔ اس کا سین پھولدار کام جو سرخ پتھر میں سفید سنگ مرمر میں ابھرا ہوا اپنی مثال آپ ہے۔ دیواروں کو مختلف قطعوں میں تقسیم کر کے اس پر



رنگوں سے خوبصورت نقش و نگار کیا گیا ہے۔ مسجد میں نہایت سُز سندی اور خوبصورتی سے وسیع پیمانے پر منبت کاری اور نقاشی کا کام کیا گیا ہے۔ اس میں برصغیر اور ایرانی طرز کا فن پایا جاتا ہے۔ مسجد کے اوپر کنگوروں کی قطار اس کے حُسن میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔ مسجد کی تعمیر سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں مسجد نبوی کی تعمیر سے لے کر 1673 عیسوی تک یعنی 1051 سال کے دوران دنیا کے کسی بھی خطے پر بننے والی ہر بڑی مسجد کے تمام تعمیری ارتقاء بادشاہی مسجد میں سمو دیئے گئے۔ (شکل نمبر 9.9)

شکل نمبر 9.9

مسجد کی شمالی دیوار دریائے راوی کے قریب تعمیر کی گئی تھی۔ اس لئے اس طرف کوئی دروازہ نہیں رکھا گیا۔ جنوب کی طرف 7 چھوٹے دروازے ہیں جبکہ صدر دروازہ مشرقی جانب ہے جس تک پہنچنے کے لئے 19 سیڑھیاں چڑھنا پڑتی ہیں۔

مسجد کے مختلف حصوں کی پیمائش

- ☆ صحن۔ 528 فٹ x 528 فٹ
- ☆ درمیانی حوض۔ 59 فٹ x 50 فٹ x 3 فٹ
- ☆ نماز کا کمرہ۔ لمبائی 275 فٹ، چوڑائی 83 فٹ اور اونچائی 50 فٹ ہے۔ اس کے اندر داخل ہونے کے لئے 15 محرابی راستے ہیں۔ نماز کے کمرہ کے ساتھ دائیں بائیں تین تین جبکہ صحن کے دائیں بائیں (شمالاً جنوباً) چوبیس چوبیس برآمدے ہیں۔
- ☆ درمیانی گنبد۔ قطر 65 فٹ، اونچائی 49 فٹ۔
- ☆ درمیانی گنبد کے دو طرفی گنبد۔ قطر 51 فٹ اونچائی 32 فٹ

☆ سطح زمین سے مسجد کی اونچائی۔ شمال کی جانب 14 فٹ اور مشرق کی جانب 21 فٹ ہے۔

☆ مسجد کے چاروں کونوں پر بلند مینار ہیں جن کا محیط 67 فٹ اور اونچائی 176 فٹ ہے۔ میناروں پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں جن کی تعداد 204 ہے۔ ہر مینار کی تین منزلیں ہیں اور ہر منزل پر جھروکہ ہے جہاں کھڑے ہو کر لاہور شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

☆ مسجد میں ڈیڑھ $3 \times$ فٹ کے حساب سے 60,000 ہزار آدمی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔

☆ مسجد کا کل رقبہ 567 فٹ \times 567 فٹ = 3,21, 489 مربع فٹ ہے۔
 صحن کا اصل فرش چھوٹی اینٹوں سے نہایت خوبصورت جاتے نماز کے ڈیزائنوں میں بنا ہوا تھا مگر سکھوں کی حکومت 1764 تا 1894 عیسوی کے دوران مسجد کو بطور اصطبل استعمال کر کے فرش کو تباہ برباد کر دیا گیا پھر انگریزوں کی حکومت کے ادائل میں طرفی دلاؤں کو بیرکوں کے طور پر فوجی سپاہیوں کے لئے استعمال کیا گیا۔ 1856 عیسوی میں بادشاہی مسجد جب مسلمانوں کے حوالے کی گئی تو یہ استعمال کے قابل نہ تھی۔ ہر طرف گندگی توڑ پھوڑ اور شستہ حالی کا منظر تھا۔ لہذا 1939 عیسوی میں ایک تعمیراتی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کی سرپرستی میں وسیع پیمانے پر مرمت کا کام شروع کر دیا گیا اور 1961 عیسوی تک انتہائی کثیر لاگت سے مسجد کی مرمت کا کام مکمل ہوا۔ صحن اور نماز پڑھنے کا موجودہ فرش اسی عرصے میں تیار ہوا۔ اس قومی ورثے کی حفاظت کے لئے تعمیر کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔
 بادشاہی مسجد فن تعمیر اور اکلیدی مہارت کا ایک نادر نمونہ ہے اور مغلیہ دور کے کاریگروں کے فن کا کمال ہے۔ تقریباً چار صدیاں عرصہ گزر جانے کے باوجود مسجد اب بھی نہایت خوبصورت انداز میں موجود ہے اور قابل دید ہے۔

iii۔ شالیمار باغ (Shalimar Garden)

یہ باغ شاہ جہان کی یادگار تعمیرات میں شامل ہے۔ اسے شاہی تفریح گاہ کے طور پر بنایا گیا تھا۔ شالیمار کی تعمیر کا کام 1641 عیسوی میں شروع ہوا اور 17 ماہ 4 دن کے عرصے میں جلیل اللہ



خان کی زیر نگرانی اس دور میں چھ لاکھ روپے سے مکمل ہوا اس کی لمبائی 612 میٹر اور چوڑائی 267 میٹر ہے۔ باغ کا رقبہ 4 ایکڑ ہے اور اس کے ارد گرد ایک اونچی فصیل ہے۔ جس میں داخلے کے لئے 3 بڑے دروازے ہیں۔ تینوں دروازے خستہ ہونے کی وجہ سے بند کر دیئے گئے ہیں۔ باغ میں داخلے



کا موجودہ راستہ جرنیلی سڑک کی طرف انگریزوں کے زمانے سے وجود میں آیا۔ باغ کے اندرونی حصے کو تین تختوں میں تقسیم کیا گیا جس کی دیکھ بھال کے لئے 1711 عیسوی میں 128 مالی مقرر تھے۔ باغ میں ہر تختہ دوسرے تختے سے تقریباً 3 میٹر نیچا ہے سب سے اوپر والے تختے کو فرح بخش اور درمیانے اور نچلے تختے کو فیض بخش کہتے ہیں۔ شکل نمبر 9.10 درمیانے تختے پر پانی کا بہت بڑا تالاب ہے۔ جس کے دونوں طرف بارہ دریاں اور کونوں پر بڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ اوپر والے تختے میں خوشبودار پھولوں کی کیاریاں اور پھل دار درخت ہیں۔ اوپر والے اور سب سے نچلے والے تختے کے درمیان میں سے 20 فٹ چوڑی نہر چلتی ہے جس کے دونوں اطراف میں راستے بنائے گئے ہیں جن میں چھوٹی اینٹ سے جو میٹر کیل ڈیزائن بنائے گئے ہیں۔ اوپر والے تختے سے درمیان والے تختے پر سنگ مرمر کی بنی ہوئی ایک آبشار ایک بہت بڑے تالاب میں گرتی گئی ہے۔ نہر اور تالاب میں فوارے لگے ہوئے ہیں جن سے خارج ہوتا ہوا پانی ارد گرد کے ماحول کو نہایت ہی خوشگوار بنا دیتا ہے۔

مجموعی طور پر باغ کے تینوں تختے پھول دار، پھل دار اور سائے دار درختوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جا بجا سرو کے درخت سنگ مرمر کی بارہ دریاں، آبشاریں، تالاب، خوبصورت سڑکیں، فوارے مثلاً مار باغ کی فضا میں ایک عجیب راحت و سکون، رومانیت کا ناقابل بیان سحر پیش کر رہے ہیں۔

iv۔ مقبرہ جہانگیر (Jehangir's Tomb)

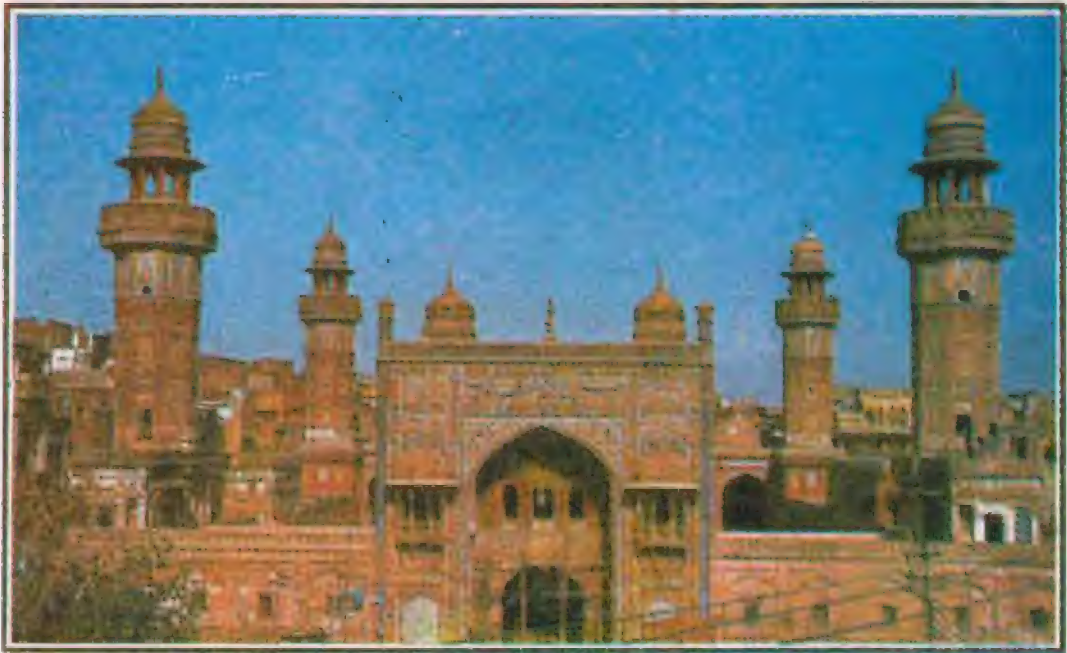
دریائے راوی کے دائیں کنارے پر ایک باغ مہدی قاسم کے نام سے موجود تھا۔ نور جہان نے اس کا نام تبدیل کر کے اسے باغ دلکشا کا نام دیا۔ جب جہانگیر فوت ہوا تو اس کی وصیت کے مطابق اسے یہیں دفن کیا گیا۔ 1637 عیسوی میں شاہجہان نے اپنے باپ کا یہ حسین و جمیل مقبرہ تعمیر کرایا۔ یہ نور جہاں کی نگرانی میں تیار ہوا۔ مقبرہ تزیین و آرائش اور چاہ و جمال کا مرقع ہے۔ مغل دور کی عمارت میں خوبصورتی اور رعنائی کے اعتبار سے تاج محل کے بعد اس کا شمار ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر میں پورے دس سال کا عرصہ صرف ہوا۔ اسے مغلیہ دور کے مقبول ترین طرز آرائش سے مزین کیا گیا ہے۔ جس میں سنگ مرمر، پگنی کاری، روغنی اینٹوں اور فلکڑوں کا کام خشت کاری وغیرہ سب طرح کا کام موجود ہے۔ مقبرہ پر کوئی گنبد نہیں ہے۔ اس کی چار بلند و بالا میناروں سے پورا کیا گیا ہے جو چاروں کونوں

پر بناتے گئے ہیں۔ میناروں کی آرائش کے لئے سنگِ بادل، سنگِ مرمر، سنگِ موسیٰ اور سنگِ کھٹو استعمال کیا گیا ہے۔ میناروں کے اندر سیڑھیاں ہیں جو آخری حد تک جاتی ہیں۔ مقبرہ مربع شکل کے چار فٹ اونچے پچوترے پر باغ کے عین درمیان میں واقع ہیں۔ اس کے ارد گرد 450 مربع میٹر فصیل ہے۔ جس کی ہر جانب ایک دروازہ کھلتا ہے۔ باغ کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے آرائشی تالابوں اور فواروں سے مزین کیا گیا ہے۔ باغ میں پھول دار اور پھل دار درخت لگاتے گئے ہیں۔ مقبرے کی ایک منزلہ عمارت تقریباً 98 مربع میٹر ہے۔ اس کے عین وسط میں ایک کمرہ ہے جس میں قبر کا تعویذ ہے جو سنگِ مرمر سے بنا ہوا ہے۔ تعویذ پر مختلف رنگین قیمتی پتھروں سے بیش قیمت کام کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں اس سے زیادہ خوبصورت و مریح مغلوں کے دور کی اور کوئی عمارت نہیں ہے۔



مسجد وزیر خان (Mosque of Wazir Khan)

یہ مسجد دہلی دروازے کے قریب ہی پرانے شہر میں واقع ہے۔ حکیم علم الدین انصاری جو وزیر خان کے نام سے مشہور تھا اور شاہ جہان کے زمانے میں پنجاب کا گورنر تھا۔ اس نے یہ مسجد 1634 عیسوی میں بنوائی۔ لہذا یہ مسجد انہی کے نام سے مشہور ہوئی۔ (مثل نمبر 9.12) اس کی تعمیر ایرانی طرز کی چھوٹی اینٹوں اور رنگین ٹائلوں سے کی گئی ہے۔ اس پر کیا گیا کاشی کاری کا کام اسلامی طرز تعمیر میں ایک اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ مسجد کی دیواروں پر رنگوں کے حسین امتزاج سے بنے ہوئے



مثل نمبر 9.12

نمونے، بارڈر، کنکری، گل بوٹے، نقش و نگار اور خط نسخ میں لکھے ہوئے قرآنی آیات کے طفرے مسجد کے خن کو چار چاند لگا رہے ہیں۔ یہ مسجد مغلیہ دور کے طرز تعمیر کی ایک ایسی عمارت ہے جس پر لاہور شہر حقیقت میں فخر کر سکتا ہے۔

vi۔ جامعہ مسجد ٹھٹھہ منغل دور (Jamia Masjid Thatta)

ٹھٹھہ پاکستان کے صوبہ سندھ کا ایک قدیم شہر ہے جو تقریباً چار سو سال تک اسلامی حکومت کا مرکز رہا ہے۔ یہاں اسلامی فنِ تعمیر کے بہت سے عمدہ نمونے ملتے ہیں۔ ان میں ایک جامعہ مسجد ٹھٹھہ



شکل نمبر 9.13

جی ہے 1647 عیسوی میں شاہ جہان کے زمانے میں شروع ہوئی اور اورنگ زیب کے زمانے میں 1658 عیسوی میں مکمل ہوئی۔ شکل نمبر 9.13۔ یہ مسجد عبدالباقی امیر خاں کی زیر نگرانی تیار ہوئی۔ یہ چوکور شکل میں ہے اس کے درمیان ایک بڑا صحن ہے جس کے گرد 90 محرابی کمرے ایک برآمدہ کی شکل میں بنے ہوئے ہیں۔ اس میں مجموعی طور پر چھوٹے بڑے گنبدوں کی تعداد 98 ہے۔ یہ گنبد آواز کی لہروں کو مسجد کے کونے کونے میں پہنچا دیتے ہیں۔ اس لئے امام صاحب کی آواز مسجد کے ہر حصے میں سنائی دیتی ہے۔ یہ مسجد باہر سے عام اینٹوں سے بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اندر سے فرش سے لے کر اونچے محراب کے درمیان تک انتہائی خوبصورت نقش و نگار سے مزین ہے۔ ٹائیلوں اور کاشی کاری سے بنائے گئے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ مسجد مغلیہ دور کے طرزِ تعمیر کا ایک عظیم شاہکار ہے۔

vii - مسجد مہابت خان (Mosque Mohabat Khan)

یہ مسجد شاہ جہاں کے دور میں تعمیر ہوئی اور پشاور میں مغلیہ دور کی تعمیر کی گئی عمارت میں سے سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اسے اس وقت کے گورنر مہابت خان نے تعمیر کروایا۔ مسجد ایک اونچے پتھر سے پر واقع ہے۔ اس کی لمبائی 57 میٹر ہے اور چوڑائی 50 میٹر ہے۔ مسجد میں داخلہ کے لئے تینوں طرف ایک ایک دروازہ ہے۔ اس کی تعمیر عام مساجد کی طرح ہے مگر اس میں چار کے بجائے دو مینار ہیں۔ اس کا صحن وسیع اور اس میں بڑی بڑی محرابیں بنی ہوئی ہیں۔ مسجد کے اندرونی حصے کا کام بارڈر، کنکری، گل بوٹے اور نقش و نگار بادشاہی مسجد سے ملتا جلتا ہے اور خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے۔ مسجد وزیر خان کی طرح مسجد مہابت خان بھی مغل طرز تعمیر کا ایک عظیم شاہکار ہے۔ (شکل نمبر 9.14)



شکل نمبر 9.14

9.3۔ امتحانی سوالات

- 1۔ پاکستانی فنِ تعمیر کا پس منظر بیان کریں۔
- 2۔ مغلوں سے پہلے کے فنِ تعمیر کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔
- 3۔ مغلیہ دور کی مشہور تعمیرات کون کون سی ہیں ان میں سے کسی ایک کا حال تحریر کریں۔
- 4۔ شاہی قلعہ لاہور میں موجود مشہور عمارات پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔
- 5۔ مغلیہ دور کی تعمیرات میں سے کسی دو مشہور عمارتوں کا حال بیان کریں۔
- 6۔ مسجد وزیر خان، جامع مسجد ٹھٹھہ اور مسجد مہابت خان پر نوٹ لکھیں۔
- 7۔ بادشاہی مسجد پر تفصیلاً نوٹ تحریر کریں۔



چھوٹے سائز کی تصویر سازی (Miniature Painting)

مسلمانوں نے فنِ تعمیر کے علاوہ چھوٹے سائز کی تصویر سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جو مصوری کی ایک خاص شاخ ہے۔ یہ شاخ خوبصورتی، سجاوٹ پیدا کرنے اور مسودات میں لٹھائیر بنانے کا ایک فن ہے۔ اس سے بعد میں مسلمانوں نے انسانی شبیہ سازی اور قدرتی مناظر بنانے کا کام لیا (شکل 10.1) تعلیمی میدان میں حساب، الجبر، جیومیٹری، فزکس، کیمسٹری اور جغرافیہ کے مسودات کو عام فہم بنانے اور انہیں آسانی سے سمجھنے کے لئے ان میں لٹھائیر اور نقشے بناتے۔ ان نقشوں اور تصویروں کا سائز کتاب کے ورق کے سائز کے مطابق رکھا جاتا۔ کتاب کے ورق کا سائز اگر چھوٹا ہوتا تو تصویر بھی چھوٹی بنا دی جاتی اور اگر کتاب کے ورق کا سائز بڑا ہوتا تو تصویر بھی اسی حساب سے بڑی بنا دی جاتی۔ اس طرح مختلف کتب میں بنائی ہوتی لٹھائیر کا مقابلہ اگر دیوار یا کینوس پر بنی ہوتی تصویر سے کیا جاتا تو یہ لٹھائیر پیمائش میں بہت چھوٹی نظر آتی۔ اس لئے انہیں چھوٹے سائز کی تصویریں (Miniature) کہا جانے لگا۔

اکبر بادشاہ نے اپنے پچاس سالہ دورِ حکومت میں شاہی خاندان اور امراء کی لٹھائیر کے علاوہ 21 مسودات کو ایسی چھوٹی تصویروں سے سجایا۔ ان کتب میں سے بابر نامہ، انوار سہیلی، طوطی نامہ اور داستانِ امیر حمزہ نے بڑی شہرت حاصل کی۔

شہنشاہ اکبر کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا تو چونکہ اسے یہ فن ورثے میں ملا تھا اور شہزادگی کے زمانے سے ہی اسے مصوری کا بڑا شوق تھا لہذا اس نے دل کھول کر اس فن کی قدر کی۔ کئی درباری مصوروں کے کام سے خوش ہو کر انہیں خطابات سے نوازا۔ ابوالحسن کو نادر الزماں اور مہنصور کو نادر العصر کا خطاب دیا۔ جو مصور بھی اچھا کام کرتا اسے انعام و کرام سے نوازا جاتا۔ جہانگیر کے زمانے میں یہ فن پایہ تکمیل کو پہنچا۔ شہنشاہ جہانگیر کے بعد اس کا بیٹا شاہ جہان تخت نشین ہوا تو چونکہ تصویر سازی کا فن اسے بھی ورثے میں ملا تھا لہذا اس نے فن کی سرپرستی برابر جاری رکھی۔ شاہ جہان کو فطرت نگاری کے علاوہ شبیہ کاری کا زیادہ شوق تھا۔ لہذا اس کے دور میں شبیہ کشی کا فن اپنی شان کی انتہا کو چھونے لگا۔ درباری زندگی، حاج پوشیوں، تقریبات، بادشاہ کے حرم محل کی زندگی،

جلوس، شکار، کھیل کود، جانوروں کی لڑائیاں، صوفیانہ زندگی اور روز مرہ زندگی کے تمام کے تمام مناظر، رنگوں کی مدد سے چھوٹے سائز کی تصویروں میں تیار کئے گئے۔ حقیقت میں مغل بادشاہوں نے فن مصوری کو اس طرح استعمال کیا کہ ان کی زندگی ماحول اور واقعات کا ایک صحیح اور مکمل ریکارڈ درج بن جائے۔ شاہ جہاں کے بعد اورنگ زیب تخت نشین ہوا۔ اسے مصوری سے کوئی لگاؤ نہیں تھا۔ وہ صوفیانہ زندگی کا زیادہ قائل تھا۔ اس کا رجحان خطاطی کی طرف تھا۔ لہذا درباری مصور دربار سے نکل کر ادھر ادھر بکھر گئے۔

اس طرح فنون لطیفہ انھارہویں صدی عیسوی میں رو بہ زوال ہوا۔ بیسویں صدی عیسوی میں پاکستان کے مشہور معروف مصور عبدالرحمان چغتائی اور استاد اللہ بخش نے اس فن کو از سر نو زندہ کیا۔ ان کے علاوہ جی. بہت سے مصور حضرات نے اس فن کی خدمت میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کو صرف کر کے اسے اوج کمال تک پہنچایا۔ حاجی محمد شریف کی بنائی ہوئی مینی ایچر پینٹنگ شکل نمبر 10.1 میں دی گئی ہیں۔



شکل نمبر 10.1

مسلمانوں کی نقادیر سازی کا سلسلہ بغداد کے ساتھ تیرہویں صدی کے اوائل میں ملتا ہے
چودھویں صدی عیسوی میں اس فن کی سرپرستی امیر تیمور کے بیٹے شاہ رخ اور پوتے حسین بیکار نے



کی۔ شاہی سرپرستی کی وجہ سے یہ فن ان علاقوں میں پھیل گیا جو پاکستان سے ملحقہ تھے۔ تعلقات کی بنا پر یہ فن پاکستانی علاقوں میں متعارف ہوا۔ سولہویں صدی عیسوی تک تصویر سازی کی سرپرستی ایرانی حکمرانوں کے زیر اثر رہی بعد ازاں اس فن کو مغلوں نے برصغیر میں متعارف کرایا۔

امتحانی طریقہ کار

کل نمبر 100

امتحان میں دو پیپر ہوں گے۔ پہلا پیپر پریکٹیکل کا ہو گا جس کے تین حصے ہوں گے۔ طالب علم نے ان میں سے صرف ایک حصے کا امتحان دینا ہو گا۔ جبکہ دوسرا پیپر تھیوری کا ہو گا۔

پہلا پیپر پریکٹیکل

(حصہ اول)

کل نمبر 60 (وقت 3 گھنٹے)

1۔ شل لائف (ماڈل ڈرائنگ)

یا

2۔ کمپوزیشن

یا

3۔ ڈیزائن

پہلا پیپر تھیوری

(حصہ دوم)

کل نمبر 40 (وقت 2 گھنٹے)

فنون لطیفہ کی تاریخ

1۔ وادی سندھ کی تہذیب

2۔ گندھارا آرٹ

3۔ پاکستان کا فن تعمیر اور منی ایچر پینٹنگ